12 مختلف موضوعات پر مضبوط حوالہ جات سے آراستہ،
علمی و تحقیقی و اصلاحی بیانات

ذِیقعد شریف

کے 12 بیانات

(حصہ:1)

صفحات:374



تین نمازوں کا ثواب
فضائل مکہ و حج
ائمہ مدینہ منورہ
ملتی نتھی علی خان کی تین کرامات
مسلمان کی عزت کیجئے...!!
صحابہ کرام کی ایک خوبصورت تمنا

المدینۃ العلمیۃ

12 مختلف موضوعات پر مضبوط حوالہ جات سے آراستہ، علمی و تحقیقی واصلاحی بیانات

ذیقعدۃ الحرام کے 12 بیانات (حصہ:1)

مؤلّف

شہزاد عطاری مدنی

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

فیضان مدینہ فیصل آباد

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نامِ کتاب	:	ذیقعدۃ الحرام کے 12 بیانات (حصہ:1)
پیش کش	:	المدینۃ العلمیۃ Islamic Research Center
طباعتِ اوّل	:	ویب ایڈیشن
تعداد	:	...
ناشر	:	...

www.dawateislami.net,

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مَدَنی اِلْتِجا: کسی اور کو یہ کِتاب چھاپنے کی اِجازت نہیں

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! علم میں ترقی ہوگی۔)

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر

مختصر فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	فیضانِ ذیقعدۃ الحرام	
1	ستائیس نمازوں کا ثواب	13
2	فضائل مکہ وحج	43
3	اسمائے مدینہ منورہ	75
4	مفتی نقی علی خان کی تین کرامات	105
5	مسلمان کی عزت کیجئے...!!	135
6	یااللہ میں حاضر ہوں	169
7	شوقِ حج	199
8	شوق مدینہ	229
9	توجہ الی اللہ	255
10	صحابہ کرام کی ایک خوبصورت تمنا	285
11	فضائل بیت اللہ	313
12	اسراف کے دینی ودنیاوی نقصانات	345
13	تحریری بیان کی تیاری کیسے کریں؟	369

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

”ذیقعدۃ الحرام کے 12 بیانات“ کے 22 حُرُوف کی نسبت سے اس کِتاب کو پڑھنے کی 22 نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

2 مَدَنی پھول :بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1): ہر بار حمد و (2): صلوٰۃ اور (3): تَعَوُّذ و (4): تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی 2 عربی عِبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ (5): رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالعہ کروں گا۔ (6): حتی الوسع اس کا باوُضو اور (7): قبلہ رو مُطالعہ کروں گا۔ (8): قرآنی آیات واحادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا۔ (9): جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں اللہ پاک اور (10): جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ (11): جہاں کسی صحابی کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور (12): جہاں کسی غیر صحابی بزرگ کا نام آئے گا وہاں رحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پڑھوں گا (13): علم حاصل کروں گا (14): اس میں موجود تنظیمی تربیت کے مدنی پھولوں پر خود عمل کروں گا اور (15): دیگر اسلامی بھائیوں کی خیر خواہی چاہتے ہوئے (16): ان تک بھی پہنچاؤں گا نیز (17): ان کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دِلاؤں گا۔ (18): (اپنے ذاتی نسخے پر) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا (19): اس حدیثِ پاک تَهَادَوْا تَحَابُّوْا ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔[2] پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید (20): کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا، (21): اس کتاب کی پی ڈی ایف کم از کم ایک کو سینڈ کروں گا۔ (22): کتابت وغیرہ میں شرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! (ناشرین کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

---

1 ... معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:525، حدیث:5809۔ 2 ... مؤطا امام مالک، صفحہ:483، حدیث:1731۔

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Centre)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو دُرُست اسلامی لٹریچر پہنچانے اوراس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان قادری رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مُطابِق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ1424ھ / جولائی2003ء میں اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ عِلْمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ 6 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 126 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2024ء تک اس کے 30 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1):شعبہ فیضانِ قرآن (2):شعبہ فیضانِ حدیث(3):شعبہ فقہ(فقہ حنفی وشافعی)(4):شعبہ سیرتِ مصطفےٰ (5):شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت(6):شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7):شعبہ فیضانِ اولیاوعلما (8):شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت(9):شعبہ تخریج(10):شعبہ درسی کتب(11):شعبہ اصلاحی کتب(12):شعبہ ہفتہ وار رسالہ(13):شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(14):شعبہ تراجم کتب(15):شعبہ فیضانِ امیر اہلِ سنّت (16):ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17):شعبہ ماہنامہ خواتین(18):شعبہ پیغاماتِ عطّار(19):شعبہ دینی کاموں کی تحریرات(20):دعوتِ اسلامی کے شب و روز(21):شعبہ بچّوں کی دنیا(22):شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (23):شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (24):شعبہ رابطہ برائے مصنفین و محققین (25):شعبہ انتظامی امور

(26):شعبہ تنظیمی رسائل (27):شعبہ جات کورسز کا نصاب (28):شعبہ میڈیا کانٹینٹ (29):شعبہ خود کفالت(30):شعبہ لغت۔

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض ومقاصد یہ ہیں: ❁باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ❁قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مُطابِق منظر عام پر لانا ❁افادۂ خواص وعوام کے لئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا ❁سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طِبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا ❁اہل بیت وصحابہ کرام اور علماوبزرگانِ دین کی حیات وخدمات سے آگاہ کرنا ❁بزرگوں کی کتب و رسائل جدید منہج و اسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب ورسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا ❁نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا ❁دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبا واساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات وحواشی کے ساتھ شائع کرکے انکی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقت وعنایت، تربیت اور عطا کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیاو آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین واساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین و ایمان کی حفاظت کے لئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

تاریخ:8ذوالحجۃ الحرام1445ھ/15جون2024ء

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ایک دِن مسجد میں تشریف لائے، دیکھا ایک شخص جھوٹے قصّے سُنا رہا ہے، آپ نے لوگوں سے پوچھا: مَا هٰذَا یہ کیا ہے؟ (یعنی لوگوں کا مجمع کیوں لگا ہوا ہے؟)، عرض کیا گیا: یہ شخص ہے، لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہا ہے، فرمایا: نصیحت تو نہیں کر رہا، یہ تو (شہرت کا طلبگار ہے) اپنی پہچان بنا رہا ہے۔ پھر آپ نے اسے بُلا بھیجا، پوچھا: کیا تم ناسِخ اور منسُوخ[1] کا عِلْم رکھتے ہو؟ بولا: جی نہیں...!! فرمایا: نکل جاؤ ہماری مسجد سے...! تمہیں یہاں بیان کی اجازت نہیں۔ یونہی ایک دِن آپ مسجد سے جھوٹے قصّے سُنانے والوں کو نکال رہے تھے، نکالتے نکالتے امام حَسَن بصری رحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی مجلس تک پہنچے، دیکھا: آپ لوگوں کو نفس و شیطان کی چالوں کے متعلق بتا رہے ہیں، انہیں فِکْرِ آخرت دِلا رہے ہیں۔ مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے (ان کا بیان پسند فرمایا اور) انہیں بیان جاری رکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔[2]

رِندوں کو ڈرا سکتے ہیں کیا حضرتِ واعِظ | جو کہتے ہیں اللہ سے ڈر کر نہیں کہتے

بیان کے ذریعے دِلوں کی اِصْلاح کرنا سُنّتِ انبیا ہے، یہ دِینی کام جتنا اہم ہے، اتنا ہی مشکل بھی ہے ❁ پختہ اور ٹھوس عِلْم ❁ گہرا مطالعہ ❁ اَفکار کی وُسعت ❁ قرآن و حدیث اور دیگر علومِ دِینیہ پر کافی نظر ❁ مقاصِد و اَسرارِ دین سے واقفیت ❁ ذَوقِ اسلام سے ہم آہنگی وغیرہ بنیادی چیزیں ہیں، جو بیان کرنے والے کے لئے اَشد ضروری ہیں۔ پھر دورِ حاضِر سے واقفیت، عوام کی ذہنی سطح کی پہچان اور مُعاشرے کا گہرا مشاہدہ اَور بھی زیادہ

1 ...ایک حکم کو بدل کر دوسرا حکم نازل کرنا، پہلے کو منسوخ اور دوسرے کو ناسخ کہتے ہیں۔

2 ...اتحاف السادۃ، جلد:1، صفحہ:387۔

ضروری ہے، اس کے بغیر وَعظ محض بے مقصد رہ جاتا ہے۔ بقول امام غزالی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ واعِظ کا کام لوگوں کے دِلوں کی گرفت ہے۔[1]

کوئی عِلاجِ غمِ زندگی بتا واعِظ | سُنے ہوئے جو فسانے ہیں پھر سُنا نہ مجھے

ان سب سے اَہَم اِخلاص اور دَرْدِ اُمّت ہے، اس کے بغیر واعظ کو داد تو مِل سکتی ہے، شاید دِلوں کی اِصلاح مشکل ہو جائے۔ ایک بار حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے شہزادے عبد الجبار رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بیان کرنے کا فرمایا، انہوں نے بہت جاندار علمی خطاب فرمایا، لوگ سُنتے تو رہے مگر ان پر کوئی اَثَر نہ ہوا، پھر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خود بیان شروع کیا، آپ نے پہلا جملہ ہی بولا تھا کہ لوگوں کے دِل دہل گئے، رِقّت طاری ہو گئی، شیخ عبد الجبار رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بڑی حیرانی ہوئی، بعد میں اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: بیٹا! تم خُود سے بیان کر رہے تھے، میں رَبّ کی رضا پر کر رہا تھا۔[2]

صداقت ہو تو دِل سینوں سے کھنچنے لگتے ہیں واعِظ | حقیقت خود کو مَنْوا لیتی ہے، مانی نہیں جاتی

افسوس! زمانۂ رِسالتِ مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے جتنی دُوری آتی جا رہی ہے، اِخلاص مسلسل کم اور جہالت بڑھ رہی ہے۔ ایسے ماہِر واعظ موجود تو ہیں لیکن ضرورت سے بہت کم... ناتجربہ کاروں بلکہ جاہلوں کا شور ہے، بعض نادان جان بوجھ کر یا انجانے میں لوگوں کے اَفکار و نظریات اور عقائد کو بگاڑنے، دِلوں میں نبیوں، ولیوں کی نفرت ڈالنے میں مَصْرُوف دکھائی دیتے ہیں۔

الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دِین میں بہت محتاط اور حُسّاس ہیں، آپ ہی کی دِی ہوئی دِینی سوچ ہے کہ ان حالات سے نمٹنے،

1 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، جلد:3، صفحہ:399۔
2 ...طلوعِ غوث اعظم، صفحہ:294 خلاصۃً۔

مُعَاشرے میں ماہِر مبلغین کی کمی پُوری کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے المدینۃ العلمیہ میں ایک ذیلی شعبہ بنام **بیاناتِ دعوتِ اسلامی** قائِم کیا گیا۔ اس شعبے میں ❁ دُنیا بھر میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات ❁ بڑی راتوں کے اجتماعات کے بیانات ❁ جمعۃ المبارک کے قرآنی بیانات ❁ اور ہفتہ وار اجتماع کے آخر میں لگنے والے سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا جدول تیار کیا جاتا ہے۔ اب (1 فروری 2025) تک الحمدللہ! کُل مِلا کر 928 کے قریب قریب بیانات ویب سائٹ پر اپلوڈ کئے جاچکے ہیں۔

بیان کی تیاری کے مراحِل

ایک بیان جو ہر طرح فائنل ہونے کے بعد مبلغ کے ہاتھ تک پہنچتا ہے، ان مراحل سے گزر کر جاتا ہے: ❁ موضوع کا انتخاب (دورِ حاضِر کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اچھے اچھے موضوعات کا انتخاب) ❁ جمع مواد (قرآن و حدیث، تفسیر، شروحات و دیگر اُردو عربی کتب کے گہرے مطالعہ کے بعد مواد نکالنا) ❁ ترتیبِ مواد (عوام کی سہولت اور آسانیوں کے پیشِ نظر اچھی ترتیب لگانا) ❁ تحریر (لفظ بہ لفظ مکمل بیان بیانیہ انداز میں آسان کرکے یوں لکھنا کہ مبلغ جُوں کا تُوں پڑھ کر سُنائے تو تحریر نہیں، بیان لگے) ❁ تخریج (تمام منقول باتوں کے معتبر و مستند کتابوں سے حوالے درج کرنا) ❁ فارمیشن (مثلاً پیرے بنانا، مشکل الفاظ پر اعراب اور مناسب ہیڈنگز لگانا، مکمل بیان پر طے شُدہ سٹائل شیٹ اپلائی کرنا وغیرہ) ❁ آیات کا تقابُل ❁ پہلی پروف ریڈنگ ❁ تنظیمی چیکنگ ❁ شرعی چیکنگ ❁ احادیث کی تحقیق ❁ دوسری پروف ریڈنگ ❁ اِختتامی مراحِل پُورے کر کے بیان فائنل کرنا۔

نوٹ: یہ بیانات 4 زبانوں؛ انگلش، بنگلہ، پشتو اور سندھی میں ٹرانسلیٹ بھی ہورہے ہیں۔ جملہ بیانات دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ: www.dawateislami.net پر موجود ہیں اور Islamic Speaches کے نام سے ان کی ایپلی کیشن بھی موجود ہے۔ اب مبلغین کی مزید آسانی کے لئے ان بیانات کی مجلد پیش کی جارہی ہے۔

اس کتاب پر کام کی تفصیل:

❁ **تحریر و دیگر علمی کام:** شہزاد عطّاری مدنی، نبیل عطّاری مدنی، زبیر عطّاری مدنی، عرفان عطّاری مدنی

❁ **تنظیمی تفتیش:** نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی محمد یوسف رضا عطاری

❁ **شرعی تفتیش:** مفتی محمد انس رضا عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی

نوٹ: مجلد میں شامِل بیانات پُرانے تیار کئے گئے ہیں، اس دوران دعوتِ اسلامی کی بعض اِصطلاحات تبدیل بھی ہوئی ہیں، دوبارہ ان کو حتی الامکان تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اگر بالفرض کوئی اصطلاح تبدیل ہونے سے رہ گئی ہو تو مبلغ اسلامی بھائی کو ذیل میں اپڈیٹ اِصطلاحات دی جارہی ہیں وہی استعمال فرمائیں۔

اس کے بجائے	یہ کہیں	اس کے بجائے	یہ کہیں
صدائے مدینہ	فجر کے لئے جگائیں	مدنی دورہ	علاقائی دورہ
بعد فجر مدنی حلقہ	تفسیر سُننے، سُنانے کا حلقہ	یومِ تعطیل اعتکاف	ایک دن راہِ خدا میں
گھر، مسجد، چوک درس وغیرہ	درس	رسالہ مطالعہ	ہفتہ وار رسالہ مطالعہ
اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ	مدرسۃ المدینہ بالغان	مدنی انعامات کا رسالہ	نیک اعمال
اجتماع	ہفتہ وار اجتماع	مدنی قافلہ	قافلہ
مذاکرہ	ہفتہ وار مدنی مذاکرہ	***	مدنی کورسز

اس کاوِش میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً اللہ پاک کی مدد و توفیق، اس کے پیارے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عطا، اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی عِنایت اور امیر اہلسنت، مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی نظرِ شفقت کا نتیجہ ہیں اور خامیوں میں ہماری کوتاہیوں کا دخل ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول المدینۃ العلمیۃ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ انہیں دِن رات ترقیاں نصیب کرے۔ (شعبہ بیانات دعوت اسلامی)

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Centre)

27 نمازوں کا ثواب

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...صدر الشریعہ، مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر
- ...صدر الشریعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذوقِ نماز
- ...نمازِ باجماعت کے فضائل
- ...نمازِ باجماعت کی چند حکمتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنی ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ نیت دِل کے ارادے کا نام ہے، لہٰذا جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار یاد کر کے، دِل میں ارادہ رکھ کر عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائز ہو جائیں گے۔

درودِ پاک کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کی خاطِر آپس میں محبت رکھنے والے جب آپس میں ملیں، ہاتھ ملائیں اور نبی (صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر درود بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے درود اُن پہ سَدا میں | اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...شُعَبُ الایمان، فصل: المصافحہ، جلد:6، صفحہ:471، حدیث:8944۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:114۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجہ سے بیان سُنوں گا ❁ بیان سُن کر اس پر عمل کی کوشش کروں گا ❁ بیان کا جتنا حصہ یاد رہا، دوسروں تک پہنچا کر عِلْمِ دین پھیلانے کا ثواب کماؤں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے: "27 نمازوں کا ثواب" یعنی آج کے بیان میں ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نمازِ باجماعت کے فضائل و برکات سننے کی سَعادت حاصِل کریں گے لیکن چونکہ ماہِ ذِیْقَعْدَۃُ الْحَرام جاری ہے اور اس ماہِ مبارک کی 2 تاریخ کو دُنیائے عِلْم کی ایک عظیم ہستی، صَدْرُ الشَّرِیْعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ، حضرت عَلَّامہ، مولانا، مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرْسِ پاک منایا جاتا ہے، لہٰذا صَدْرُ الشَّرِیْعہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا فیضان حاصِل کرنے کے لئے ابتداءً ہم صَدْرُ الشَّرِیْعہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذِکْرِ پاک بھی سننے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔ اللہ پاک ہمیں صَدْرُ الشَّرِیْعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ، مولانا، مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا فیضان نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

یہ ساری برکتیں ہیں خدمتِ دینِ پیمبر کی | جہاں میں ہر طرف ہے تذکرہ صدرِ شریعت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مسند فردوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ایک یادگار حکایت

شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے "تذکرۂ صَدْرُ الشَّرِیعہ" میں اپنی ایک یادگار حِکایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی بننے سے بہت پہلے یعنی میرے بچپن یا لڑکپن کا واقعہ ہے؛ ایک دن میں اپنے بڑے بھائی جان (مرحوم) کے ساتھ غالباً نمازِ ظہر "بادامی مسجد" میں ادا کر کے باہر نکلا تھا، امام صاحب نماز سے فارغ ہو کر مسجد کے باہر تشریف لا چکے تھے، کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا ہو گا، اس پر امام صاحب نے کسی کو حکم دیا کہ جاؤ! "**بہارِ شریعت**" لے آؤ..!! چُنانچہ کتاب ان کے ہاتھوں میں دی گئی، اس کتاب پر بڑے بڑے حروف سے "**بہارِ شریعت**" لکھا تھا، امام صاحب نے ورق گردانی یعنی اس کے صفحات (***Pages***) کو پلٹنا شروع کیا، شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مجھے اس وقت خاص پڑھنا تو نہیں آتا تھا لیکن جگہ جگہ بڑے بڑے حروف میں لفظِ "**مسئلہ**" لکھا ہوا تھا کیونکہ مسائل سُن کر مجھے بہت سکون ملتا تھا، اس لئے میرے منہ میں پانی آرہا تھا کہ کاش! یہ کتاب مجھے حاصل ہو جائے، لیکن نہ میں نے مذہبی کتابوں کی کوئی دُکان دیکھی تھی، اور نہ ہی یہ شُعور تھا کہ یہ کتاب خریدی جاسکتی ہے، خیر اگر خریدی بھی جاسکتی تو میں کہاں سے خریدتا! اتنے پیسے کس کے پاس ہوتے تھے..!!

بہرِ حال! **بہارِ شریعت** مجھے یاد رہ گئی اور آخر کار وہ دن بھی آگیا کہ اللہ پاک کی رحمت سے میں **بہارِ شریعت** خریدنے کے قابل ہو گیا۔ ان دنوں بہارِ شریعت 2 جلدوں میں ہوا کرتی تھی، جس کا ہدیہ پاکستانی 32 روپیہ تھا، اور بغیر جلد کے 28 روپیہ تھا۔ چنانچہ میں نے

مکمل **بہارِ شریعت** بغیر جلدوں والی 28 روپیہ میں خریدنے کی سعادت حاصل کی، اُس زمانے میں یہ رقم اچھی خاصی رقم تھی، اور بہارِ شریعت کے 17 حصے تھے، اب البتہ 20 حصے ہیں، الحمد للہ! مجھے اس کتاب کی برکت سے معلومات کا وہ انمول خزانہ ہاتھ آیا کہ میں آج تک اس کے گُن گاتا ہوں اور اس عظیم الشّان تصنیف کے مصنف خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدر الشریعہ، بدرُ الطریقہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ ہیں۔[1]

دم سے تیرے بہارِ شریعت ہے چار سُو | باطل ترے فتاوی سے لرزاں ہے آج بھی

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم سب انہی بزرگ کے تذکرۂ خیر میں شامل ہیں، جنہیں دُنیا صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ کے نام سے جانتی ہے آپ کی لکھی ہوئی کتاب **"بہارِ شریعت"** آج بھی علماء کی ضرورت ہے، آج بھی اس میں لکھے ہوئے مبارک مسائل سُورج کی کرنوں کی طرح جگمگا رہے ہیں، **بہار شریعت** کو فقہ حنفی کا اِنسائیکلوپیڈیا (*Encyclopedia*) کہا جاتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! ابھی جو ہم نے حِکایَت سُنی، اسے سامنے رکھ کر ذرا شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سیرتِ پاک پر بھی غور کیجئے! دیکھئے! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بچپن کا یا لڑکپن کا دَور تھا، اس عمر میں عُموماً بچوں کا دِل کھیل کود کے سامان کی طرف جاتا ہے، دل دُنیاوی چیزیں خریدنے کو چاہتا ہے مگر شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بچپن شریف کیسا تھا..!! لڑکپن شریف کیسا تھا..! اس عمر میں بھی آپ کی خواہش تھی کہ کسی طرح فقہ حنفی کی عالِم بنانے والی کتاب "بہارِ شریعت" حاصِل ہو جائے، پیسے نہ تھے، انتظار کرتے رہے، یقیناً پیسے جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہو

1 ...تذکرۂ صدرُ الشّریعہ، صفحہ:2-3۔

گی، پھر کہیں جا کر یہ کتاب خریدی ہو گی، پھر یہ عظیم کتاب خریدنے کے بعد خوشی کا عالَم کیا تھا کہ جیسے بہت بڑی دولت ہاتھ آگئی ہو...!! اللہ اکبر! امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بچپن مبارک کا یہ انداز کیسا انوکھا اور پیارا ہے! الحمد للہ! آج شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جس مقام پر موجود ہیں، عُلَمائے کرام فرمایا کرتے ہیں: امیر اہلسنت سے جب کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے تو آپ اتنی گہرائی کے ساتھ اس مسئلے کی تفصیل بیان فرماتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ گویا **بہار شریعت** کے کئی ابواب انہیں زبانی یاد ہیں اور فقہ کے مسائل پر بہت عُبُور حاصل ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! بچپن بھی ایسا باکمال اور نِرالا تھا اور آج بھی الحمد للہ! دُنیا بھر میں لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

امیر اہلسنت! آپ کی ہمت کا کیا کہنا
جو بد کو نیک کر دے اس دعوت کا کیا کہنا
شُعُور و عِلم و آگاہی ملے جس سے مسلماں کو
ترے پیارے نظامِ عِلم اور حکمت کا کیا کہنا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَدْرُ الشَّرِیْعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف

اے عاشقانِ رسول! ❁ مُحْسِنِ اہلسنت، خلیفہ اعلیٰ حضرت، مصنفِ **بہار شریعت**، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اَمْجَد علی اعظمی رضوی، سنّی، حنفی، قادری، برکاتی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 1300 سن ہجری میں ہند کے ایک قصبے، مدینۃُ العلماء گھوسی شریف میں پیدا ہوئے ❁ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے دادا حضرت مولانا خُدا بخش رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے گھر پر ہی حاصِل کی ❁ پھر اپنے قصبہ ہی میں مدرسہ ناصِرُ العُلوم میں پڑھتے رہے ❁ پھر جونپور پہنچے اور مولانا

1 ... مناقبِ عطار، صفحہ:13۔

محمد صدیق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کچھ اسباق پڑھے، آخر حضرت علامہ ہدایَتُ اللہ خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہو کر دَرْسِ نظامی یعنی عالِم کورس مکمل کیا ❁ اس کے بعد آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پیلی بھیت میں حضرت مولانا وَصِی احمد سُورتی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور اِن سے دورۂ حدیث شریف مکمل کیا۔[1]

❁ دَرْسِ نظامی یعنی عالِم کورس مکمل ہونے کے بعد صدر الشریعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ صُوبہ بہار (ہند) میں **مدرسۂ اَہْلِ سُنّت** میں پڑھانا شُروع کیا ❁ اسی دوران اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت نصیب ہوئی اور اعلیٰ حضرت سے بیعت ہونے کا بھی شرف حاصِل کیا ❁ صدر الشریعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ سَعادت بھی نصیب ہوئی کہ آپ 18 سال آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں حاضِر رہے۔[2]

مُرْشِدِ کامِل کا مَنْظُورِ نظر امجد علی | اس پہ دائم لطف فرما چشمِ حق بینِ رضا

وضاحت: یعنی صَدْرُ الشریعہ، مفتی محمد امجد علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پیر و مُرْشِد، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مَنْظُورِ نظر ہیں، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حق پہچاننے، جاننے والی نظر ہمیشہ ان پر لطف فرما رہی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! صَدْرُ الشَّرِیْعہ، مولانا امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ باسعادت میں حاضِر ہونے کے بعد تمام عمر خدمتِ دین ہی میں مَصْرُوف رہے، آخر 1367 ہجری بمطابق 1948 میں آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حج کا ارادہ فرمایا اور سفینۂ مدینہ میں سُوار ہونے کے لئے اپنے وطن مدینۃ العلماء گھوسی سے بمبئی تشریف لائے،

---

1 ...تذکرۂ صَدْرُ الشَّرِیْعہ، صفحہ:5-6۔

2 ...تذکرۂ صَدْرُ الشَّرِیْعہ، صفحہ:8-15 ملتقطاً۔

یہاں آپ کو نمونیہ ہو گیا اور سفینے میں سُوار ہونے سے پہلے ہی ذِیْقَعْدَۃِ الْحَرام کی دوسری شب، 12 بج کر 26 منٹ پر اس دُنیائے فانی سے رُخصت ہو گئے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! موت تو سب کو آنی ہی آنی ہے مگر صَدْرُ الشَّرِیْعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مُقَدَّر دیکھئے کہ سَفَرِ حج کے دوران آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سَفَرِ آخرت کا آغاز فرمایا اور حدیثِ پاک کے مُطابق جو شخص حج کے لئے گھر سے نکلے اور راستے میں وفات پا جائے تو قیامت تک اس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا۔[2]

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں | قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ کا ذَوْقِ نماز

اے عاشقانِ رسول! صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز سے بہت محبت کرنے والے تھے، سَفَر میں ہوتے یا گھر میں، کبھی بھی نماز قضا نہ فرماتے، شَدِید سے شَدِید بیماری کی حالت میں بھی نماز ادا فرماتے، ایک بار آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اجمیر شریف میں تھے کہ آپ کو شدید بُخار ہوا، یہاں تک کہ بے ہوشی طاری ہو گئی، دوپہر سے پہلے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بے ہوش ہوئے اور عصر تک اسی حال پر رہے۔ حافِظِ ملّت مولانا عبدُالعزیز مبارک پُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد ہیں، یہ آپ کی خدمت کے لئے حاضِر تھے، صَدْرُ الشَّرِیْعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہی پوچھا: کیا وقت ہے؟ ظہر کا وقت ہے یا نہیں؟ حافِظِ ملّت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وقت بتایا اور عرض

1 ...تَذْکِرَۂ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، صفحہ:39۔
2 ...مُسند ابو یعلی، جلد:5، صفحہ:44، حدیث:6350۔

کیا: اب ظہر کا وقت نہیں ہے۔ یہ سُن کر صَدرُ الشَّرِیعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو اتنی تکلیف پہنچی کہ آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے۔ حافِظِ مِلَّت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے عرض کیا: حُضُور...!! کیا کہیں دَرد ہے؟ کہیں تکلیف ہو رہی ہے؟ فرمایا: (بہت بڑی) تکلیف ہے اور وہ یہ کہ "ظہر قضاء ہو گئی" حافِظِ مِلَّت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے عرض کیا: حُضُور! آپ بے ہَوش تھے، بے ہوشی کے عالَم میں نماز قضا ہونے پر کوئی مؤاخذہ (یعنی قیامت میں پوچھ گچھ) نہیں۔ اپنے شاگرد کا یہ تسلی آمیز جملہ سُن کر صَدرُ الشَّرِیعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے جو جواب ارشاد فرمایا، دِل کے کانوں سے سُننے کے لائق ہے، چنانچہ جب حافِظِ مِلَّت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے عرض کیا کہ اس نماز کے قضا ہونے پر تو کوئی گُناہ نہیں ہے، اس پر فرمایا: آپ مؤاخذہ کی بات کر رہے ہیں؟ (یعنی آپ یہ کہتے ہیں کہ روزِ قیامت پکڑ نہیں ہو گی، ہاں! یہ تو درست ہے، بے ہوشی کی حالت میں نماز قضا ہونے پر گُناہ نہیں مگر آہ...!!) میں مقررہ وقت پر دربارِ الٰہی میں ایک حاضِری سے مَحرُوم رہا...!![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! صَدرُ الشَّرِیعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اس پر بہت سختی سے پابند تھے کہ مسجد میں حاضِر ہو کر باجماعت نماز پڑھیں بلکہ اگر کسی وجہ سے مؤذِّن صاحب وقتِ مقررہ پر نہ پہنچتے تو صَدرُ الشَّریعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اذان بھی خود دے لیا کرتے تھے۔ بُڑھاپے (یعنی ***Old Age***) میں صَدرُ الشَّرِیعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نئے مکان یعنی قادری منزل میں رہائش پذیر تھے، یہاں سے مسجد ذرا فاصلے پر تھی، اس وقت صَدرُ الشَّریعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی بینائی کمزور ہو چکی تھی، ایک دَفعہ ایسا ہوا کہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ صبح کی نَماز کے لئے جا رہے تھے، راستے میں ایک کُنواں تھا، ابھی کچھ اندھیرا تھا اور راستہ بھی ناہموار (یعنی اُونچا نیچا) تھا، بے خیالی میں کُنویں پر

1 ...تَذکِرۂ صَدرُ الشَّرِیعہ، صفحہ:30۔

چڑھ گئے قریب تھا کہ کنویں کے غار میں قدم رکھ دیتے۔ اتنے میں ایک عورت آگئی اور زور سے چِلائی! ”ارے مولوی صاحِب کُنواں ہے رُک جاؤ! ورنہ گر پڑیں گے!“ یہ سن کر صَدرُ الشّریعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قدم رَوک لیا اور پھر کنویں سے اُتر کر مسجد گئے۔

یعنی مسجد جانے میں صَدرُ الشَّریعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایسی مَشَقَّت ہوتی تھی، اس کے باوُجُود آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مسجد کی حاضِری نہ چھوڑی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صَدرُ الشَّرِیعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ، مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز اور وہ بھی مسجد میں جا کر باجماعت ادا فرمانے کا کیسا ذوق و شوق رکھنے والے تھے۔ اللہ پاک صَدرُ الشَّرِیعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی نمازِ باجماعت کا شوق اور جذبہ عطا فرمائے۔

باجماعت نماز پڑھنا واجِب ہے

بے شک مسجد میں آنا، مسجد سے محبت کرنا، مسجد میں دل لگانا، پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ باجماعت ادا کرنا نیک بندے کی علامت ہے، اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ (پارہ1، سورۂ بقرہ:43)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

مُفَسِّرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس (یعنی اور رُکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو) کا مطلب یہ ہے کہ جماعت سے نماز پڑھا کرو، کیونکہ جماعت کی نماز تنہا نماز پر 27 دَرَجے افضل ہے۔[2]

1 ...تَذْکِرَۂ صَدرُ الشَّرِیعَہ، صفحہ:31-32۔
2 ...تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:43، جلد:1، صفحہ:340۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان مَرد جو عاقِل یعنی عقل مند ہے، پاگل نہیں ہے، بالغ ہے، نابالغ نہیں ہے، حُر یعنی آزاد ہے، پہلے دَور میں جیسے باقاعدہ پیسوں سے غُلام خریدے جاتے تھے، ایسے غُلام نہیں ہے اور جو قادِر ہے، یعنی مسجد تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے، اُس پر پانچوں نمازیں مسجد میں آکر باجماعت ادا کرنا واجِب ہے، اگر بغیر کسی شَرعی مَجبُوری کے ایک بار بھی جماعت چھوڑے گا تو گنہگار ہو گا اور اگر کئی بار جماعت تَرک کرے گا تو ایسا شخص فاسِق ہے۔[1]

اَور جو شخص مسجد میں پہنچنے کی طاقت نہیں رکھتا مثلاً نابینا ہے، یا اُس کی ٹانگیں سلامت نہیں ہیں، شدید بیمار ہے، چل پھر نہیں سکتا تو ایسے شخص پر اگرچہ جماعت واجِب نہیں ہے، البتہ اس کے لئے بھی اَفضَل یہی ہے کہ جیسے ممکن ہو مسجد میں آئے اور نماز باجماعت ہی ادا کرے۔ الحمد للہ! ہمارے آقا و مولیٰ، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عُمُومی عمل مبارک یہی تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرض نمازیں باجماعت ادا فرماتے۔

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت | ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی! (2)

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور باجماعت نماز

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں: جب سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں سخت بیماری حاضر خدمت تھی، حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ عنہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا: ”ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ پھر جب حضرت ابو بکر صدیق

1 ...بہار شریعت، جلد:1، صفحہ:582، حصہ:3 بتغیر قلیل۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:102۔

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نماز پڑھانے میں مشغول تھے اِس دَوران آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک طبیعت میں کچھ بہتری محسوس فرمائی تو اٹھ کر دو شخصوں کو سہارا دینے کی سعادت عنایت فرما کر مسجد کی جانب اِس طرح تشریف لے چلے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدم زمین پر لگ رہے تھے، حضرتِ ابو بکر صدّیق نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آہٹ (یعنی مبارک قدموں کی آواز) محسوس کی تو پیچھے ہٹنے لگے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اشارہ کیا (کہ پیچھے نہ ہٹو) پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ ابو بکر صدّیق کی بائیں (**Left**) جانب بیٹھ گئے، حضرتِ ابو بکر صدّیق کھڑے ہو کر اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، حضرتِ اَبُو بکر صدیق آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں (یعنی پیچھے نماز ادا) کر رہے تھے اور لوگ حضرتِ ابو بکر صدیق کی (اِقتدا کر رہے تھے)۔[1]

ہم بھی خوب عاشقِ رسول ہیں!

اے عاشقانِ رسول! اِس حکایت سے ہمارے پیارے پیارے آقا، مکے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جماعت کے ساتھ بہت زیادہ دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے کہ شدید بیماری کی حاضری کی حالت میں بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جماعت ترک کرنا گوارا نہ ہوا۔

الحمد للہ! جو واقعی سچّے عاشقِ رسول ہیں، وہ بھی سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی میں نمازِ باجماعت سے خوب محبت کرتے اور ہر حال میں نماز باجماعت ہی پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے متعلق منقول ہے کہ ایک بار رَبیع الاول شریف میں بارہویں شریف کی محفلِ پاک میں شرکت کرنے اور بیان فرمانے کے بعد شام کو سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ شدید بیمار ہو

1 ...بُخاری، کتاب: الاذان، صفحہ: 237، حدیث: 713۔

گئے، اس مَرَض کی شِدَّت بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں کہ اس بار ایسا بیمار ہوا کہ کبھی نہ ہُوا تھا، میں نے وصیت نامہ بھی لکھوا دیا تھا۔

اس مرض کی حاضِری کے دوران ایسی نازُک حالت تھی کہ مَسْجِد آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر کے بالکل قریب تھی، اس کے باوُجُود خود چل کر مَسْجِد حاضِر نہ ہو پاتے تھے لیکن قربان جائیے! سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نمازِ باجماعت سے محبت صَدْ مرحبا! کہ اس حال میں بھی آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کوئی جماعت تَرْک نہ ہوئی، اگرچہ اس حال میں آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پر جماعت واجِب نہیں تھی مگر آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اَفْضَل پر عمل کرتے اور پانچوں نمازیں باجماعت مسجد ہی میں ادا فرماتے، اس کی صُورت یہ ہوتی کہ چار آدمی کرسی پر بٹھا کر آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مسجد لے جاتے اور نماز کے بعد واپس گھر لے آتے۔[1]

خدا کی مَحَبَّت، نبی کی مَحَبَّت | کے پیکر ہیں بے شک مرے اعلیٰ حضرت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے سچّا عشقِ رسول! آہ! اب عشقِ رسول کے صرف بلند بانگ دعوے رہ گئے ہیں، افسوس! صحت کے باوجود لوگوں کی جماعت تو جماعت، نماز تک چھوٹ جاتی ہے!

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز | ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فرحت نماز | ہے مریضوں کو پیغامِ صحّت نماز
نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ | رب سے دلوائے گی تم کو جنت نماز
پیارے نبی کی آنکھ کی، ٹھنڈک نماز ہے | جنت میں لے چلے گی جو، بے شک نماز ہے

کاش...! ہمیں بھی پانچوں نمازیں، مسجد میں پہلی صَف میں، تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پڑھنے

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:9، صفحہ:547۔

کی سَعَادَت ملے اور اس کی ایسی عادَت ہو جائے کہ مرتے دَم تک شَرْعِی مَجْبُوری کے بغیر کبھی ایک بھی جماعت چھوٹنے نہ پائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت | ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی! (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ باجماعت کے فضائل

امیر المؤمنین، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دو جہاں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ اللہ پاک باجماعت نماز پڑھنے والوں کو محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے۔[2]

حضرت ابو سعید خدرِی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ پاک کے آخری رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت (یعنی ضرورت) کا سُوال کرے تو اللہ پاک اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔[3]

جماعت سے گر تو نمازیں پڑھے گا | خدا تیرا دامن کرم سے بھرے گا

ایک حدیثِ پاک میں ہے: مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ، گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے 25 دَرَجے زائد ہے۔[4]

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:102۔
2 ...مسند احمد، جلد:2، صفحہ:309، حدیث:5112۔
3 ...کَنْزُالعُمّال، کتاب: الصّلوٰۃ، جز:7، جلد:4، صفحہ:227، حدیث:20239۔
4 ...بُخاری، کتاب: الاذان، صفحہ:223، حدیث:646۔

اور ایک حدیثِ پاک میں ہے: نماز باجماعت تنہا پڑھنے سے 27 دَرجے بڑھ کر ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! فرض کیجئے کہ کسی کے پاس تجارت کا سامان ہے، اگر وہ اسے اپنے شہر میں فروخت کرے تو اس کی قیمت 100 روپیہ لگے اور اگر سمندر پار جا کر وہی سامان فروخت کرے تو 2500 یا 2700 روپے میں بک جائے تو وہ یقیناً سمندر پار جا کر ہی اپنا مال بیچنا پسند کرے گا کہ 25 گنا یا 27 گنا نفع کون چھوڑے! افسوس! دنیا کی دولت بڑھانے کیلئے تو دُور دُور کا سفر کرنے کیلئے لوگ تیار ہو جاتے ہیں مگر گھر سے صرف چند قدم چل کر مسجد میں باجماعت نماز پڑھ کر ایک نماز پر 27 نمازوں کا ثواب کمانے میں بعض لوگ سستی کر جاتے ہیں اور گھروں ہی میں نماز ادا کر لیتے ہیں۔

بھائی مسجد میں جماعت سے نمازیں پڑھ سدا | ہوں گے راضی مصطفےٰ، ہو جائے گا راضی خدا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت محمد بن سَمَاعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ امامِ اعظم، اَبُو حنیفہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 103 سال عمر پائی، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ 200 رکعت نماز نفل پڑھا کرتے تھے۔[2]

آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نمازِ باجماعت کے جذبے کا یہ عالم تھا کہ آپ فرماتے ہیں: مسلسل 40 برس تک میری ایک مرتبہ کے علاوہ کبھی تکبیر اُولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ جس دن میری والدہ کا اِنتقال ہُوا، اُس دن ایک وقت کی جماعت چھوٹ گئی تو میں نے اس خیال سے کہ جماعت کی نماز کا پچیس (25) گُنا ثواب ملتا ہے، وہی نماز میں نے اکیلے پچیس (25) مرتبہ

1 ...بُخاری، کتاب: الاذان، صفحہ: 223، حدیث: 645۔

2 ...تاریخ بَغْدَاد، جلد: 2، صفحہ: 404۔

پڑھی، پھر مجھے کچھ اُونگھ آگئی تو کسی نے خواب میں آکر کہا:25 نمازیں تو تم نے پڑھ لیں مگر فرشتوں کی آمین کا کیا کروگے؟[1]

اے عاشقانِ نماز! اللہ پاک کے نیک بندوں کے جماعت کے جذبے کا کیا کہنا! کہ ایک نماز کی جماعت فوت ہو جانے پر حضرت محمد بن سماعہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہ نماز 25 بار پڑھی!

ہو کرم اے رَبِّ رحمت! پیئے سرورِ رسالت | نہ نمازِ باجماعت کی چھٹے کبھی سَعادت[2]

پیارے اسلامی بھائیو! مزید اس حکایت میں فرشتوں کی آمین کا بھی بیان ہوا، نمازِ باجماعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آہستہ آواز میں آمین کہی جاتی ہے، اسی طرح دُعا کے بعد بھی ہم آمین کہتے ہیں، آمین کے معنی ہیں: ایسا ہی ہو۔ فرشتوں کی آمین کی بھی کیا بات ہے! فرمانِ مصطفٰے، فرمانِ محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب اِمام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْن کہے تو آمین کہو! کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے مطابق ہو گا اُس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھ لیجئے! نمازِ باجماعت کی کیسی کیسی برکتیں ہیں۔ ظاہر ہے جو نماز باجماعت ادا نہیں کرتا، وہ امام صاحب کے سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین بھی نہیں کہہ سکے گا اور جو اس موقع پر آمین نہیں کہہ پایا یقیناً اُس نے گُناہ بخشوانے کا ایک عظیم موقع گنوا دیا مگر آہ! ہماری سستی اور غفلت کا عِلاج کون کرے! افسوس! وہ دَور آگیا ہے کہ بے شُمار نمازی بھی اب جماعت کی پروا نہیں کرتے بلکہ کبھی نَماز بھی قضا ہو جائے تو انہیں

1 ...تاریخ بغداد، جلد:2، صفحہ:404۔
2 ...فیضانِ نماز، صفحہ:168۔
3 ...بُخاری، کتاب:الاذان، صفحہ:251، حدیث:782۔

کسی قسم کا رَنج نہیں پہنچتا جبکہ بزرگانِ دین کی حالت یہ تھی کہ اگر اُن میں سے کسی کی تکبیر اُولیٰ فوت ہو جاتی تو 3 دن اور جماعت فوت ہو جاتی تو اُس کا 7 دن تک غم مناتے۔[1]

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے متعلق منقول ہے کہ اگر کبھی آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کی جماعت نکل جاتی تو دوسری نماز تک نفلیں پڑھتے رہتے۔ ایک روایت میں ہے: جب آپ کی عشا کی جماعت فوت ہو جاتی تو پوری رات عبادت میں گزار دیتے۔[2]

تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی جب جماعت نکل جاتی تو اپنی داڑھی پکڑ کر رونے بیٹھ جاتے۔[3]

پانچوں وقت کی نمازِ باجماعت کے فضائل

اے عاشقانِ نماز! صحابۂ کرام و اولیائے عُظَّام کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ یہ صاحبان جان بوجھ کر شرعی اجازت کے بغیر جماعت ترک فرمائیں، کسی عذر (یعنی مجبوری) کی بنا پر جماعت چھوٹ جانے پر ان کی یہ حالت ہوا کرتی تھی مگر آہ! اب ہماری ایک تعداد بغیر کسی شرعی مجبوری کے ترکِ جماعت کی آفت میں مبتلا نظر آرہی ہے اور جس کی جماعت چھوٹ جاتی ہے، اسے افسوس ہونا تو دُور رہا اُس کے ہنسنے بولنے میں کسی قسم کا فرق بھی نہیں آتا! کاش...!! جماعت تَرک کرنے والوں کو یہ اِحساس ہو جاتا کہ جماعت تَرک کرنے کی صُورت میں اِن کا کتنا نقصان ہوا ہے۔ اَحادِیث کے مطابق ❁ فرض نماز جماعت سے ادا کرنے میں ایمان والا ہونے کی گواہی ہے ❁ اللہ پاک باجماعت نماز پڑھنے

1 ...مکاشفۃ القلوب، صفحہ:400۔
2 ...الاصابہ، جلد:4، صفحہ:160۔
3 ...ابن عساکر، جلد:21، صفحہ:203۔

والوں کو محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے ❁ نمازِ باجماعت تنہا (یعنی اکیلے) پڑھنے سے 27 دَرجے افضل ہے ❁ اللہ پاک اور اُس کے فرشتے باجماعت نماز پڑھنے والوں پر دُرُود بھیجتے ہیں ❁ باجماعت عشا کی نماز پڑھنا گویا آدھی رات قیام (یعنی عبادت) کرنا ہے ❁ فجر کی نماز باجماعت پڑھنا گویا پوری رات قِیام (یعنی عبادت) کرنا ہے ❁ باجماعت نماز پڑھنے والا پُلُ صراط سے سب سے پہلے بجلی کی مانند گزرے گا ❁ باجماعت نماز ادا کرنے والوں کی شان و شوکت دیکھ کر اَہلِ مَحْشَر رَشک کریں گے ❁ اس کے گناہ بخشے جائیں گے ❁ جو نمازِ باجماعت کے لئے مسجد میں آئے، اس کو ہر قدم کے بدلے ثواب ملے گا ❁ مسجد کی طرف جانے والے کے ہر قدم پر ایک درَجہ بلند ہوتا ہے اور ❁ ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے ❁ اللہ کریم اس کے لیے صبح و شام جنت میں مہمانی کا اہتمام فرمائے گا ❁ نماز کے لیے اُٹھنے والا ہر قدم صدَقہ ہے ❁ بندہ جب تک نماز کا انتظار کرتا رہے، بھلائی پر رہے گا ❁ اللہ پاک کی حفاظت میں رہے گا ❁ شیطان سے محفوظ رہے گا ❁ باجماعت نماز پڑھنے والے کو روزِ قیامت عرش کا سایہ نصیب ہو گا ❁ اسے جہنم، منافقت اور غفلت سے نجات نصیب ہو گی ❁ آپس میں محبت بڑھے گی۔[1]

ایک طویل حدیثِ پاک میں ہے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ❁ جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر بیٹھ کر اللہ پاک کا ذِکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا اس کے لئے جنت الفردَوس میں 70 دَرَجے ہوں گے، ہر 2 دَرجوں کے درمیان اِتنا فاصلہ ہو گا جتنا ایک سُدَھایا ہوا (یعنی ***Trained***) تیز رفتار عمدہ

1 ...فیضان نماز، صفحہ:139۔

نسل کا گھوڑا 70 سال میں طے کرتا ہے اور ❁ جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے جنّتِ عدن میں 50 دَرَجے ہوں گے، ہر 2 دَرَجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا ایک سُدَھایا ہوا (یعنی ***Trained***) تیز رفتار عمدہ نسل کا گھوڑا 50 سال میں طے کرتا ہے اور ❁ جس نے عصر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے اَولادِ اِسماعیل میں سے ایسے 8 غلام آزاد کرنے کا ثواب ہو گا جو کعبہ شریف کی دیکھ بھال کرنے والے ہوں اور ❁ جس نے مغرب کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے حجِ مبرور (یعنی مقبول حج) اور مقبول عمرے کا ثواب ہو گا اور ❁ جس نے عِشا کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لیے لَیْلَۃُ الْقَدْر میں قیام (یعنی عبادت) کرنے کے برابر ثواب ہو گا۔[1]

خدا! سب نمازیں پڑھوں باجماعت | کرم ہو پئے تاجدارِ رسالت

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

نمازِ باجماعت کی حکمتیں

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دیا، عُلَمائے کرام نے اس کی بہت ساری حکمتیں بیان فرمائی ہیں،

❁ مفسّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نمازِ باجماعت کی ایک حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جماعت کی برکت سے قوم میں تنظیم (***Discipline***) رہتی ہے کہ مسلمان اپنے ہر کام کے لئے امام کی طرح صدر اور اَمیر چُن لیا کریں، پھر امیر کی ایسی

1 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، بابُ: الصّبر، جلد:7، صفحہ:137، حدیث:9761۔

اطاعت کریں جیسے مقتدی امام کی (کرتا ہے)۔

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا مانتی ہے، بڑے بڑے ماہِرینِ نفسیات اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ترقی، کامیابی صِرْف اسی قوم کا مقدر ہے جس قوم میں نظم وضبط پایا جائے، جہاں نظم وضبط نہیں ہوتا، وہاں صِرْف افراتفری، بے چینی اور ناکامی ہوتی ہے۔

اور الحمد للہ! نظم وضبط پر مشتمل جیسا نظام ہمیں اسلام نے فراہم کیا ہے، ایسا نظم و ضبط والا باوقار نظام دُنیا میں اَور کہیں نہیں ہے۔ اسلام کے عطا کردہ نظامِ زِندگی میں صِرْف ایک نمازِ باجماعت ہی کو دیکھ لیجئے!

"**نمازِ باجماعت**" میں کوئی بادشاہ ہو یا غُلام، امیر ہو یا غریب، سیٹھ ہو یا نوکر، کوئی کالا ہو یا گورا، سب ایک ہی صَف میں کندھے سے کندھا مِلا کر کھڑے ہو جاتے ہیں، نہ رنگ و نسل کا امتیاز باقِی رہتا ہے، نہ عہدے اور منصب کا امتیاز ہوتا ہے، سب رنگ و نسل، عہدے اور منصب کا فرق مٹا کر ایک امام کی پیروی کر رہے ہوتے ہیں، امام صاحب کی اِقْتداء میں نماز پڑھنے والے چاہے 5 افراد ہوں، چاہے 5 ہزار ہوں، سب ایک ساتھ مِل کر امام صاحب کی پیروی کر رہے ہوتے ہیں، امام صاحب تکبیر کہتے ہیں تو سب **اللہ اکبر** کہہ کر ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیتے ہیں، امام صاحب رکوع میں جاتے ہیں تو سب رکوع میں چلے جاتے ہیں، امام صاحب سجدہ کرتے ہیں تو سب سجدے میں چلے جاتے ہیں، امام صاحب سلام پھیرتے ہیں تو سب سلام پھیرتے ہیں، یہ ہے اسلام کا سکھایا ہوا بے مثال، باوقار نظم وضبط...!!

ایک ہی صَف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز | نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے | تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز باجماعت کی ایک عجیب حکمت

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والِد محترم، مولانا مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نمازِ باجماعت کی ایک عجیب حکمت بیان فرمائی ہے، آپ کے فرمان کا مفہوم ہے: جب کسی حکیم صاحب کے پاس دوائی لینے کے لئے جاتے ہیں تو حکیم صاحب مختلف قسم کی جڑی بوٹیوں کو مِلا کر مَعْجُون تیار کر کے ہمیں دیتے ہیں، (آج کل بھی ڈاکٹر حضرات ایک مرض کے لئے کئی کئی **Tablet** دیتے ہیں، اِن میں ہر **Tablet** کا فارمولا مختلف ہوتا ہے) اسی طرح حکیم حضرات جو دیسی جڑی بوٹیاں ملا کر معجون تیار کرتے ہیں، اِن میں ہر جڑی بوٹی کا کام الگ ہوتا ہے، مگر جب یہ جڑی بوٹیاں مل جاتی ہیں تو زیادہ بہتر انداز سے مرض کا مقابلہ کرتیں اور اسے جڑ سے ختم کر دیتی ہیں۔ اسی طرح نماز بھی گویا ایک دوا ہے، جو مُعَاشرے کو بُرائی کے امراض سے، بے حیائی کے امراض سے، فحاشی کے امراض سے، دِل کو غفلت کے مرض سے شِفَا دے کر ہمیں اللہ پاک کا قُرب دِلاتی، دِل کو پاک صاف کرتی اور ہمیں نیک انسان بناتی ہے مگر جب بندہ اکیلا نماز پڑھے گا تو وہ اِن تمام بیماریوں سے پُوری طرح مقابلہ نہیں کر پائے گا، نفس اُس کو دھوکہ دے گا، شیطان اسے وسوسے دِلا کر اس کی نماز میں خلل پیدا کرے گا جبکہ اگر یہی بندہ باجماعت نماز ادا کرے تو جماعت میں کوئی بندہ اللہ پاک کا مقبول ہو گا، کسی کو خشوع و خضوع کی نعمت نصیب ہو گی، کسی میں عاجزی وانکساری زیادہ ہو گی، کوئی زیادہ خوفِ خُدا والا ہو گا، کوئی زُہد و تقویٰ والا ہو گا، یُوں یہ تمام کیفیات مِل کر گویا

ایک معجون کی صُورت اختیار کر جائیں گی، پھر ایسی کیفیات کے ساتھ پڑھی ہوئی جو نماز ہو گی، وہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مُعَاشَرے کو بیماریوں سے پُوری طرح پاک کر دے گی، دِل کو دُنیوی خواہشات سے، بُرائی اور بے حیائی سے، غفلت سے اور دیگر باطنی امراض سے پاک صاف کر دے گی۔[1] حدیثِ پاک میں ہے: اَلشَّیْطَانُ مَعَ الْوَاحِدِ وَ مِنَ الْاِثْنَیْنِ اَبْعَد شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور جب دو ہو جائیں تو اُن سے دُور رہتا ہے۔[2] ایک حدیثِ پاک میں ہے: جو اللہ پاک کے لئے 40 دِن تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے، اس کے لئے 2 آزادیاں لکھی جائیں گی؛ ایک آزادی آگ (یعنی جہنّم) سے اور دوسری آزادی نِفَاق سے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! خود اندازہ کر لیجئے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مبارک دَور، تابعین کا مبارک دَور، تبع تابعین کا پاکیزہ دَور جب لوگ نمازِ باجماعت کا خوب اہتمام کیا کرتے تھے، حتی کہ لوہار اپنا ہتھوڑا لوہے پر مارنے کے لئے اُٹھاتا، اُدھر اذان کی آواز آجاتی تو ہتھوڑا لوہے پر مارنے کی بجائے یُوں ہی رکھ کر نماز کے لئے چل پڑتا تھا، چمڑہ سلائی کرنے والا سُوئی چمڑے ہی میں چھوڑ کر مسجد کی طرف بڑھ جاتا تھا، کسی کی مَصْرُوفیّت اسے نمازِ باجماعت سے نہیں روکتی تھی، اُس وقت مُعَاشَرہ بھی کیسا پاکیزہ تھا، لوگوں کی آنکھوں میں حیاء تھی، لوگوں کے دِل میں حیاء تھی، مسلمان ایک دوسرے کی خیر خواہی کیا کرتے تھے، ناپ تول میں کمی نہیں ہوتی تھی، غریبوں کا خیال رکھا جاتا تھا، فحاشی، عریانی سے مُعَاشرہ پاک ہوتا تھا۔

1 ...جواہر البیان، صفحہ:83۔
2 ...ترمذی، کتاب:الفتن، صفحہ:522، حدیث:2165۔
3 ...ترمذی، بابُ:الصّلوٰۃ، صفحہ:78، حدیث:241۔

اور آج ہم اپنا حال بھی دیکھیں! آہ! جماعت تو جماعت رہی، اب لوگ نمازیں ہی قضاء کر ڈالتے ہیں اور ندامت تک نہیں ہوتی، پھر اس کا نتیجہ بھی سب کے سامنے ہے؛ ہمارا مُعاشَرہ دِن بہ دِن تنزلی کی طرف بڑھتا چلا جارہا ہے، بے حیائی دِن بہ دِن عُروج پکڑتی جارہی ہے، مُعاشَرے میں نااِتّفاقی، لڑائی جھگڑے، قتل وغارت گری، جرائم، گُناہ، ناپ تول میں کمی وغیرہ وغیرہ خباثتیں بڑھتی ہی چلی جارہی ہیں...! آہ!

مسجدیں مَرثِیَہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحِبِ اَوصافِ حِجازی نہ رہے
ہر کوئی مَستِ مئے ذَوقِ تَن آسانی ہے
تم مسلماں ہو؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے؟
قلب میں سَوز نہیں، رُوح میں اِحساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد کا تمہیں پاس نہیں
وہ زمانے میں مُعَزَّز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارِکِ قرآں ہو کر[1]

اے عاشقانِ رسول! مسلمان رِضائے الٰہی کے لئے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کریں، مُعاشرے میں اِتّفاق ہو، مُعاشرے میں اِتّحاد ہو، یکجہتی ہو، اسلام کو یہ مطلوب ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا
(پارہ4، سورۃ آل عمران:103)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: تم اُس وقت تک جنّت میں داخِل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان قبول نہ کرلو اور تم اُس وقت تک (کامِل) مؤمن نہیں بَن سکتے، جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔[2]

1 ...کلیات اقبال، صفحہ:336۔
2 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: فی مقاربۃ، جلد:6، صفحہ:423، حدیث:8746۔

اور الحمدللہ! نمازِ باجماعت کی صُورت میں جب سب مسلمان صَف باندھتے ہیں، کوئی امیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر سب کندھے کے ساتھ کندھا مِلا کر ایک امام کی پیروی میں نماز ادا کرتے ہیں، نماز کے بعد آپَس میں سلام و مُصَافحہ کرتے ہیں، ایک دوسرے سے حال اَحوال پوچھنے کا موقع ملتا ہے، امیر غریبوں کے حال سے واقف ہوتے ہیں تو ان کے دِل میں ہمدردی پیدا ہوتی ہے، گنہگار نیک لوگوں کا انداز دیکھتے ہیں تو اُن کے دِل میں گُناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے، جاہِل عُلَما سے مِل کر عِلْم سیکھتے ہیں، یُوں روزانہ پانچ وقت مسجد میں حاضِری کے ذریعے آپَس میں محبت بڑھتی ہے، اِتِّفاق و اِتِّحاد پیدا ہوتا ہے، آپَس میں ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں اور مُعَاشَرے میں نکھار آتا ہے، یُوں ایک اسلامی مُعَاشرہ نمازِ باجماعت کی برکت سے مِثَالی مُعَاشَرہ بَن جاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اَب نمازِ باجماعت کے اِن عظیم فوائد کو سامنے رکھتے ہوئے ذرا اَپنے حالِ زَار پر بھی غور کرتے جایئے! آج اگر بھائی اپنے بھائی کا گریبان پکڑ رہا ہے تو کیوں؟ آج ایک بھائی اپنے بھائی کی ترقی دیکھ کر حَسَد کی آگ میں جَل رہا ہے تو کیوں؟ سینے میں بغض و کینہ بھرا ہے تو کیوں؟ لڑائی جھگڑے عام کیوں ہو رہے ہیں؟ گھر اَمن کا گہوارہ بننے کی بجائے میدانِ جنگ کیوں بَن رہے ہیں؟ مُعَاشَرے میں قتل وغارت گری، لوٹ مار کیوں عام ہوتی چلی جارہی ہے؟

کیا اس سب کا اَصْل سبب یہی نہیں ہے کہ ہم نے اسلام کے بتائے ہوئے اُن طریقوں کو چھوڑ دیا، جن پر عمل کرنے سے آپَس میں محبت بڑھتی ہے، جن طریقوں پر عمل کرنے سے بغض و کینہ دَم توڑ جاتے ہیں، جن طریقوں پر عمل کرنے سے مسلمانوں

کے ساتھ بھلائی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے اور اُن ہی میں سے ایک طریقہ نمازِ باجماعت بھی ہے، یقین کیجئے! جب تک ہماری مسجدیں آباد تھیں، اُس وقت تک گُناہوں کے اَڈّے ویران تھے، مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ تھے، مسلمانوں میں اُخُوَّت اور بھائی چارہ قائِم تھا، مسلمان مُعَاشَرہ ایک مِثالی مُعَاشرہ تھا مگر آہ! جب سے مسجدیں وِیران ہونا شروع ہوئی ہیں، تب سے مُعَاشرے میں بے راہ رَوِی آنے لگی ہے، تب سے ہی بُرائی اور فحاشی عروج پکڑتی جارہی ہے، تب سے ہی لڑائی جھگڑے عام ہونا شروع ہوئے ہیں، تب سے ہی ہماری اُخُوَّت، بھائی چارہ، اتفاق، اتحاد اور یکجہتی ٹکڑے ٹکڑے ہوتی چلی جارہی ہے۔

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت | شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دِن اپنی ہی غفلت کی بدولت | سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے
فریاد ہے! اے کشتیٔ اُمّت کے نگہبان | بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہمّت کیجئے اور مسجدیں آباد کیجئے! آیئے! ہم مِل کر نیت کرتے ہیں؛ اَب سے میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آج سے میری کوئی جماعت تَرک نہیں ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آج سے میں نہ صِرْف خود پانچوں نمازیں باجماعت پڑھوں گا بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی نمازی، نمازِ باجماعت کا پابند بناؤں گا... اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آج سے میں خود بھی نمازِ باجماعت کی پابندی کروں گا اور دوسروں کو بھی اِس کی دعوت دیا کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

جہاں اگرچہ دِگرگُوں ہے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ | وہی زمیں، وہی گردُوں ہے، قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ

کیا نَوائے اَنَا الْحَقّ کو آتِشیں جِس نے | تری رگوں میں وُہی خُوں ہے قُمْ بِاِذْنِ اللہ

یعنی اگرچہ اب پہلے سے حالات نہیں ہیں (مثلاً اب گُناہوں کے اَسْباب زیادہ اور نیکیوں کا جذبہ کم پڑ گیا ہے) مگر دیکھو تو زمین بھی وہی ہے، آسمان بھی وہی ہے (یعنی اسی جہان میں صحابہ کرام اور بزرگانِ دین نے نیکیوں بھری زِندگی گزاری ہے)، لہٰذا اللہ پاک کے حکم سے اُٹھو اور دِیْنِ اسلام کی کامل پیروی شروع کر دو...!! ہاں! ہاں! غور تو کرو...! وہی نیک مسلمان جنہوں نے پُوری دُنیا میں کلمۂ حق کی دُھوم مچادی، تم اُن ہی مسلمانوں کی اَوْلاد ہو، تمہاری رگوں میں بھی وہی خون ہے۔ بَس اللہ پاک کے حکم سے اُٹھو اور پھر سے دُنیا میں دِیْنِ حق کی دُھوم مچادو...!! اللہ پاک ہمیں دینِ اسلام پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہونے اور نمازِ باجماعت کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے، نیکیوں کا جذبہ پانے اور نمازِ باجماعت کی عادَت پختہ کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اللہ پاک کے فضل سے، اُس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسان اور اَوْلیائے کرام کے فیضان سے دعوت اسلامی الحمد للہ! مسجد بھرو تحریک ہے، الحمد للہ! دعوتِ اسلامی مسجدیں بناتی بھی اور انہیں آباد بھی کرتی ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ساتھ مِل کر اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش میں لگ جائیے، خوب بڑھ چڑھ کر 12 دینی کاموں میں حِصّہ لیجئے اور دُنیا و آخرت کی برکتیں لوٹیے!

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: قافلہ۔ الحمد للہ! دنیا بھر میں عاشقانِ رسول سُنتوں کا پیغام عام کرنے کے لئے قافلوں میں سَفَر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلوں میں سَفَر کی عادَت بنایئے۔

نَشے باز کی اِصلاح ہو گئی

کراچی کے ایک شخص چھوٹی عُمر سے نَشے کے عادی ہو گئے تھے، صُبح ناشتے کی جگہ چرس اور ہیروئن کا نشہ کیا کرتے، کئی بار ڈاکٹروں سے علاج کروایا لیکن نشہ چھوٹ نہ سکا، دیگر گُناہوں کی دلدل میں بھی پھنسے ہوئے تھے، شادی کے بعد بیوی بچے بھی ان کی وجہ سے پریشان رہتے، کسی طرح رَبیع الاوّل میں عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی میں پہنچ گئے، وہاں ایک بڑی عمر کے مبلغ دعوتِ اسلامی نے ان پر شفقت کی اور ان کا ذہن بن گیا کہ میں 12 دن کے قافلے میں سفر کروں گا، قافلے میں شُروع شُروع میں ان کو نشہ نہ کرنے پر تکلیف تو ہوئی، نہ ٹھیک سے نیند آتی تھی، نہ بھوک لگتی تھی لیکن یہ عبادت میں لگے رہے اور رو رو کر اپنے گُناہوں کی معافی مانگتے رہے، چار یا پانچ دن کے بعد ان کو بُھوک لگنا شروع ہوئی اور رات میں نیند بھی آنے لگی، قافلے میں سفر کی برکت سے نشے سے ان کی جان چھوٹی، بلکہ یہ پانچ وَقْت کی فَرْض نماز بلکہ تَہَجُّد اور اِشْراق و چاشت بھی پڑھنے لگے، سر پر عمامہ شریف بھی سجالیا، ان کا کہنا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آکر مجھے ایک نئی زندگی ملی الحمد للہ میرے بیوی بچے بھی اب مجھ سے خوش ہیں۔

اے شرابی تو آ، آ جُواری تو آ | چُھوٹیں بد عادتیں قافلے میں چلو

پیارے اسلامی بھائیو! نیک نمازی اور نمازِ باجماعت کا پابند بننے کا ایک طریقہ تو یہ کہ

عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلوں میں سَفَر کیا جائے، اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ 72 نیک اَعْمال کا رِسالہ حاصِل کر لیا جائے اور باقاعدگی کے ساتھ کوئی وقت مقرر کر کے روزانہ اپنے عمل کا جائزہ لیتے ہوئے اس کے خانے پُر کئے جائیں، الحمد للہ! 72 نیک اَعْمال میں بھی نمازِ باجماعت والا نیک عمل شامِل ہے، اگر ہم 72 نیک اعمال والا رسالہ حاصِل کر لیں اور اس کے ذریعے اپنے دِن بھر کے اعمال کا جائزہ لینے کی عادت بنالیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے بھی نمازِ باجماعت کی عادت پکّی ہو جائے گی۔ اللہ پاک ہم سب کو پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

”اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ“ موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی اِسْمارٹ فون (***smartphone***) کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جاچکی ہیں، اِن میں سے ایک ایپلی کیشن ہے: ***Prayer Times*** (یعنی اَوقاتُ الصّلوٰۃ)۔ اس ایپلی کیشن کی مدد سے نمازوں کے اَوْقات معلوم کئے جاسکتے ہیں، اس میں کمپاس بھی دیا گیا ہے، جس کی مدد سے قبلے کی دُرست سمت معلوم کی جاسکتی ہے، اس کے عِلاوہ ڈیجیٹل تسبیح، اسلامی کیلنڈر، مختلف اَوْراد و وَظائِف وغیرہ بھی شامِل ہیں۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّت کے مطابق میں ہر اِک کام کروں کاش! | تُو پیکرِ سُنَّت مجھے اللہ بنا دے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مصافحہ کرنا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1): آپَس میں مصافحہ کرو (یعنی ہاتھ ملاؤ) اس سے بُغض و کینہ دُور ہوتا ہے۔[3] (2): دو مسلمان آپس میں ملیں اور ہاتھ ملائیں تو ان دونوں کے گُناہ جھڑ جاتے ہیں۔[4]

اے عاشقانِ رسول! سلام کرتے وقت آپس میں ہاتھ ملانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے ۞ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاقات کے وقت صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے سلام کرتے اور دونوں ہاتھوں سے مُصافحہ فرماتے (یعنی ہاتھ ملایا کرتے) تھے۔

یاد رہے! ۞ مصافحہ دو ہاتھوں سے سنت مبارکہ ہے، ایک ہاتھ ملانا سنت نہیں ہے۔

1 ...مشکوٰۃ، کتاب: الاِیمان، باب: الاِعتصام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:118۔
3 ...موطا امام مالک، کتاب: حسن الخلق، باب: ماجاء فی المھاجرۃ، صفحہ:483، حدیث:1731۔
4 ...کنز العمال، کتاب: الصحبۃ، جزء:9، جلد:5، صفحہ:57، حدیث:25363۔

❁ بعض لوگ صرف انگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں، یہ بھی سنت نہیں ہے۔[1] ❁ ہاتھ ملاتے وقت درمیان میں رُومال وغیرہ کا حائل ہونا بھی سنت نہیں ہے بلکہ ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔ ❁ مصافحہ کرتے وقت انگوٹھے کو معمولی سا دبانا چاہئے، اس میں حکمت یہ ہے کہ انگوٹھے میں ایک رَگ ہے جس کو پکڑنے سے محبت بڑھتی ہے۔ ❁ مصافحہ کرنے کے بعد کچھ لوگ اپنا ہی ہاتھ چوم لیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مَدَنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنّتیں سیکھیں گے اِس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بَسَر
جو بھی شیدائی ہے مَدَنی قافلوں کا یاخدا!
دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یا خدا![3]

اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...101 مدنی پھول، صفحہ:8۔
2 ...بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:471 ملتقطاً۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:635 ملتقطاً۔

فضائلِ مکہ وحج

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...کعبہ شریف کی شانِ اَوَّلِیّت
- ...کعبہ شریف مقامِ اَمن ہے
- ...انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے حج کی روایات
- ...حج کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد مسلمان کی پناہ گاہ ہے۔ مسجد میں کثرت سے آنے کی عادت بنائیے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ!** شیطان سے بھی حفاظت ہو گی، گُناہوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ ایک اور کام بھی کر لینا چاہیے وہ یہ کہ جب بھی مسجد میں آئیں، یاد کر کے اعتکاف کی نیت بھی کر لی جائے اس کے 2 فائدے ہوں گے: پہلا یہ کہ جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، دوسرا یہ کہ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو ضمناً یہ چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔

دُرُودِ پاک کی برکت

حضرتِ سیِّدُنا حفص رومی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہِ بہت بڑے سردار تھے، ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ** یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ پاک نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرما دی اور مجھے جنّت میں داخِل فرمایا۔ پوچھا گیا: کس عمل کے سبب؟ جواب دیا: جب بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِر ہوا تو اللہ پاک نے فرشتوں سے میرے گناہوں اور میرے پڑھے گئے دُرُود کا حساب لگانے کا حکم دیا، جب حساب لگایا گیا تو میرے دُرُود میرے گناہوں سے زیادہ نکلے تو اللہ پاک نے اِرْشاد فرمایا: اے میرے فرشتو! اس کی قدر و منزلت تمہارے لئے واضِح ہو

گئی ہے، لہٰذا اس سے مزید حساب مت لو اور اسے جنّت میں لے جاؤ۔[1]

دُرود اُن پہ بھیجو سلام اُن پہ بھیجو | یہی مؤمنوں سے خدا چاہتا ہے
اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے | اُسے چاہے جس کو خدا چاہتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے اَفْضَل عَمَل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہِری میں ایک بار غیر مُسْلموں نے مسلمانوں پر اعتراض کیا کہ تمہارا قبلہ کعبہ شریف ہے اور ہمارا قبلہ بیت المقدس (یعنی مَسْجِدِ اقْصٰی) ہے اور بیت المقدس چونکہ کعبہ شریف سے اَفْضَل ہے، لہٰذا ہمارا دِین تمہارے دین سے اَفْضَل ہے، اپنے اس دعویٰ پر اُن غیر مسلموں نے چند دلائل دیئے؛ مثلاً ایک دلیل اُنہوں نے یہ دِی کہ بیت المقدس پہلے

1 ...اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع، صفحہ:124۔
2 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

تعمیر ہُوا اَوْر کعبہ شریف کی تعمیر بعد میں ہوئی، لہٰذا بیت المقدس کو شانِ اَوَّلِیَّت حاصِل ہے، اس سے ثابِت ہوا کہ بیت المقدس اَفْضَل ہے، غیر مسلموں کی دوسری دلیل یہ تھی کہ بیت المقدس مُلکِ شام میں ہے اَوْر مُلکِ شام برکت والی سرزمین ہے، روزِ قیامت میدانِ محشر بھی یہیں ہو گا (خیال رہے! اُس وَقْت مُلکِ شام بہت وسیع تھا، فلسطین بھی مُلکِ شام ہی میں شامِل تھا، اس لئے غیر مسلموں نے یُوں کہا)، اسی طرح بیت المقدس انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا قبلہ ہے، لہٰذا بیت المقدس کعبہ شریف سے اَفْضَل ہے۔[1] غیر مُسلموں کے اس اعتراض کے جواب میں اللہ پاک نے پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت:96 اور 97 نازِل فرمائی، اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾

(پارہ4، سورۃ آلِ عمران:96-97)

ترجمہ کنزُالعِرفان: بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے، اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہو گیا امن والا ہو گیا اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

اِن آیات میں اللہ پاک نے کعبہ شریف کی 6 صِفَات ذِکْر فرمائیں:

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:4، آل عمران، تحت الآیۃ96، جلد:4، صفحہ:29۔

(1):کعبہ شریف اَوّل عِبادت گاہ ہے۔ (2):کعبہ شریف بَرَکت والا ہے۔ (3):کعبہ شریف تمام جہانوں کے لئے باعثِ ہدایت ہے۔(4):کعبہ شریف میں اللہ پاک کی واضح نشانیاں ہیں۔(5):کعبہ شریف مقامِ اَمن ہے اور(6):کعبہ شریف کا حج کیا جاتا ہے۔

کعبے کی رونق کعبے کا منظر، اللہ اکبر! اللہ اکبر | دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر، اللہ اکبر! اللہ اکبر!
دیکھا صفا بھی، مروہ بھی دیکھا تیرے کرم کا جلوہ بھی دیکھا | دیکھا رواں اِک سروں کا سمندر، اللہ اکبر! اللہ اکبر!

قرآنِ کریم کا حُسنِ بیان

اے عاشقانِ رسول! اس جگہ ایک بہت ایمان افروز مدنی پھول ہے، وہ یہ کہ کعبہ شریف اور مَسْجِدِ اَقْصٰی، یہ دونوں ہی بہت فضیلت والے مقام ہیں، ❁ اللہ پاک نے پارہ: 15 سورۂ بنی اسرائیل میں مَسْجِدِ اَقْصٰی کے بھی فضائل بیان فرمائے، ❁ دُنیا میں 3 مسجدیں سب مَساجِد سے اَفْضَل ہیں؛(1):مَسْجِدِ حرام (جہاں کعبہ شریف ہے)(2):مسجدِ نبوی شریف (3):اور فضیلت کے اعتبار سے دُنیا کی تیسری بڑی مسجد ہے:مَسْجِدِ اَقْصٰی۔ ❁ مَسْجِدِ اَقْصٰی میں ایک نماز پڑھنے سے 50 ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔[1] ❁ مَسْجِدِ اَقْصٰی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا قبلہ ہے، ❁ مَسْجِدِ اَقْصٰی ہمارا بھی قبلۂ اَوّل ہے، ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجرت کے بعد 17 ماہ تک مَسْجِدِ اَقْصٰی کی طرف رُخ فرما کر نماز ادا کی پھر اللہ پاک کا حکم ملنے پر کعبہ شریف کی طرف رُخ فرمایا۔[2] ❁ اور مِعْراج کے دولہا، سردارِ انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے آسمانی سَفَرِ مِعْراج کی ابتداء بھی مَسْجِدِ اَقْصٰی ہی سے فرمائی۔[3]

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب: اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، ماجاء فی الصلاۃ فی المسجد الجامع، صفحہ:229، حدیث:1413۔
2 ...بخاری، کتاب: اخبار الاحاد، صفحہ:1757، حدیث:7252۔
3 ...بخاری، کتاب: مناقب الانصار، باب: المعراج، صفحہ:976، حدیث:3887۔

غرض؛ مَسْجِدِ اَقْصٰی بھی بہت فضیلت والا مقام ہے، کعبہ شریف بھی بہت ہی فضیلت والا مقام ہے، مگر غیر مُسْلموں نے اپنے ناقِصْ ذہن کے مُطابق اِن دونوں فضیلت والے مقامات کے درمیان موازنہ کیا، گویا اپنے طور پر انہوں نے مَسْجِدِ اَقْصٰی اور کعبہ شریف کی فضیلتوں کو تولنے کی کوشش کی تو اللہ پاک نے اِن کے باطِل نظریے کا رَدّ فرمایا، اِن کے اعتراض کا جواب اِرْشاد فرمایا مگر قرآنِ کریم کے خوب صُورت اور حَسِیْن اندازِ بیان کے قربان جایئے! کہ اللہ پاک نے بیان کی گئی آیتِ کریمہ میں غیر مسلموں کا رَدّ تو فرمایا، کعبہ شریف کے فضائل تو بیان فرمائے مگر مَسْجِدِ اَقْصٰی کی فضیلت کو کم بھی نہیں ہونے دیا، یعنی قرآنِ کریم نے یہ تو فرمایا کہ **کعبہ شریف** دُنیا کی پہلی عبادت گاہ ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ مَسْجِدِ اَقْصٰی کی کوئی فضیلت ہی نہیں۔ قرآنِ کریم نے یہ تو فرمایا کہ کعبہ شریف بابرکت ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ مَسْجِدِ اَقْصٰی کی کوئی برکت نہیں ہے، قرآنِ کریم نے یہ تو فرمایا کہ کعبہ شریف تمام جہانوں کے لئے باعثِ ہدایت ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ مَسْجِدِ اَقْصٰی بالکل ہدایت کا سبب ہی نہیں ہے، قرآنِ کریم نے یہ تو فرمایا کہ کعبہ شریف میں اللہ پاک کی واضح نشانیاں ہیں مگر یہ نہیں فرمایا کہ مَسْجِدِ اَقْصٰی میں اللہ پاک کی کوئی نشانی مَوْجُود ہی نہیں ہے۔ یعنی قرآنِ کریم نے غیر مسلموں کا رَدّ بھی فرمایا، کعبہ شریف کے فضائل بھی بیان فرمائے اور مَسْجِدِ اَقْصٰی کی فضیلت اور شرف وعِزَّت میں کمی بھی نہیں آنے دی۔ مَعْلُوم ہوا؛ جب بھی 2 فضیلت والی چیزوں کا ذِکْر ہو، اُن میں کسی ایک کی شان بیان کرنی ہو تو اس انداز سے بیان کی جائے کہ دوسری چیز کی شان میں کمی نہ آنے پائے، مثلاً ہم جب اپنے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کریں تو اس انداز میں بیان کی جائے کہ دیگر انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شان میں بے ادبی نہ ہونے پائے، جب ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

کی شان بیان کریں تو اس انداز سے بیان کریں کہ اَہْلِ بیت کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت میں بے ادبی نہ ہو اور جب ہم اَہْلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کا بیان کریں تو وہ بھی اس انداز میں، ایسے ادب کے ساتھ بیان کیا جائے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت میں کوئی بے ادبی نہ ہونے پائے۔

ہم کو اللہ اَور نبی سے پیار ہے | اِنْ شَآءَ اللہ! اپنا بیڑا پار ہے
اُمَّہاتُ المؤمنین و چار یار | سب صَحابہ سے ہمیں تو پیار ہے
غوث و خواجہ داتا اور احمد رضا | سے بھی اور ہر اِک ولی سے پیار ہے[1]

اِنْ شَآءَ اللہ! اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کعبہ شریف کی شانِ اَوَّلِیَّت اور اس کے دلائل

اے عاشقانِ رسول! ابھی ہم نے پارہ4، سورۂ آلِ عمران کی آیت:96اور97 سننے کی سَعَادت حاصِل کی، ان آیاتِ کریمہ میں اللہ پاک نے کعبۃُ اللہ شریف کی 6 صِفَات ذِکْر فرمائیں، ان میں پہلی صِفَّت بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے اِرْشاد فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ (پارہ4، سورۃ آلِ عمران:96)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا۔

اس آیت سے مَعْلُوم ہوا؛ کعبہ شریف دُنیا کی سب سے پہلی عِبَادت گاہ ہے۔

بلکہ صحابی اِبْنِ صحابی، حضرت اِبْنِ عَبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک مقام پر کعبہ شریف کو

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:700۔

سُرَّۃُ الْاَرْض فرمایا ہے۔[1] سُرَّۃُ الْاَرْض کا معنی ہے: زمین کی ناف۔ مطلب یہ کہ زمین کے جس ٹکڑے پر کعبہ شریف مَوْجُود ہے، یہ ٹکڑا سب سے پہلے پیدا کیا گیا اور یہیں سے تمام زمین پھیلائی گئی۔

اَصْل میں جب یہ زمین نہیں تھی، آسمان بھی نہیں تھا، عَرْشِ الٰہی پانی پر تھا، اللہ پاک نے زَوْر دار ہوا بھیجی، جس سے پانی میں بڑی لہریں پیدا ہوئیں، اِن لہروں سے پانی پر جھاگ بنی، پھر اس سے بُخَارات اُٹھے، اِنہی بُخارات کو اللہ پاک نے بلند فرمایا اور اِن سے آسمان بنایا۔ اسی لئے اللہ پاک نے آسمان کو "دُھواں" فرمایا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

وَهِيَ دُخَانٌ (پارہ24، سورۃ حٰمٓ السجدۃ:11) | ترجمہ کنزُالعِرفان: اور آسمان دھواں تھا۔

پھر پانی پر جو جھاگ بنی تھی، اللہ پاک نے اس جھاگ کو پھیلا دیا، اس سے ہماری یہ زمین بنی۔ اس طرح پہلے زمین بنائی گئی، پھر آسمان بنائے گئے، پھر آسمانوں کی تخلیق مکمل ہونے کے بعد زمین کو پھیلا دیا گیا، اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ (پارہ30، سورۃ النازعات:30) | ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اس کے بعد زمین پھیلائی۔

حضرت عبد اللہ بن عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوَایت ہے کہ جس مقام پر یہ جھاگ بنی تھی، یہ مقام کوئی اَوْر نہیں بلکہ زمین کا وہی مُبَارَک ٹکڑا تھا، جہاں آج کعبہ شریف مَوْجُود ہے۔ حضرت مُجَاہِد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زمین کا وہ ٹکڑا جہاں اب کعبہ شریف مَوْجُود ہے، یہ زمین کی تخلیق سے 2 ہزار سال پہلے بنایا گیا تھا اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے: ابھی زمین کی پیدائش نہیں ہوئی تھی، اس سے 2 ہزار سال پہلے کعبہ شریف پانی میں

1 ... مواہب اللدنیۃ، پہلا مقصد، جلد:1 صفحہ:35۔

ایک ٹیلے کی طرح تھا، یہاں 2 فرشتے اللہ پاک کی تسبیح کرتے تھے، پھر جب اللہ پاک نے زمین کی پیدائش کا ارادہ فرمایا تو اسی ٹیلے سے زمین کو پھیلا دیا۔[1]

مَعْلُوم ہوا: زمین پر پہلا گھر ہونا تو بہت بعد کی بات ہے، کعبہ شریف پُوری زمین کی اَصْل ہے کہ زمین کا یہ ٹکڑا سب سے پہلے پیدا کیا گیا اور اسی سے تمام زمین پھیلائی گئی۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے کعبہ شریف کی شانِ اَوَّلِیَّت...!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کعبہ شریف کی عِمارت کب بنائی گئی؟

اے عاشقانِ رسول! یہ تو مَعْلُوم ہو گیا کہ زمین کا سب سے پہلا ٹکڑا جو پیدا کیا گیا، وہ وہی مقام ہے جہاں آج کعبہ شریف مَوْجُود ہے، اب سُوال یہ ہے کہ کعبہ شریف کی عِمارت سب سے پہلے کب بنائی گئی؟ اِس سُوال کے جواب کے لئے آیئے! ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں: چنانچہ منقول ہے کہ ایک بار حضرت اِمام زَیْنُ العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ طواف فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ سے سُوال پوچھا مگر اِمام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، حتیٰ کہ آپ نے طواف کے 7 پھیرے مکمل فرمائے، پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حطیم میں تشریف لائے اور میزابِ رَحمت کے نیچے کھڑے ہو کر 2 رکعت نماز ادا فرمائی، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: وہ سُوال کرنے والا کہاں ہے؟ اُس شخص کو حاضِر کیا گیا، اِمام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: کیا پوچھتے تھے؟ عرض کیا: عالی جاہ...!! کعبہ شریف کا طواف کب سے شُروع ہوا؟ طواف کیوں شروع ہوا؟ کیسے کیا جاتا تھا؟ اِمام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُس شخص سے پوچھا: کہاں کے رہنے والے ہو؟ کہا:

1 ... سبل الھدی، الباب الاول، جلد:1، صفحہ:140 تا 141۔

مُلکِ شام سے ہوں۔ فرمایا: مُلکِ شام میں کس جگہ سے؟ عرض کیا: بیت المقدس کے قریب۔ اِمام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پھر پوچھا: کیا تم نے تورات و انجیل پڑھی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! پڑھی ہے۔ اب امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کے سُوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے شامی! میرا جواب یاد کرلو! تم مجھ سے رِوایَت نہیں کرو گے مگر صِرْف حق بات۔ کعبہ شریف کا طواف یُوں شُروع ہوا کہ جب اللہ پاک نے فرشتوں کو بتایا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ (یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام) کو بنانے والا ہوں، اس فرشتوں نے یُوں ظاہِر کیا کہ ہم خلافت کے زیادہ حق دار ہیں، اس پر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝۳۰ (پارہ1، سورۃ البقرۃ:30)

ترجمہ کنزُ العِرفان: فرمایا: بے شک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

اللہ پاک کا یہ اِرْشاد سُن کر فرشتوں کو لگا کہ شاید ہماری اِس بات سے اللہ پاک ہم سے ناراض ہے، چنانچہ اب فرشتوں نے عرشِ الٰہی کی پناہ لی، اپنے چہرے اُوپر اُٹھائے، عاجزی کی، روئے اور 7 سال تک عرشِ الٰہی کا طواف کرتے رہے، آخر اللہ پاک نے ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائی اور عرش کے نیچے اِن کے لئے 4 ستونوں والا، زَبَرجَد کا ایک گھر بنایا اور فرشتوں سے فرمایا: اس گھر کا طواف کرو۔ چنانچہ فرشتے اس گھر کا طواف کرنے لگے، اسی کو بَیْتُ الْمَعْمُوْر کہا جاتا ہے۔ پھر اللہ پاک نے کچھ فرشتوں کو زمین پر بھیجا اور حکم دیا کہ زمین پر بھی بَیْتُ الْمَعْمُوْر جیسا اور اسی سائز کا ایک گھر بناؤ۔ پھر جب یہ گھر تعمیر ہو گیا تو اللہ پاک نے زمین کی مخلوق کو حکم فرمایا: جیسے آسمان والے بَیْتُ الْمَعْمُوْر کا طواف کرتے ہیں، تم اس گھر کا طواف کرو...!![1]

1 ...اخبارِ مکہ للازرقی، ذکر بناء الملائکۃ الکعبۃ، صفحہ: 27 تا 29۔

ایک رِوَایت کے مُطابِق حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش سے 2 ہزار سال پہلے، بَیْتُ الْمَعْمُوْر کی بالکل سیدھ میں فرشتوں نے کعبہ شریف کی عِمارت بنائی، یہ پیمائش میں بَیْتُ الْمَعْمُوْر کے برابر تھا، اس وَقْت کعبہ شریف کا طواف تو صِرْف زمینی فرشتے کرتے تھے مگر اس کا حج زمین و آسمان کے سارے فرشتے کیا کرتے تھے۔[1] مشہور مفسر قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس وَقْت کعبہ شریف زمین کے پتھر وغیرہ سے نہ بنا تھا بلکہ اس عمارت کا سامان آسمانی سُرخ یاقوت تھے، پھر آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس تعمیر میں کچھ اضافہ کیا اور آپ بھی اسی کا طواف کرتے اور اسی کی طرف نماز پڑھتے رہے، پھر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے شہزادے حضرت شیث عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی کچھ مرمت کی، حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانۂ مُبارَک تک کعبہ شریف یُوں ہی رہا، پھر جب طوفانِ نُوح آیا، اس وَقْت آسمانی عمارت آسمان پر اُٹھالی گئی، اس کا صِرْف ایک یاقُوت باقی رکھا گیا، جسے حجرِ اَسْوَد کہتے ہیں اور زمینی عِمارت گِر کر سفید ٹیلے کی شکل میں رِہ گئی، پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کے حکم سے دوبارہ سے کعبہ شریف کو تعمیر کیا۔[2]

اِن روایات سے مَعْلُوم ہوا کہ زمین کی پیدائش سے 2 ہزار سال پہلے زمین کا وہ ٹکڑا پیدا کیا جاچُکا تھا، جہاں آج کعبہ شریف ہے اور انسان کی پیدائش سے بھی 2 ہزار سال پہلے کعبہ شریف کی تعمیر ہوچکی تھی اور فرشتے اس کا حج بھی کیا کرتے تھے۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے کعبہ شریف کی شانِ اَوَّلِیّت...!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... تفسیر خازن، پارہ:4، آلِ عمران، تحت الآیۃ:96، جلد:1، صفحہ:271۔

2 ... تفسیر نعیمی، پارہ:4، آل عمران، تحت الآیۃ96، جلد:4، صفحہ:32، خلاصۃً۔

طوفانِ نُوح کے بعد کعبہ شریف کی تعمیر کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانۂ مقدس میں جب سخت طُوفان آیا، جس میں دُنیا غرق ہوئی اور ایک قول کے مُطابق 80 افراد جو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ کشتی میں سُوار تھے، صِرف وہی باقِی رہے، اس وَقْت کعبہ شریف کو آسمان پر اُٹھالیا گیا تھا، اب آیئے! تاریخی حوالے سے یہ دیکھتے ہیں کہ طوفانِ نُوح کے بعد پہلے کعبہ شریف کی تعمیر ہوئی یا مَسْجِدِ اَقْصٰی کی۔

یُوں تو مَسْجِدِ اَقْصٰی کی تعمیر کے مُتَعَلِّق بھی مختلف روایات ہیں، مثلاً ایک رِوَایت کے مُطابق فرشتوں نے جب کعبہ شریف تعمیر کیا تو اس کے کچھ عرصہ بعد اللہ پاک کے حکم سے فرشتوں ہی نے مَسْجِدِ اَقْصٰی کی پہلی تعمیر کی، ایک رِوَایت کے مُطابِق سب سے پہلے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے مَسْجِدِ اَقْصٰی تعمیر فرمائی تھی۔ البتہ طوفانِ نُوح کے بعد **کعبہ شریف** پہلے تعمیر ہوا یا مَسْجِدِ اَقْصٰی پہلے تعمیر ہوئی، اس حوالے سے ایک رِوَایت یہ ہے کہ طوفانِ نُوح کے بعد سب سے پہلے مَسْجِدِ اَقْصٰی کی بنیاد حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے رکھی، ایک روز حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے ماموں کے ہاں تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک مقام پر رات ہو گئی، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام ایک پتھر کے ساتھ ٹیک لگا کر آرام فرما ہوئے، اس وَقْت خواب ہی میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی نازِل ہوئی اور اسی خواب میں اللہ پاک نے آپ کو بیت المقدس (یعنی مَسْجِدِ اَقْصٰی) تعمیر کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اس رِوَایت سے مَعْلُوم ہوا کہ طوفانِ نُوح کے بعد مَسْجِدِ اَقْصٰی کی

1 ... تاریخ طبری، ذکر اسحاق بن ابراہیم، جلد:1، صفحہ:191۔

پہلی تعمیر حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمائی جبکہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام ابھی دُنیا میں تشریف بھی نہیں لائے تھے کہ آپ کے دادا جان حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام مکہ مکرمہ اور کعبہ شریف کی آبادکاری کا انتظام شروع فرما چکے تھے۔

بڑا مشہور واقعہ ہے، بخاری شریف میں بھی ہے، اس کا خلاصہ کچھ یُوں ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاں اَوْلاد نہیں تھی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی: یااللہ پاک! مجھے نیک بیٹا عطا فرما۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی زبانِ مُبارَک سے نکلی ہوئی دُعا قبول ہوئی، کچھ ہی عرصے کے بعد اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک چاند سا خوب صُورت، ہونہار، نیکوکار، بااخلاق و باکردار بیٹا عطا فرمایا، جن کا نام "اسماعیل" رکھا گیا۔

شہزادے کی وِلادت کو ابھی کچھ ہی دِن گزرے تھے، کہ اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: اے ابراہیم! اپنے بیٹے اسماعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ کو مکہ مکرمہ میں چھوڑ آیئے۔

اللہ اکبر! جان سے عزیز اکلوتا بیٹا اور وہ بھی وہ کہ جو برسوں بعد عطا ہوا ہے، ابھی وہ دودھ پینے ہی کی عمر میں ہے کہ اُس سے جُدائی کا حکم ہوا، ایک باپ کا دِل بھلا اِس جُدائی کو کیسے قبول کر سکتا ہے؟ مگر قربان جایئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے جذبۂ اطاعت پر! بَس حکم ملنے کی دَیر تھی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے مالِک کے حُضُور سَر تسلیم خَم کیا۔ چنانچہ اس حکم پر عمل کے لئے مُلکِ شام سے صِرف 3 افراد پر مشتمل ایک قافلہ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا؛ اس نورانی قافلے میں ایک حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں، ایک آپ کے ننھے شہزادے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اور ایک اِن کی والدہ حضرت ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا

ہیں اور جگہ کی نشاندہی کے لئے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بھی ساتھ ہیں۔

دِن رات سَفَر کرتے کرتے یہ نورانی قافلہ آخر ایک دِن پہاڑوں کے وسیع دامن میں پہنچا، یہاں دُور دُور تک کوئی آبادی نہیں تھی، نہ کوئی چشمہ، نہ پانی، نہ زِندگی گزارنے کے دیگر اسباب، کعبہ شریف کی زمین اُس وَقْت ٹیلے کی مثل اُونچی زمین تھی، یہاں پہنچ کر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بَس یہی وہ مقام ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سُواری سے اُترے، اپنے ننھے شہزادے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام اور اُن کی والدہ کو اس ٹیلے کے قریب اُتارا، کچھ کھجوریں اور تھوڑا پانی ساتھ دیا اور واپس چل دیئے۔ حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے عرض کیا: اے اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! ہمیں یہاں بے آباد جگہ کس کے سہارے چھوڑ کر جاتے ہیں؟ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام خاموش رہے، کوئی جواب نہ دیا، حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے چند بار یہی پوچھا مگر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام خاموش رہے، آخِر عرض کیا: کیا اللہ پاک نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہاں! اللہ پاک کا حکم ہے، بَس یہ سُننا تھا کہ اللہ پاک کی نیک بندی حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بے مِثال تَوَکُّل اور پختہ ایمان کا ثبوت دیتے ہوئے عرض کیا: تب تو خیر سے جایئے! اللہ پاک ہمیں یہاں ضائع نہیں فرمائے گا۔

پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام واپسی کے لئے چل پڑے، تھوڑی دُور جا کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور بَیْتُ اللہ شریف کی طرف منہ کرکے دُعا کی:

رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِۙ رَبَّنَا	ترجمۂ کنزُالعرفان: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے

لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ(۳۷)

(پارہ13، سورۃ ابراہیم:37)

پاس ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم رکھیں تو تُو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ تیرے شکر گزار ہو جائیں۔

جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام واپس تشریف لے گئے، حضرت ہاجرہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے پاس پانی ختم ہوا تو آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پانی کی تلاش میں صَفَا اور مَرْوَہ نامی 2 پہاڑیوں پر 7 چکر لگائے، آخر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے پاؤں مُبارَک یا حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے پَر مارنے سے چشمۂ زم زَم نمودار ہوا، کچھ عرصے کے بعد قبیلہ جُرہم کے لوگ بھی یہاں آکر آباد ہوگئے، یُوں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی مانگی ہوئی دُعا پُوری ہونا شروع ہوئی۔

پھر جب حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک 7 سال یا 13 سال یا اس سے کچھ زائد ہوئی تو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو بیٹے کی قربانی پیش کرنے کا حکم ہوا، اب بھی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے رَبّ کے حُضُور سرِ تسلیم خم کیا، مکہ مکرمہ تشریف لائے اور بیٹے کی قربانی پیش کرنا چاہی مگر اللہ پاک نے جنّت سے مینڈھا بھیجا، اسے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے فِدْیے میں قربان کیا گیا، اس کے بعد اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو کعبہ شریف تعمیر کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا، چنانچہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مِل کر کعبہ شریف کو دوبارہ سے تعمیر کیا۔[1]

حضرت ابُوذَر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے ایک روز سرکارِ عالی وقار، مدینے

1 ...بخاری، کتاب: احادیث الانبیاء، صفحہ: 858 تا 860، حدیث: 3364 خلاصۃً۔

کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ ارشاد فرمایا: مَسْجِد حرام (یعنی خانہ کعبہ شریف)۔ میں نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کون سی مسجد تعمیر ہوئی؟ اِرْشاد فرمایا: مَسْجِدِ اَقْصٰی۔ میں نے عرض کیا: ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنی مُدَّت ہے؟ ارشاد فرمایا: 40 سال۔[1]

یعنی خانہ کعبہ شریف مَسْجِدِ اَقْصٰی سے 40 سال پہلے تعمیر کیا گیا، عُلَما فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک کی مُراد یہ ہے کہ جب حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے مَسْجِدِ اَقْصٰی کی بنیاد رکھی، اس سے 40 سال پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبہ شریف کو تعمیر فرمایا۔[2]

مَعْلُوم ہوا طوفانِ نُوح کے بعد پہلے جو مَسْجِد تعمیر ہوئی، وہ بھی کعبہ شریف ہی ہے، سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے کعبہ شریف کی شانِ اَوَّلِیَّت...!! اب اِن تمام روایات کو سامنے رکھ کر سنیئے! اللہ پاک کعبہ شریف کی شان میں اِرْشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ (پارہ4، سورۃ آلِ عمران:96)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے ابتداء میں سُنا کہ غیر مسلموں نے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ بیت المقدس چونکہ مُلکِ شام میں ہے اور مُلکِ شام بابرکت سرزمین ہے، لہٰذا بیت المقدس کعبہ شریف کی نسبت زیادہ اَفْضَل ہے، چنانچہ اللہ پاک نے اِرْشاد فرمایا: سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عِبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔

1 ...مسلم، کتاب: المساجد و مواضع الصلاۃ، صفحہ:194، حدیث:520۔

2 ...انس الجلیل، جلد:1، صفحہ:71۔

مَعْلُوم ہو ابیت المقدس بہت فضیلت والا ہے، یہ مُلکِ شام میں ہے اور مُلکِ شام بہت بابرکت مقام ہے مگر کعبہ شریف مکہ مکرمہ میں ہے اور مکہ مکرمہ اُن 2 شہروں میں سے ایک ہے جو دُنیا کے تمام شہروں میں سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں، وہ 2 شہر کون سے ہیں؟ ایک مَدِیْنَہ مُنَوَّرَہ اور دوسرا مَکَّہ مُکَرَّمَہ۔

مَکَّہ مُکَرَّمَہ کے فضائل

❁ مکہ مکرمہ وہ شہر ہے جسے اُمُّ القریٰ (یعنی تمام شہروں کی اَفضل) کہا جاتا ہے ❁ مکہ مکرمہ وہ شہر ہے کہ ابھی زمین بنائی بھی نہیں گئی تھی، اس سے 2 ہزار سال پہلے فرشتے مکہ مکرمہ کی سرزمین پر تسبیح کرتے تھے ❁ انسانوں کی پیدائش سے 2 ہزار سال پہلے سے فرشتے مکہ مکرمہ میں حج کیا کرتے تھے ❁ مکہ مکرمہ بابرکت ہے ❁ مکہ مکرمہ امن والا ہے، ❁ مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے جسے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے آباد کیا ❁ مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی طرف دِل کھینچ جانے کی دُعا فرمائی، ❁ مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے کہ جہاں کے رہنے والوں کے لئے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے رِزْق کی دُعا فرمائی اور اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ دونوں دُعائیں پُوری فرمائیں ❁ مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے کہ جہاں جانے کے لئے دُنیا بھر کے مسلمان تڑپتے ہیں، دِل اس جانِب مائل ہوتے ہیں ❁ مکہ مکرمہ اللہ پاک کے سب سے محبوب نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقامِ پیدائش ہے ❁ مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے جہاں آخری آسمانی کتاب یعنی قرآنِ کریم کے نُزُول کی ابتداء ہوئی ❁ مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے جہاں سے آخری آسمانی دِین یعنی دِینِ اسلام کا آغاز ہوا ❁ مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے کہ اللہ پاک

نے اپنے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مِعْراج کے لئے یہیں سے اپنی بارگاہ میں بُلایا اور آسمانوں کی سیر کرائی ❁ **مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے** کہ اللہ پاک کے حبیب، دِلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی حیاتِ ظاہری کے 53 برس یہاں گزارے، ❁ **مکہ مکرمہ** وہ مُبارَک، مقدس شہر ہے کہ اللہ پاک اس شہر پاک کی قسمیں اِرْشاد فرماتا ہے، مثلاً ایک مقام پر اِرْشاد ہوتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پارہ30، سورۃ البلد:1-2)

ترجمہ کنزُالعرفان: مجھے اس شہر کی قسم جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

کعبہ شریف برکت اور ہدایت والا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف کا دوسرا اَور تیسرا وَصْف بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے اِرْشاد فرمایا:

مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَۚ(۹۶) (پارہ4، سورۃ آلِ عمران:96)

ترجمہ کنزُ العرفان: برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔

علّامہ محمود آلوسی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: آیت کا معنی یہ ہے کہ کعبہ شریف بہت بھلائی والا ہے، یہاں ایک نیکی کا ثواب بڑھ (کر ایک لاکھ کے برابر ہو) جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کعبے کا حج کرے، جو اس کا طواف کرے، جو کعبہ شریف کے پاس اعتکاف کرے، اس کے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

علّامہ آلوسی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: کعبہ شریف کے بابرکت ہونے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ یہاں ہر وَقْت عِبادت ہوتی ہی رہتی ہے۔ پھر اس کی دلیل دیتے

ہوئے فرماتے ہیں: ہماری زمین کُرَوِی (یعنی انڈے کی شکل کی) ہے، اس لئے دُنیا میں جب کسی مُلک میں فجر کا وَقْت ہوتا ہے تو کسی دُوسرے مُلک میں اُس وَقْت ظہر کا وَقْت ہو رہا ہوتا ہے، کہیں عصر کا وَقْت ہوتا ہے تو کہیں مغرِب کا اور کہیں عشاء کا ہوتا ہے، یُوں ہر وَقْت دُنیا میں کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی نماز کا وَقْت ہوتا ہی ہے، لہٰذا کوئی ایسا وَقْت خالی نہیں رہتا جب کعبہ شریف کی طرف رُخ کر کے نماز نہ پڑھی جارہی ہو۔[1]

مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کعبہ شریف انسان، جِنّات بلکہ فرشتوں کا بھی قبلہ ہے، اس لئے اسے عالَمِین (یعنی تمام جہانوں) کی ہدایت فرمایا گیا، نیز یہ انسانوں کو جنّت کی ہدایت دیتا ہے، اس لئے ہُدیً (یعنی ہدایت دینے والا) فرمایا گیا۔[2]

منقول ہے کہ کعبہ شریف روزِ قیامت پہلی رات کی دُلہن کی طرح اُٹھایا جائے گا تو جن لوگوں نے اِس کا حج کیا وہ اس کے پردوں کے ساتھ لٹکے ہوں گے اور اس کے گرد طواف کر رہے ہوں گے یہاں تک کہ کعبہ شریف جنّت میں داخِل ہو گا تو وہ بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جائیں گے۔[3]

تصدق ہو رہے ہیں، لاکھوں بندے گِرد پھِر پھِر کر
طوافِ خانہ کعبہ، عجب دلچسپ منظر ہے[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...روح المعانی، پارہ:4، آلِ عمران، تحت الآیۃ:96، جلد:2، صفحہ:303۔
2 ...تفسیر نعیمی، پارہ:4، آل عمران، تحت الآیۃ:96، جلد:4، صفحہ:31۔
3 ...احیاء العلوم، حج کا بیان، جلد:1، صفحہ:733۔
4 ...ذوقِ نعت، صفحہ:253۔

کعبہ شریف میں واضح نشانیاں ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف کا چوتھا وَصف جو اللہ پاک نے پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت:97 میں بیان فرمایا، وہ ہے:

فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ (پارہ4، سورۃ آلِ عمران:97)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ۔

تفسیرِ نعیمی میں اس آیت کے تحت ہے: اس سے مراد یہ نہیں کہ صِرْف کعبہ شریف میں اللہ پاک کی نشانیاں ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ خود کعبہ شریف میں، اس کے آس پاس مسجدِ حرام شریف میں بلکہ سارے مکہ مکرمہ اور حُدُودِ حرم میں اللہ پاک کی واضح نشانیاں ہیں۔[1]

اے عاشقانِ رسول! کعبہ شریف، مسجدِ حرام اور مکہ مکرمہ میں اللہ پاک کی یہ واضح نشانیاں کیا ہیں؟ اس بارے میں مفسرینِ کرام فرماتے ہیں: ❁ کعبہ شریف کے پاس مقامِ ابراہیم مَوْجُود ہے، ❁ "مقامِ ابراہیم" ایک جنّتی پتھر ہے اور یہ وہ مُبارَک پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبہ شریف کی دِیواریں اُونچی کیں، ❁ مقامِ ابراہیم وہ مُبارَک پتھر ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اس پر کھڑے ہوتے، کعبہ شریف کی دیواریں اُونچی کرتے، جس قدر دیوار اُونچی ہوتی جاتی، یہ پتھر بھی اُونچا ہوتا جاتا اور شام کو جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اُترتے تو یہ پتھر نیچا ہو جاتا تھا، ❁ مقامِ ابراہیم وہ مُبارَک پتھر ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس پر قدم مُبارَک رکھے تو یہ اتنا نرم ہو گیا کہ اس نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے قدموں کے نشانات اپنے سینے پر لے لئے جو ہزاروں سال

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:4، آل عمران، تحت الآیۃ97، جلد:4، صفحہ:37۔

گزرنے کے باوُجود اب تک مَوْجُود ہیں، ❁ اللہ پاک نے اس پتھر کو اتنی عظمت بخشی کہ تمام حاجیوں کے سَر اس کی طرف جھکا دیئے فرمایا[1]:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پارہ1، سورۃ البقرۃ:125)

ترجمہ کنزُالعِرفان: (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

❁ کعبہ شریف ہی وہ مُبارَک مقام ہے کہ اس کے قریب زَم زَم شریف کا کنواں ہے، ❁ زَم زَم وہ مُبارَک پانی ہے کہ یہ اُسی مقصد کے لئے ہے جس مقصد کے لئے اسے پیا جائے،[2] ❁ زَم زَم شریف شِفا کے لئے پیا جائے، اللہ پاک شِفا عطا فرمائے گا، ❁ زَم زَم شریف پیاس بجھانے کے لئے پیا جائے پیاس بجھے گی، بھوک مٹانے کے لئے پیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بھوک مٹے گی، ❁ یہی وہ مبارک پانی ہے جسے اس کی عظمت کی وجہ سے کھڑے ہو کر، قبلہ کی طرف رُخ کر کے پِیا جاتا ہے، ❁ زَم زَم ہی وہ مُبارَک پانی ہے کہ اسے پی کر جو دُعا مانگی جائے پُوری ہوتی ہے۔

یہ زَم زَم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پیئے کوئی | اسی زَمزم میں جنت ہے، اسی زَمزم میں کوثر ہے[3]

❁ کعبہ شریف کے پاس حجرِ اَسْوَد ہے، حجرِ اَسْوَد بھی جنّتی پتھر ہے، اسے چھونا گُناہوں کو مٹاتا ہے، روزِ قیامت اس پتھر کی 2 آنکھیں ہوں گی، جن سے یہ دیکھے گا، زبان ہو گی جس سے یہ بولے گا اور اپنے استلام کرنے والے کے حق میں گواہی دے گا۔[4] ❁ کعبہ

---

1 ...تفسیر نعیمی، پارہ:4، آل عمران، تحت الآیۃ97، جلد:4، صفحہ:37۔
2 ...مُستَدرک، کتابُ:المَناسک، جلد:2، صفحہ:132، حدیث:1782۔
3 ...مُستَدرک، کتابُ:المَناسک، جلد:2، صفحہ:132، حدیث:1782۔
4 ...ترمذی، کتاب:الحج، باب:ماجاء فی الحجر الاسود، صفحہ:254، حدیث:961۔

شریف کے ساتھ ہی مَطاف ہے، یہ وہ مقام ہے جہاں کعبہ شریف کا طواف کیا جاتا ہے، اس جگہ 4 سو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے مزارات ہیں ❁ کعبہ شریف کے ساتھ ہی حطیم پاک میں سنگِ اسماعیل یعنی حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے مزارات ہیں، ❁ اسی کعبہ شریف کے قریب صَفَا اور مَرْوَہ 2 پہاڑیاں ہیں، ❁ اسی کعبہ شریف کے پاس اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت گاہ ہے، ❁ اسی کعبہ شریف کے قریب مِنیٰ، مُزْدَلفہ اور عرفات جیسے مُبارَک مقامات ہیں ❁ یہ کعبہ شریف ہی ہے کہ اس کی عزت کے پیشِ نظر پرندے اس کے اُوپر نہیں اُڑتے، ❁ یہی وہ **کعبہ شریف** ہے کہ جب کوئی پرندہ بیمار ہو تو اس کی فِضَا سے گزر کر شِفَا پاتا ہے، ❁ اسی کعبہ شریف کی حِفَاظت کے لئے ابابیل سے فِیْل (یعنی ہاتھی) مروائے گئے، ❁ اسی کعبہ **شریف** کی طرف لوگوں کے دِل قدرتی طور پر مائل ہیں، ❁ اسی کعبہ **شریف** کی بَرَکت ہے کہ **مکہ مکرمہ** میں پیداوار کوئی نہیں مگر یہاں قحط نہیں پڑتا، لوگ بھوکے نہیں مرتے ❁ اسی کعبہ **شریف** کی بَرَکت ہے کہ ہر سال لاکھوں لاکھ لوگ حج کے لئے یہاں پہنچ جاتے ہیں، اس کے باوُجُود نہ وہاں کھانے کی کمی ہوتی ہے، نہ وہاں پانی کم پڑتا ہے۔ اس کے عِلاوہ قُدْرت کی اَور بہت نشانیاں ہیں جو کعبہ شریف میں، مَسْجِدِ حرام میں اور **مکہ مکرمہ** میں مَوْجُود ہیں۔[1]

کعبہ شریف مقامِ اَمن ہے

اے عاشقانِ رسول! کعبہ شریف کا پانچواں مُبارَک وَصْف جو اللہ پاک نے پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، آیت:97 میں بیان فرمایا، وہ یہ ہے کہ:

مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ	ترجمہ کنزُ العِرفان: جو اس میں داخل ہو گیا

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:4، آل عمران، تحت الآیۃ 97، جلد:4، صفحہ:37۔

امن والا ہو گیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی شان ہے کعبہ شریف کی...!! اللہ پاک نے اسے مقامِ اَمن بنایا اور یہی نہیں بلکہ کعبہ شریف کی بَرَکت سے اللہ پاک نے تمام حُدُودِ حرم کو مقامِ اَمن بنایا ہے۔

اب یہاں پہلے تو حُدُودِ حرم سمجھ لیجئے! چنانچہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: عام بول چال میں لوگ مسجدِ حرام کو حرم شریف کہتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ مسجدِ حرام شریف حَرَمِ محترم میں داخِل ہے مگر حرم شریف مکہ مکرمہ سمیت، اس کے ارد گرد میلوں تک پھیلا ہوا ہے اور ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں، ایک مؤرِّخ (یعنی عِلْمِ تاریخ کے ماہِر) کی جدید پیمائش کے حساب سے حرم کے رقبے کا دائرہ 127 کلو میٹر ہے جبکہ حرم شریف کا کل رقبہ 550 مربع کلو میٹر ہے۔[1]

یہ تمام ایریا جس میں جنگل بھی شامِل ہے، اس کے اندر اندر تَر گھاس اکھیڑنا حرام، یہاں کے درخت کاٹنا حرام، یہاں کے جانوروں کو تکلیف پہنچانا حرام یہاں تک کہ اگر سخت دُھوپ ہو اور ایک ہی درخت ہو، اس کے سائے میں ہرن بیٹھا ہو تو اپنے بیٹھنے کے لئے اُس ہرن کا اُٹھانا جائز نہیں، مکہ مکرمہ کے کبوتروں کو اُڑانا، انہیں ڈرانا، انہیں کسی طرح تکلیف پہنچانا منع ہے،[2] یہیں سے اندازہ لگائیے! جب مکہ مکرمہ کے جانوروں کا اتنا ادب ہے تو وہاں کے مسلمان انسانوں کا کتنا ادب ہو گا...؟ تفسیر صراط الجنان میں ہے: اگر کوئی شخص قتل وجُرم کر کے حُدُودِ حرم میں داخِل ہو جائے تو وہاں نہ اس کو قتل کیا جائے گا اور نہ

1 ...رفیق الحرمین، صفحہ:89۔

2 ...بہارِ شریعت، حصہ:6، جلد:1، صفحہ:1085-1086۔

اس پر حَدْ (یعنی شرعی سزا) قائم کی جائے گی۔ خلیفۂ دُوُم، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اگر میں اپنے والِد خطّاب کے قاتِل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ وہ حُدُودِ حرم سے باہَر آجائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کعبہ شریف کا حج کیا جاتا ہے

کعبہ شریف کا چھٹا وَصْف جو پارہ4، سورۂ آلِ عمران کی آیت:97 میں بیان ہوا، یہ اَصْل میں قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے ایک حکم ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ(۹۷)

(پارہ4، سورۃ آلِ عمران:97)

ترجمہ کنزُالعرفان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ بھی کعبہ شریف ہی کی خُصُوصِیَّت ہے کہ رُوئے زمین پر اور کہیں بھی حج نہیں ہوتا، غیر مسلموں نے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ بیت المقدس انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا قبلہ ہے، اللہ پاک نے اس آیت میں بتادیا کہ بیت المقدس اگر بہت سارے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا قبلہ رہا ہے تو یقیناً یہ بیت المقدس کی فضیلت ہے مگر ❁ کعبہ شریف وہ مُقَدَّس مقام ہے کہ زمین کی پیدائش سے لے کر قیامت تک اگر کسی کا طواف کیا جاتا تھا، کیا جاتا ہے اور کیا جائے گا تو وہ کعبہ شریف ہی ہے، ❁ یہی وہ مقام ہے

1 ... تفسیر صراطُ الجنان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:97، جلد:2، صفحہ:16۔

جہاں کا طواف ہوتا تھا، ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا، ❁ یہی وہ مقام ہے جہاں حج ہوتا تھا، ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا اَور یہ خُصُوصیت دُنیا میں اَور کسی بھی مقام کو حاصِل نہیں ہے ❁ **کعبہ شریف** ہی وہ مُبارَک مقام ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی اِس کا حج کیا کرتے تھے ❁ اَبُو البشر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام بَرِّ صغیر میں رہائش فرماتھے، ایک روایت کے مطابق آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہاں سے پیدل چل کر 70 حج کئے بلکہ حضرت اِبْنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی رِوایت میں ہے: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام بَرِّ صغیر سے پیدل چل کر ایک ہزار مرتبہ **مکہ مکرمہ** تشریف لائے، ان میں 300 مرتبہ آپ نے حج فرمایا اور 700 عمرے ادا فرمائے ❁ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی حج ادا فرمایا، ❁ حضرت ہُود عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی حج کیا، ❁ حضرت صالِح عَلَیْہِ السَّلَام، ❁ حضرت شُعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی حج کیا ❁ بلکہ حدیثِ پاک میں تو ہے: وہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جن کی قوموں پر عذاب آئے، جب اُن کی قوم ہلاک ہو جاتی تو وہ **مکہ مکرمہ** تشریف لے آتے اور دُنیا سے رخصت ہونے تک یہیں عِبَادت میں مَصْرُوف رہتے ❁ حضرت مُجَاہِد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے رِوَایت ہے: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سُرخ رنگ کے اُونٹ پر سُوار ہو کر حج کے لئے تشریف لائے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبہ شریف کا طواف کیا، صَفَا و مَرْوَہ کے درمیان سَعی فرمائی، یہاں آپ نے آسمان سے ایک آواز سُنی: لَبَّیْكَ عَبْدِیْ وَ اَنَا مَعَكَ اے میرے بندے لَبَّیْك! میں تمہارے ساتھ ہوں۔ یہ سُنتے ہی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے سجدہ کیا ❁ صحابی اِبْنِ صحابی حضرت عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ بنی اسرائیل کی طرف تشریف لانے والے ایک ہزار انبیائے کرام عَلَیْہِ السَّلَام حج کے لئے **مکہ مکرمہ** تشریف لائے اور یہ سَب "ذُوْ طُویٰ" کے مقام پر اپنی نعلین

شریف (یعنی مبارک جوتے) اُتار کر مکہ مکرمہ میں داخِل ہوا کرتے تھے۔[1]

غرض؛ یہ کعبہ شریف ہی کی خُصُوصیت ہے کہ جتنے بھی انبیائے کرام عَلَیْہِ السَّلَام نے حج کیا، صِرْف اور صِرْف کعبہ شریف ہی کا حج کیا، دُنیا میں اَوْر کوئی ایسا مقام نہیں جہاں حج ہُوا ہو یا آیندہ کبھی ہو سکتا ہو۔

حج کا شرف ہو پھر عطا یارَبِّ مصطفٰے
میٹھا مدینہ پھر دکھا یارَبِّ مصطفٰے
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف
فرما یہ پورا مُدّعا یا ربِّ مصطفٰے
رُخ سوئے کعبہ ہاتھ میں زَم زَم کا جام ہو
پی کر میں پھر کروں دُعا یارَبِّ مصطفٰے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کے فضائل

اے عاشقانِ رسول! ہر وہ مسلمان جو استطاعت رکھتا ہے یعنی جس کے پاس مکہ مکرمہ پہنچنے اور واپس آنے کے اخراجات ہیں، اپنے پیچھے اَہْلِ خانہ کے لئے بھی مناسب انتظامات کر سکتا ہے اور راستہ بھی پُر اَمن ہے اور دیگر شرائط بھی پُوری ہیں تو اس پر حج فرض ہے، اس پر لازِم ہے کہ وہ حج کے لئے جائے اور اگر کسی پر حج فرض نہیں ہے یا فرض حج ادا کر چکا ہے، پھر بھی اسے چاہئے کہ نفل حج کرے کہ "حج کرنا سُنّتِ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام" ہے۔

سلطانِ مکہ، سردارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حج کرنے والا اپنے گھر والوں میں سے 400 (مسلمانوں) کی شفاعت کرے گا اور گُناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا اپنی

1 ... سُبل الہدیٰ، جلد:1، صفحہ:209-211 خُلاصۃً۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:129۔

پیدائش کے دِن تھا۔[1] ایک حدیثِ پاک میں ہے: حج کیا کرو! کیونکہ حج گُناہوں کو ایسے دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔[2] حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اس سے سلام و مصافحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخِل ہونے سے پہلے تمہارے لئے مغفرت کی دُعا کرے کیونکہ اس کی مغفرت ہو چکی ہے۔[3]

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مقدر یاوری پر ہے

نہ ہم آنے کے لائق تھے، نہ قابل منہ دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرہ نواز و بندہ پرور ہے

خبر کیا ہے بھکاری کیا کیا نعمتیں پائیں
یہ اُونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! ذیقعدہ شریف کا مُبارَک مہینا جاری و ساری ہے، یہ وہ مُبارَک مہینا ہے کہ اس ماہِ ذیشان میں حج کے قافلے رواں دواں ہوتے ہیں، اَہْلِ عشق جن کا نصیب چمک جائے وہ حج پر روانگی کے لئے تیاریوں میں مَصْرُوف ہوتے ہیں اور جن بے چاروں کا کوئی سبب نہیں بَن پاتا وہ یادِ مکہ و یادِ مدینہ میں روتے، آنسو بہاتے اور بارگاہِ الٰہی میں رَو رَو کر عرضیاں پیش کرتے ہیں کہ

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے
بُلاوا اَب آئے گا کب یاالٰہی!

میں مکے میں آؤں، مدینے میں آؤں
بنا کوئی ایسا سبب یاالٰہی!

1 ... کَنْزُ الْعُمال، کتاب: حج وعمرہ، جزء:5، جلد:3، صفحہ:7، حدیث:11837۔
2 ... معجم اَوسط، جلد:3، صفحہ:416، حدیث:4997۔
3 ... مشکوٰۃُ المصابیح، کتاب: المناسِک، فصل: ثالث، جزء:1، جلد:1، صفحہ:472، حدیث:2539۔

تقریباً ہر سال ہی لاکھوں لاکھ مسلمان حج کی سَعادت پاتے ہیں مگر آہ! جب سے کرونا وائرس آیا ہے، اس کے سبب جہاں زِندگی کے دیگر مُعاملات متاثّر ہوئے ہیں، وہیں حج جیسی عظیم عِبادت پر بھی اس کا کافی اَثَر ہوا ہے، پچھلے سال بھی حج تو اگرچہ ہوا تھا مگر پہلے کی طرح لاکھوں لاکھ مسلمان مکہ مکرمہ پہنچ نہیں پائے تھے، اس بار بھی آخری اطلاعات کے مُطابِق مَحْدُود لوگوں کو مکہ مکرمہ حاضِری کی اجازت ہو سکے گی۔ اللہ پاک جلد از جلد کرونا وائرس کی آفت سے جان چھڑائے، اللہ پاک اس کرونا وائرس کو دُنیا سے ختم فرمائے۔ کاش! پھر سے حاجی جُوق دَر جُوق مکہ مکرمہ روانہ ہونے لگیں اور پھر پہلے جیسے پُر کیف اور ذوق آور مناظِر ہوں، بہر حال اگر ہم حج پر نہ بھی جا سکیں تب بھی اپنے دِل میں حج کی خواہش ضرور رکھنی چاہئے، اگرچہ حج پر روانگی کے اسباب نہ بَن پائیں مگر آنکھوں میں آنسو تو ہوں، دِل میں تڑپ تو ہو، رات کو، ہو سکے تو تہجد کے وقت، تنہائی میں اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعائیں تو کی جائیں کہ

یارب پھر اَوْج پر یہ ہمارا نصیب ہو | سُوئے مدینہ پھر ہمیں جانا نصیب ہو
مکہ بھی ہو نصیب، مدینہ نصیب ہو | دشتِ عرب نصیب ہو، صحرا نصیب ہو
حج کا سَفَر پھر اے مرے مولیٰ نصیب ہو | عرفات کا، مِنٰی کا نظارہ نصیب ہو
کعبے کے جلووں سے دِلِ مضطر ہو کاش! شاد | لطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو
کس طرح شوق سے وہاں کرتے تھے ہم طواف | پھر گِردِ کعبہ جھوم کے پھرنا نصیب ہو

اللہ پاک ہم سب کو عشقِ مکہ اور عشقِ مدینہ نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: فجر کے لئے جگائیں

پیارے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کا عشق پانے، نیک نمازی بننے اور نیکیوں والی زِندگی گزارنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زِندگی میں نیکیوں کی بہار آئے گی، اللہ پاک کی رضاوالے کام کرنے کے مواقع نصیب ہوں گے۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: فجر کے لئے جگائیں۔

حج کی سَعادت نصیب ہو گئی

پنجاب کے علاقے اِلٰہ آباد (ضلع قصور) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: الحمد للہ! میں دَعْوَتِ اِسْلَامی کے دینی مَاحَول سے وَابَسْتہ تو تھا لیکن دینی کاموں کے سلسلے میں سُستی کا شِکار تھا، ایک روز ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے مجھے سمجھاتے ہوئے دینی کام کرنے اور بطورِ خاص فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے والے دینی کام کی خوب پابندی کرنے کی ترغیب دلائی، الحمد للہ! میرا ذِہن بن گیا اور میں نے اگلے ہی دن اس پر عَمَل شروع کر دیا۔ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا تو کیا شروع کیا، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا، قسمت کا سِتارا یوں چمکا کہ اسی سال مجھے حاضریِ مدینہ کی سَعادت نصیب ہو گئی، اس پر مزید کرم یہ بھی ہوا کہ میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سَعادَت نصیب ہو گئی۔

عطائے حبیبِ خُدا مدنی ماحول
ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ!
تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”حج وعمرہ“موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی عِلمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جا چکی ہیں، اِن میں سے ایک ایپلی کیشن ہے: ***hajj &umrah*** (حج وعمرہ)۔

اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ حج وعمرہ کا مختصر طریقہ اور حج وعمرہ کے ضروری مسائل وغیرہ جان سکتے ہیں، اس کے عِلاوہ اس موبائل ایپلی کیشن میں حج وعمرہ کی دُعائیں، حرمین شریفین کے اَہَم زیارت کے مقامات کی معلومات وغیرہ بھی شامل ہیں، اس موبائل ایپلی کیشن کا ایک بہت اَہَم فیچر یہ ہے کہ اس میں تھری ڈِی ویڈیوز (***3D Videos***) کے ذریعے حج وعمرہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ جن کے پاس اسمارٹ فون (***Smart Phone***) کی سہولت ہے، وہ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

1 ...مشکوٰۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صُلح کروانا سُنَّتِ مصطفٰے ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص لوگوں کے درمیان صُلح کروائے گا اللہ پاک اس کا معاملہ دُرُست فرمادے گا، اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا، اور جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مَغْفِرَت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! مسلمان بھائیوں کی آپس میں **صلح کروانا** سُنتِ مصطفٰے ہے، اگر کبھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان کوئی غلط فہمی ہو جاتی یا کبھی 2 صحابہ کے درمیان شکر رنجی ہوتی تو ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حکمتِ عملی کے ساتھ اِن دونوں میں صلح کروا دیا کرتے تھے، چنانچہ ایک بار غیر مسلموں کی سازش سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے 2 بڑے قبیلوں اَوْس اور خزرج کے درمیان تناؤ پیدا ہو گیا، جب سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور اِن کی آپس میں صلح کروائی، اسی طرح پیارے آقا، سردارِ انبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صلح کروانے کے کئی واقعات ہیں، جن کا تفصیلی ذِکْر سیرت کی کتابوں مثلاً ❁ سیرتِ مصطفٰے اور ❁ سیرتِ رسولِ عربی وغیرہ سے پڑھا جا سکتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! صلح کروانے کے تعلق سے یہ یاد رہے کہ مسلمانوں کے درمیان

1 ... اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب، کتاب: الادب، باب: فی اصلاح بین الناس، صفحہ: 893، حدیث: 9۔

وہی صلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو، مَدَنی مصطفےٰ، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا جائز ہے مگر وہ صلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔[1]

صلح کروانے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **صلح کروانے کے فضائل** پڑھ لیجئے۔

مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادل چھٹیں قافلے میں چلو
خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
رب کے در جُھکیں، اِلتجائیں کریں
بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو[2]

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ابوداؤد، کتاب: الاقضیۃ، باب: فی صلح، صفحہ:570، حدیث:3594۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:616 ملتقطًا۔

اسمائے مدینہ منورہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...ہم ذِکرِ مدینہ کیوں کرتے ہیں...؟
- ...قرآنِ کریم میں کتنی بار ذِکرِ مدینہ آیا...؟
- ...مدینۂ پاک کو "طابَہ، طَیْبَہ، طَیِّبَہ" کیوں کہتے ہیں؟
- ...خاکِ مدینہ سے شِفا ملنے کی حکایات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد مسلمان کی پناہ گاہ ہے۔ مسجد میں کثرت سے آنے کی عادت بنائیے، اِنْ شَآءَ اللہ! شیطان سے بھی حفاظت ہو گی، گُناہوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ ایک اور کام بھی کر لینا چاہیے وہ یہ کہ جب بھی مسجد میں آئیں، یاد کر کے اعتکاف کی نیت بھی کر لی جائے اس کے دو فائدے ہوں گے: اَوّل یہ کہ جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، دوسرا یہ کہ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو ضمناً یہ چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ایک رَوْز سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے رات عجیب منظر دیکھا: میرا اَیک اُمَّتی پُل صراط سے گزر رہا تھا، وہ کبھی چلتا، کبھی گرتا اور کبھی لٹک جاتا، پھر اچانک اُس کا مجھ پر پڑھا ہوا درودِ پاک آیا اور اُس نے میرے اُمَّتی کا ہاتھ پکڑ کر سیدھا کھڑا کر دیا، یہاں تک کہ اُس نے پُل صراط پار کر لیا۔[1]

مُشکِل جو سَر پر آ پڑی، تیرے ہی نام سے ٹلی | مُشکِل کُشا ہے تیرا نام، تجھ پر دُرُود اور سَلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجم کبیر، جلد:25، صفحہ:282، حدیث:39۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے اَفْضَل عَمَل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ❁ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ مُنَوَّرہ محبوب ترین شہر ہے

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَکَّہ مُکَرَّمَہ میں 53 سال قیام فرمارہے، 40 سال کی عمر مبارک میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وحی نازِل ہوئی، اس کے بعد 3 سال تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پوشیدہ طور پر اسلام کی دعوت دیتے رہے، پھر نبوت کے تیسرے سال اللہ پاک کا حکم ہوا کہ اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اب اعلانیہ دعوتِ اسلام دیجئے۔ چنانچہ پیارے آقا، سیدِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صَفَا پہاڑی پر تشریف لائے اور اعلانیہ طور پر اَہْلِ مکہ کو اسلام کی دعوت ارشاد فرمائی۔

بَس سردارِ انبیا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ اعلان فرمانا تھا کہ عالَمِ کفر پر لرزا طاری ہو گیا، کفارِ مکہ غصے میں بپھر گئے، مسلمانوں پر ظُلْم و ستم کی آندھیاں چلنے لگیں، ظالِم کافِروں نے غلامانِ مصطفےٰ پر ایسے ایسے ظلم ڈھانا شروع کئے کہ اگر اِن کی جگہ پہاڑ بھی ہوتے تو ریزہ ریزہ ہو جاتے مگر ان غلامانِ مصطفےٰ کی استقامت پر ہزار جانیں قربان کہ

---

1 ... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

انہوں نے ہر طرح ظلم برداشت کئے مگر ان میں سے کوئی بھی اسلام سے پیچھے نہ ہٹا۔

مسلسل پھولنے، پھلنے لگا اسلام کا پودا
مخالف تھے قریش اب بڑھ چلا کچھ اور بھی سودا

نبی کو اور مسلمانوں کو تکلیفیں لگیں ملنے
وہ تکلیفیں کہ جن سے عرشِ اعظم لگا ہلنے

لٹاتے تھے کسی کو تپتی تپتی ریت کے اُوپر
تو رکھتے تھے کسی کے سینۂ بے کینہ پر پتھر

بِلال و یاسر و عَمَّار وخُبَاب اور سُمَیَّہ
صُھَیْب اور بُوْفُکَیْھَہ اور لُبَیْنَہ اور نَھْدِیَّہ

زُنَیْرَہ اور عَامِر تھے غلام اور لونڈیاں اُن کی
مسلماں ہو گئے بس آ گئی آفت میں جاں اُن کی

محمد کی محبت میں ہزاروں ظلم سہتے تھے
خُدا پر تھی نظر ان کی زباں سے کچھ نہ کہتے تھے[1]

پیارے اسلامی بھائیو! تقریباً 10 سال تک مسلمان یُوں ہی کفارِ مکہ کے ظلم و ستم سہتے رہے، آخر اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی، سچے نبی، اچھے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہجرت کا حکم دیا۔ چنانچہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہجرت کر کے مدینۂ منورہ کی طرف روانہ ہونے لگے، پھر ایک رات خود سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنے یارِ غار یعنی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو ساتھ لے کر ہجرت کے لئے مدینۂ منورہ کی جانِب روانہ ہوئے، روایت ہے کہ ہجرت کی رات سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ مکرمہ میں مقامِ حَزْوَرَہ پر تشریف لائے اور کعبہ شریف کی طرف رُخِ پُرنور کر کے، مکہ مکرمہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے مکہ! اللہ پاک کی قسم! بے شک تو اللہ پاک کی تمام زمین میں میرے نزدیک سب سے پسندیدہ ہے، اللہ پاک کی قسم! اگر مجھے ہجرت پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں تجھ سے ہجرت نہ کرتا۔[2]

امام حاکم نیشاپوری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے روایت کیا کہ جب مدنی آقا، مکی داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 ...شاہنامۂ اسلام، صفحہ:114-115 ملتقطاً۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب:المناسک، باب:فضل المکۃ، صفحہ:506، حدیث:3108۔

وَسَلَّم نے ہجرت کا اِرادہ فرمایا تو بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اِنْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْ اَحَبِّ الْبِلَادِ اِلَیَّ فَاَسْکِنِّیْ فِیْ اَحَبِّ الْبِلَادِ اِلَیْکَ یعنی الٰہی! تُو نے مجھے میرے مَحْبُوب ترین شہر سے ہجرت کا حکم دِیا ہے، اب میرا اِقامَت ایسی جگہ فرما جو تیرے ہاں محبوب ترین ہو۔[1]

اے عاشقانِ مدینہ! شیخ عبد الحق مُحدِّث دہلوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ حدیثِ پاک جَذْبُ الْقُلُوب میں نقل فرمائی اور فرمایا: اِذَا الْحَبِیْبُ لَا یَخْتَارُ لِحَبِیْبِہٖ اِلَّا مَا ھُوَ اَحَبُّ وَ اَکْرَمُ عِنْدَہٗ یعنی ایک محبت کرنے والا اپنے محبوب کے لئے وہی پسند کرتا ہے جو اس کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور عزّت والا ہو۔[2]

جبکہ محبوبِ خُدا، سیدِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجرت فرمائی اور دُعا بھی کی کہ الٰہی! اب اُس مقام پر میرا قیام ہو جو مقام تیرے ہاں محبوب تَرِیْن ہے، اس دُعا کے بعد اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے **مدینۂ پاک** کا انتخاب فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ **مدینۂ پاک** اللہ پاک کے ہاں مَحْبُوب ترین مقام ہے۔

پھر جب ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرت فرما کر **مدینۂ پاک** تشریف لے آئے تو بُخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے کہ پیارے نبی، سچے نبی، اچھے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ یا اللہ پاک! ہمیں مدینۂ پاک کی ایسی محبت عطا فرما جیسی محبت ہمیں مکہ پاک سے ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔[3]

---

1 ...مستدرک، کتاب: ہجرۃ، جلد:3، صفحہ:535، حدیث:4320 بتغیر قلیل۔

2 ...جذبُ القلوب، صفحہ:20۔

3 ...بُخاری، کتاب: فضائل المدینہ، صفحہ:500، حدیث:1889۔

مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان کا خُلاصہ ہے: میرے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ ساری دُعائیں قبول ہوئیں، ہر مسلمان کو مکے کے مقابلے میں مدینہ منورہ زیادہ پیارا ہے، مدینے کی آب و ہوا صحت بخش ہے، وہاں کی خاک "خاکِ شِفَا" کہلاتی ہے، وہاں کی روزی میں برکت ہے اور امام مالِک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک سے دلیل پکڑی اور کہا کہ مدینۂ منورہ مکہ پاک سے اَفْضَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! مدینۂ منورہ کی شان و عظمت کا اندازہ لگائیے کہ یہ مُبارَک، مُقَدَّس، خوشبوؤں والا، مہکا مہکا، حَسِین و خوبصورت، نورانی شہر اللہ پاک کا بھی محبوب ترین شہر ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے آقا، محبوبِ خُدا، محبوبِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھی محبوب اور پسندیدہ ترین شہر ہے۔ مولانا حَسَن رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے | اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو[2]

یعنی یارسول اللہ! یاحبیب اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جس کے دِل میں آپ کی محبت ہو، وہ اللہ پاک کا محبوب ہو جاتا ہے تو جس سے آپ محبت فرمائیں، اس کی شان و عظمت کو کون بیان کر سکتا ہے...!!

شاہ تم نے مدینہ اپنایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
اپنا روضہ اسی میں بنوایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:214۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:206۔
3 ...وسائلِ بخشش، ص388۔

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! ہم مدینۂ مُنوّرہ سے پیار کرنے والے ہیں، مدینۂ پاک کی گلیوں سے، مدینۂ پاک کی ہواؤں سے، مدینۂ پاک کے پھولوں سے، مدینۂ پاک کے مُبارَک کانٹوں سے، مدینۂ پاک کی مبارَک خاک سے، مدینۂ پاک کے پاکیزہ غُبار سے الحمد للہ! الحمد للہ! ہمیں محبت ہے، لہٰذا آج ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مدینۂ پاک کے مبارک، میٹھے میٹھے، پیارے پیارے، سوہنے سوہنے نام سننے کی سَعادت حاصِل کریں گے یعنی آج ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ذِکرِ مدینہ کرنے اور سننے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔

چلو مِل کے کرتے ہیں ذِکرِ مدینہ | پہنچ جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ! مدینہ

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! ذِکرِ مدینہ کرنا کوئی عام بات نہیں، ❁ "**ذِکرِ مدینہ**" تو قرآنِ کریم میں بھی ہے ❁ الحمد للہ! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھی **ذِکرِ مدینہ** کرنا ثابت ہے، ایسی کئی اَحادِیثِ مبارکہ ہیں، جن میں مکی سردار، مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ذِکرِ مدینہ بھی فرمایا اور **مدینہ منورہ** کے فضائل بھی بیان فرمائے ❁ **ذِکرِ مدینہ** کرنا عاشقانِ رسول کا طریقہ ہے، ❁ **ذِکرِ مدینہ** کرنا عُلَمائے کرام کا، مُحدِّثِین کا، مُفَسِّرین کا طریقہ ہے ❁ عُلمائے کرام نے فضائلِ مدینہ پر پُوری پُوری کتابیں لکھی ہیں ❁ **بُخَارِی شریف** جو کہ دُنیا بھر میں قرآنِ کریم کے بعد سب سے معتبر کتاب مانی جاتی ہے، اس میں امام بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے باقاعدہ "کتاب فَضَائِلِ **مدینہ**" پر عنوان تحریر فرمایا، پھر اس عنوان کے تحت 11 اَبْواب (***Chapters***) ذِکر فرمائے، جن میں مدینۂ پاک کے فضائل پر احادِیث ذِکر کی گئی ہیں ❁ اسی طرح امام مُسْلِمْ بِنْ حَجَّاج قُشَیْرِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب "مسلم شریف" میں 13 ابواب (***chapters***) ذِکر کئے اور اُن میں فضائلِ مدینہ کی اَحادِیث بیان فرمائیں ❁ امام اَبُو داوٗد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سُنَنِ اَبُو داوٗد میں 2 اَبْواب

(chapters) میں ذِکرِ مدینہ کیا، اسی طرح سُنَنِ اِبنِ ماجہ، صحیح اِبنِ حَبّان وغیرہ حدیث کی کتابوں میں باقاعدہ اہتمام کے ساتھ ذِکرِ مدینہ موجود ہے۔

اور اتنی کثرت سے، اس قدر اہتمام کے ساتھ ذِکرِ مدینہ کیوں نہ ہو کہ الحمد للہ! ❁ مدینۂ پاک عاشقوں کی جان ہے ❁ مدینۂ پاک عاشقوں کی پہچان ہے ❁ مدینۂ پاک وہ بستی ہے جہاں دِن رات اللہ پاک کی رحمت برستی ہے ❁ مدینۂ پاک دارُالہجرت بھی ہے ❁ مدینۂ پاک دیارِ اُلفت بھی ہے ❁ مدینۂ پاک مرکزِ عشق و محبت بھی ہے ❁ مدینۂ پاک دارُالاَمن بھی ہے ❁ مدینۂ پاک دارُالاِیمان بھی ہے ❁ مدینۂ پاک وہ مبارک شہر ہے کہ جس کی ہوا صحت بخش ہے ❁ مدینۂ پاک کی روزی برکت والی ہے ❁ مدینۂ پاک وہ مبارک شہر ہے کہ اس کی مٹی بھی خاکِ شفا کہلاتی ہے ❁ مدینۂ پاک میں ہی میرے نبی، اچھے نبی، سچے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجد ہے جسے مسجدِ نبوی شریف کہا جاتا ہے ❁ مدینۂ پاک میں ہی رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃ (یعنی جنت کی کیاری) ہے، جی ہاں! پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ پاک سے لے کر منبرِ مُنَوَّر تک درمیان کی جو جگہ ہے، حدیثِ پاک میں اسے رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃ (یعنی جنتی کی کیاریوں میں سے ایک کیاری) فرمایا گیا۔[1] میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا خوب نقشہ کھینچتے ہیں:

اِس طرف رَوضہ کا نور اُس سَمت منبر کی بہار | بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ[2]

یعنی ایک طرف سرکارِ عالی وقار، مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روشن روشن، پیارا پیارا، نور برساتا روضہ مبارک، دوسری طرف پیارے آقا، مدنی داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جگمگاتا منبر مُنَوَّر اور ان

1 ...ترمذی، کتاب: المناقب عن رسول اللہ، صفحہ: 878، حدیث: 3918۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ: 135۔

دونوں کے درمیان جنت کی پیاری پیاری کیاری، واہ! کیا خوبصورت منظر ہے...!

❁ **مدینۂ پاک** میں ہی بابِ جبریل ہے، جو کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شریفین میں واقع ہے ❁ **مدینۂ پاک** میں جَنّت البقیع ہے، جس میں کم و بیش 10 ہزار صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بے شمار عُشَّاقِ مدینہ آرام فرما ہیں ❁ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، سردارِ انبیا، معراج کے دولہا، محبوبِ خُدا، مکی آقا، مدنی آقا، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی مدینۂ پاک ہی میں جلوہ فرما ہیں۔

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ | کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
مَلائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی | شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے | مرا دل بنے یادگارِ مدینہ
مری خاک یارب نہ برباد جائے | پسِ مرگ کردے غبارِ مدینہ
شرف جن سے حاصل ہوا انبیا کو | وہی ہیں حسن اِفتخارِ مدینہ [1]

عاشِقِ ماہِ رسالت، امامِ اَہلِ سُنت، امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نِرالے انداز میں شانِ مدینہ بیان کی ہے، آپ لکھتے ہیں:

چمنِ طیبہ ہے وہ باغ کہ مُرغِ سدرہ | برسوں چہکے ہیں جہاں بلبلِ شیدا ہو کر [2]

یعنی **مدینہ پاک** وہ چمن، وہ باغ ہے کہ جہاں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سالہا سال ایسے حاضِر ہوتے رہے جیسے بلبل عشق میں پھول کے پاس جاتی اور چہچہاتی ہے۔

منقول ہے کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام 23 سال میں 24 ہزار مرتبہ بارگاہِ رسالت

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:212-213۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:70۔

میں حاضِر ہوئے ہیں،[1] ان میں سے 10 سال **مدینہ منورہ** کی حاضِری کے ہیں۔

یعنی اگر اَوْسط نکالیں تو روزانہ کم و بیش 3 مرتبہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی حاضِری ہو، تب 23 سال میں 24 ہزار حاضریاں بنتی ہیں مگر بعض دفعہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام 3 سے کم مرتبہ حاضِر ہوتے، کبھی ناغہ ہوتا اور کبھی 3 سے زیادہ بار حاضِری ہوا کرتی تھی۔

بے لقائے یار اُن کو چین آجاتا اگر | بار بار آتے نہ یوں جبریل سِدْرَہ چھوڑ کر[2]

یعنی سیدِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کئے بغیر اگر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو چین و سکون ملتا تو آپ بار بار سِدْرہ چھوڑ کر بارگاہِ رسالت میں حاضِر نہ ہوا کرتے۔

اے عاشقانِ مدینہ! **مدینہ منورہ** تو وہ مُقَدَّس، مُبارَک، عظمتوں والا شہر ہے کہ اب بھی صبح و شام فرشتے یہاں حاضِر ہوتے ہیں، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

سَتَّر ہزار صبح ہیں، سَتَّر ہزار شام | یُوں بند گئی زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے | رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے[3]

ہر رَوْز 70 ہزار فرشتے صبح کو اور 70 ہزار فرشتے شام کو یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار فرشتے ہر روز (***daily***) بارگاہِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضِر ہوتے، درودِ پاک کے نذرانے پیش کرتے اور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زُلفِ مبارک اور چہرۂ وَالضُّحیٰ کی تعریف و ثنا کرتے ہیں، پھر یہ بھی کہ جو فرشتہ ایک بار حاضِر ہو چکا، دوبارہ قیامت تک اس کو حاضِر ہونا نصیب نہ ہو گا کہ اللہ پاک کی بارگاہ سے بس اتنی ہی اجازت

1 ...مواہب اللدنیہ، دقائق حقائق بعثتہ، جلد:1، صفحہ:112۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:133۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:220۔

ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو کروڑوں فرشتے حاضِری سے محروم رہ جاتے۔

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** یہ ہے ہمارا **مدینہ منورہ**...!! جہاں فرشتوں کی حاضِری ہوتی ہے، جہاں فرشتوں کے سردار حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بار بار حاضِر ہوتے رہے ہیں تو ہم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غُلام، اپنے کریم داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھکاری بھلا وہاں حاضِری کے لئے کیوں نہ ٹرپیں گے؟ ہم ذِکْرِ مدینہ کیوں نہ کریں؟ الحمد للہ! ہم ذِکْرِ مدینہ کرتے تھے، کرتے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ذِکْرِ مدینہ کرتے رہیں گے۔

چلو مِل کے کرتے ہیں ذِکْرِ مدینہ | پہنچ جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ! مدینہ

بہر حال! **اے عاشقانِ رسول!** آیئے! ذِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے مدینۂ پاک کے مبارک نام اور ان کی وَضاحت سننے کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں۔

سب سے پہلے تو یہ بات یاد رکھ لیجئے کہ مدینۂ پاک دُنیا کا واحِد شہر ہے جس کے 100 سے زیادہ نام ہیں، اس کے عِلاوہ دُنیا میں کوئی ایسا شہر نہیں جس کے اتنے زیادہ نام ہوں، شیخ عبد الحق مُحَدِّثْ دِہلوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مدینۂ پاک کے اتنے زیادہ نام ہونے سے ہی پتا چل جاتا ہے کہ یہ مبارک شہر کیسی عظمتوں والا ہے[1]، دیکھئے! دیکھئے! اللہ پاک عظمتوں والا ہے، اللہ پاک بُلند شانوں والا ہے اور اللہ پاک کے پاکیزہ نام بھی گنتی اور شُمار سے باہَر، اللہ پاک کے صِفَاتی ناموں کی گنتی ہی نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح مخلوق میں سب سے افضل ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی ہزاروں صِفَاتی نام ہیں، اسی طرح شہروں میں چونکہ مدینہ اَفْضَل و اَعْلٰی شہر ہے اس لئے مدینۂ پاک کے بھی 100 سے زیادہ نام ہیں۔

1 ... جزبُ القُلُوب، صفحہ:9۔

نبیوں میں جیسے افضل و اعلیٰ ہیں مصطفےٰ | شہروں میں بادشاہ ہے مدینہ حضور کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں ذِکْر کئے گئے اَسْمائے مدینہ

(1-3): مدینہ، مُدْخَلُ صِدْق، اَرْضُ اللّٰہ

اے عاشقانِ رسول! اے عاشقانِ مدینہ! مدینہ مُنَوَّرہ کے ان 100 سے زائد ناموں میں کئی نام وہ ہیں جو اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں ذِکْر فرمائے بلکہ مدینۂ پاک کا معروف نام یعنی "مَدِیْنَہ" بھی قرآنِ کریم میں 4 بار آیا ہے۔

اس کے عِلاوہ پارہ 15، سورۂ بنی اسرائیل، آیت:80 میں مدینۂ پاک کے لئے لفظ "مُدْخَلَ صِدْقٍ" استعمال کیا گیا، یعنی داخِل ہونے کی اچھی اور سچی جگہ۔

اسی طرح پارہ:5، سورۂ نِسَآء، آیت:97 میں فرشتوں کی زبانی ارشاد ہوا:

اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا ؕ (پ5، سورۃ النساء:97)

ترجمہ کنزُالعِرفان: کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔

عُلَماء فرماتے ہیں: اس آیت میں "اَرْضُ اللّٰہ" سے مراد مدینۂ پاک ہے۔[1]

(4-5): دارُ الہجرت، دارُ الاِیمان

پارہ:28، سورۂ حَشر، آیت:9 میں مدینۂ پاک کے 2 نام ذِکْر کئے گئے:

(1): دارُ الْہِجْرَۃ، اور (2): دارُ الْاِیْمان۔

ارشاد ہوتا ہے:

1 ...وفاء الوفاء (مترجم)، جلد:1، صفحہ:52۔

وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ (پارہ28، سورۃ الحشر:9)

ترجمہ کنزُ العرفان: اور وہ جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے اس شہر کو اور ایمان کو ٹھکانہ بنالیا۔

عَلَّامہ بیضاوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کا ایک معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تَبَوَّؤُوْا دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ الْاِیْمَانِ وہ لوگ جنہوں نے دارُ الہجرت اور دارُ الْاِیمان کو اپنا گھر بنایا اور اس سے مراد ہیں اَنْصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کہ اُن کا صِدْق اور سچائی ظاہِر ہوئی، انہوں نے پہلے سے مدینۂ پاک میں رہائش کو لازِم رکھا، اِیمان لائے اور مدینۂ پاک میں رہائش پر اور اِیمان پر ثابِت قدم رہے۔

عَلَّامہ بیضاوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اس آیت میں اللہ پاک نے مدینۂ پاک "اِیمان (یا دارُ الْاِیمان)" فرمایا، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان مدینۂ پاک ہی سے پھیلا ہے اور دوبارہ اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔[1] مُعْجَم اَوْسط کی حدیثِ پاک ہے، میرے پیارے نبی، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْمَدِیْنَةُ دَارُ الْاِیْمَان مدینہ ایمان کا گھر ہے۔[2]

ایمان ملا ان کے صدقے، قرآن ملا ان کے صدقے
رحمٰن ملا ان کے صدقے، وہ کیا ہے جو ہم نے پایا نہیں

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ مدینۂ مُنَوَّرہ دارُ الْهِجْرَة بھی ہے اور دارُ الْاِیمان بھی ہے بلکہ مدینۂ پاک کا ایک نام "قَلْبُ الْاِیْمَان (یعنی ایمان کا دِل)" بھی ہے اور ایک حدیثِ پاک میں تو سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1 ...حاشیہ شیخ زادہ تفسیر بیضاوی، پارہ:28، الحشر، تحت الآیۃ:9، جلد:8، صفحہ:167۔
2 ...المعجم الاوسط، جلد:4، صفحہ:174، حدیث:5618۔

مدینۂ پاک کے "اِیمان والا" ہونے پر قسم ارشاد فرمائی، چنانچہ فرمانِ آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: وَالَّذِی نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے اِنَّ تُرْبَتَهَا الْمُؤْمِنَةُ بے شک مدینۂ پاک کی زمین مؤمنہ ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(6): مدینۂ پاک کا مبارک نام: حَسَنہ

اے عاشقانِ رسول! ایک مقام پر اللہ پاک نے مدینہ مُنَوَّرہ کو "حَسَنَہ" فرمایا، چنانچہ پارہ 14، سورۂ نحل کی آیت: 41 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ (پارہ14، سورۃ النحل:41)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تو ہم ضرور انہیں دُنیا میں اچھی جگہ دیں گے۔

یہ آیتِ کریمہ ہجرت کرنے والے صحابۂ کرام کے حق میں نازِل ہوئی یعنی وہ صحابۂ کرام جنہوں نے ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا، کُفّارِ مکہ ان پر ظلم و سِتَم کے پہاڑ توڑتے تھے، انہیں اسلام کی تعلیمات پر عمل نہیں کرنے دیتے تھے، چنانچہ اللہ پاک کے حکم سے ان مکی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مدینۂ پاک کی طرف ہجرت کی، اللہ پاک نے ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے وَعْدَہ فرمایا کہ

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ (پارہ14، سورۃ النحل:41)	ترجمہ کنزُالعِرفان: تو ہم ضرور انہیں دُنیا میں اچھی جگہ دیں گے۔

1 ...ارشاد الساری، جلد:3، صفحہ 614۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ پاک نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے وَعْدَہ فرمایا کہ انہیں دُنیا میں رہنے کے لئے "حَسَنَہ (یعنی اچھی جگہ)" عطا کی جائے گی اور پھر یہ وَعْدَہ پُورا کیسے ہوا...؟ سب جانتے ہیں کہ اللہ پاک نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مدینۂ پاک میں رہنا نصیب فرمایا، معلوم ہوا مدینۂ پاک "حَسَنَہ یعنی خوبصورت، عمدہ اور بہترین" ہے۔

مدینۂ پاک کو حَسَنَہ کیوں کہتے ہیں؟

اے عاشقانِ رسول! "حَسَنَہ" کا معنی ہے: عمدہ اور بہترین جگہ۔ الحمد للہ! ❁ مدینہ طَیِّبَہ ہر اعتبار سے بہت عمدہ، بہترین اور نہایت حسین ہے ❁ مدینہ پیارا پیارا ہے، ❁ مدینے کے باغات پیارے پیارے ہیں ❁ مدینے میں بلند و بالا پہاڑ ہیں ❁ عاشقوں کو مدینے کی فضا بھی اچھی لگتی ہے ❁ مدینے کی عمارتیں بھی اچھی لگتی ہیں ❁ مدینے کے گنبد بھی اچھے لگتے ہیں ❁ مدینے میں اچھے نبی، سچے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اچھے اچھے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مزارات ہیں ❁ نبیوں کے نبی، آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادیوں کے ❁ اُمَّہاتُ المؤمنین میں سے اَکْثَر کے مزارات مدینے میں ہیں ❁ بقیع پاک میں صحابۂ کرام، اَہْلِ بیتِ اطہار، تابعین، تبع تابعین، عُلَمائے کرام، اَوْلیائے کرام آرام فرما ہیں ❁ بلکہ اچھے نبی، سچے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اچھے اور سچے والِدِ ماجِد حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی **مدینۂ پاک** ہی میں آرام فرما ہیں ❁ اور سب سے بڑھ کر تو یہ کہ سب حَسِینوں کے حَسِین، سارے اچھوں سے اچھے، سارے سچوں سے سچے ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی یہیں، **مدینۂ پاک** ہی میں تشریف فرما ہیں ❁ جب **مدینۂ پاک** کی ہر چیز اچھی ہے ❁ اس کا ذَرَّہ ذَرَّہ خوبصُورت ہے ❁ یہاں کے سارے مقامات اچھے ❁ سارے پہاڑ اچھے ❁ فضائیں اچھی ❁ ہوائیں اچھی ❁ **مدینۂ پاک** کی صبح اچھی ❁ **مدینۂ پاک** کی شام اچھی

❁ مدینۂ پاک کی چھاؤں اچھی ❁ مدینۂ پاک کی دُھوپ اچھی ❁ مدینۂ پاک کے پھول اچھے ❁ مدینۂ پاک کے خار اچھے ❁ مدینے میں موجود مزار اچھے ❁ پھر مدینے میں موجود، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو میں آرام فرما یارِ غار اچھے، یارانِ مزار اچھے بلکہ خود مدینے کے والی، سرکارِ عالی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو سب اچھوں سے اچھے، سب سچوں سے سچے، جب کہ مدینۂ پاک میں سب کچھ ہی اچھا، عمدہ، بہترین، حَسِیْن تَرِیْن ہے تو مدینۂ پاک کا نام بھی ہوا: "حَسَنَہ" یعنی عمدہ، بہترین اور حَسِیْن ترین شہر۔

سارے نبیوں کا سرور مدینے میں ہے
سب رسولوں کا افسر مدینے میں
لطف جنت سے بڑھ کر مدینے میں ہے
میٹھے محبوب کا گھر مدینے میں ہے
کیا ہوا بھی مُعَطَّر مدینے میں ہے
سب فضا بھی منور مدینے میں ہے
جانتے ہو مدینہ ہے کیوں دل پسند
دونوں عالَم کا سرور مدینے میں ہے
سبز گنبد کا عطار منظر تو دیکھ
کس قدر کیف آور مدینے میں ہے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت شیخ عبد الحق محدِّث دہلوی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مدینۂ پاک وہ مبارک، مُنَوَّر شہر ہے کہ نور نے اس پُورے شہر کا اِحاطہ کیا ہوا ہے اور مدینۂ پاک کے تمام حُسن کی اَصْل وجہ یہی ہے کہ یہاں خاتَمُ النَّبِیین، حُضُور رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں، مزید فرماتے ہیں: وہ حُسن اور خوبصُورتی جو صِرْف دِل کی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے وہ بھی صِرْف اسی شہر پاک میں ہے، اس کے عِلاوہ نہ کہیں دیکھی، نہ سُنی۔ ہاں! اس کے عِلاوہ جہاں بھی نورانیّت، حُسن اور خوبصُورتی نظر آتی ہے وہ مدینۂ پاک ہی کی بدولت ہے،

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:489-490۔

اسی کے نُور کی کرنیں ہیں،[1] مثلاً ❁ عاشقوں کو بغداد بھی اچھا لگتا ہے کیونکہ وہاں غوثِ پاک تشریف فرماہیں ❁ عاشقوں کو لاہور بھی اچھا لگتا ہے کیونکہ وہاں داتا حُضور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف فرماہیں ❁ عاشقوں کو اجمیر شریف بھی اچھا لگتا ہے کیونکہ وہاں خواجہ غریب نواز ہیں ❁ عاشقوں کو بریلی شریف بھی اچھا لگتا ہے کیونکہ وہاں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت تشریف فرماہیں، ان تمام شہروں میں بھی نُور ہے مگر یہ نُور، یہ حُسن جو عاشقوں کی آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے، یہ تمام نُور بھی اَفضل میں نُورانِیَّتِ مدینہ ہی کی کرنیں ہیں۔ امامِ عشق و محبّت، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

انہیں کی بُو مایۂ سَمَن ہے، انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
اُنہیں سے گلشن مہک رہے ہیں، انہیں کی رنگت گلاب میں ہے[2]

یعنی سرکارِ عالی وقار، مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک خوشبو چنبیلی کا سرمایہ ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور ہی کی تجلی چمن چمن میں ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے صدقے میں گلشن مہک رہے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک رنگت ہی سے بھیک لے کر گُلاب کا پھول خوبصورت ہو گیا ہے۔

ذَرّے ذَرّے پہ چھایا ہُوا نُور ہے | میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
نُور سے سب فَضا اس کی مَعْمُور ہے | میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
نُور پھولوں میں ہے، نور کلیوں میں ہے | نور بازار میں، نور گلیوں میں ہے
دشت و کہسار پر نُور ہی نُور ہے | میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے
کیا بیاں دَشتِ طیبہ کی ہوں خوبیاں | پھول تو پھول کانٹے بھی دلکش یہاں

1 ...تاریخ مدینہ، صفحہ:9۔
2 ...حدائق بخشش، ص۱۸۰۔

پتے پتے پہ چھایا ہوا نور ہے | میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَحادیث میں بیان کئے گئے اَسمائے مدینہ

(7-9):طَابَہ، طَیْبَہ، طَیِّبَہ

پیارے اسلامی بھائیو! مدینۂ طَیِّبَہ کے مبارک ناموں میں سے وہ نام جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیادہ پسندیدہ ہیں، وہ ہیں: طَابَہ، طَیْبَہ، طَیِّبَہ۔

مُسْلِمْ شریف کی حدیثِ پاک میں ہے، سرکارِ عالی وقار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ سَمَّی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ بے شک اللہ پاک نے مدینے کا نام طابہ رکھا ہے۔[2] ایک حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُسَمِّیَ الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ بے شک اللہ پاک نے مجھے حکم دیا کہ مدینے کا نام طابہ رکھوں۔[3] حضرت وَہب بِن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ توریت شریف (یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل ہونے والی آسمانی کتاب) میں مدینۂ پاک کا نام "طابہ، طَیْبَہ اور طَیِّبَہ" ہے۔[4]

اے عاشقانِ رسول! مدینۂ پاک کے یہ تینوں نام (طَابَہ، طَیْبَہ اور طَیِّبَہ) "طِیْبٌ" سے نکلے ہیں، طِیْبٌ کا لفظی معنی ہوتا ہے: لذّت بخش، جو چیز ظاہری حَوَّاس (آنکھ، ناک، کان وغیرہ) کو اور دِل کو لذّت بخشے اسے عربی میں "طِیْبٌ" کہا جاتا ہے، لہٰذا مدینۂ پاک کے ان تینوں ناموں

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:466۔

2 ...مسلم، کتاب: الحج، صفحہ:513، حدیث:1385۔

3 ...معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:51، حدیث:1954۔

4 ...تاریخ المدینہ، فی اسماء المدینہ، جلد:1، صفحہ:163۔

(طَابَہ، طَیْبَہ اور طَیِّبَہ) کا مطلب بنے گا: لذّت بخش شہر، خوشبودار شہر، وہ مبارک شہر جسے دیکھ کر آنکھوں کو لذّت ملے، وہ مقدس شہر جس کی فضاؤں میں سانسیں مہک جائیں، وہ عزّت والا شہر جس کی ہواؤں کی مہک سے مشامِ جاں مُعَطَّر ہو جائیں اور وہ مبارک شہر کہ جہاں پہنچ کر دِل کو سکون ملے، غم بھول جائیں، دُکھی دِل کو چین آجائے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت کے بھائی جان، مولانا حَسَن رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

مِٹَیں سب ظاہِر و باطِن کے امراض | مدینہ کی ہے یہ آب و ہَوا خوش
نہیں جاتیں کبھی دَشتِ نبی سے | کچھ ایسی ہے بہاروں کو فضا خوش
مدینہ کی اگر سَرحد نظر آئے | دلِ ناشاد ہو بے انتہا خوش[1]

مدینۂ پاک کو طابَہ، طَیْبَہ اور طَیِّبَہ کیوں کہتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! مدینۂ پاک کو "طابَہ، طَیْبَہ اور طَیِّبَہ" کیوں کہا جاتا ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت شیخ عبد الحق محدِّث دہلوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مدینۂ پاک پاکیزہ شہر ہے، اس وجہ سے اسے طَابَہ، طَیْبَہ اور طَیِّبَہ کہا جاتا ہے، پھر اس کی پاکیزگی کئی اعتبار سے ہے، مثلاً **مدینۂ پاک** کی پاکیزہ زمین کفر و شرک کی نجاست سے پاک ہے، **مدینۂ پاک** کی پاکیزہ زمین، اس کی پاکیزہ آب و ہوا، اس کی خوشبودار مہکی مہکی فضائیں طبیعت کے بالکل موافق ہیں، اسی طرح عُلَما فرماتے ہیں: مدینۂ پاک کی پاکیزہ مٹی، اس کے در و دیوار سے ایسی بہترین خوشبو آتی ہے جس کی مثال دُنیا کی کسی خوشبو میں نہیں ملتی۔[2]

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے | اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 139-140۔
2 ...تاریخ مدینہ، صفحہ: 5 خلاصۃً۔

اے عاشقانِ رسول! جب تک ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ پاک میں تشریف نہیں لائے تھے، اس وقت اس سرزمین کو "یَثْرِب" کہا جاتا تھا، یعنی وباؤں، بلاؤں کی سرزمین۔ لیکن جیسے ہی پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہاں تشریف آوری ہوئی تو یہ زمین "یَثْرِب" سے "طَابَہ، طَیْبَہ اور طَیِّبَہ" ہوگئی، امام بخاری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے روایت کیا کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جو ایک بار مدینہ کو یثرب کہے وہ اس کے کفارے میں 10 بار مدینہ کہے۔[1]

معلوم ہوا مدینۂ پاک پاکیزہ ہے، **مدینۂ پاک** لذّت بخش ہے، **مدینۂ پاک** خوشبودار ہے تو کیوں؟ صِرْف اس لئے کہ اِن فضاؤں میں خوشبودار آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سانسوں کی مہک بسی ہوئی ہے۔

آ ادھر روح کی ہر تہ میں سمو لوں تجھ کو | اے ہوا تو نے تو سرکار کو دیکھا ہو گا

حضرت امام شبلی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ روشن ضمیر اور اَہْلِ دِل عُلما میں سے ہیں، آپ فرماتے ہیں: **مدینۂ پاک** کی مٹی میں ایک خاص خوشبو ہے جو مشک و عنبر میں نہیں پائی جاتی اور اس میں کوئی تعجب کی بات بھی نہیں ہے، اس لئے کہ یہ وہ پاکیزہ شہر ہے، یہ وہ پاکیزہ سرزمین ہے جس کی فضاؤں میں خوشبوؤں والے آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سانسوں کی مہک ہے، حضرت ابو عبد اللہ عطار رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

بِطِیْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ طَابَ نَسِیْمُھَا | فَمَا لِلْمِسْكِ وَ الْكَافُوْرِ وَ الصَّنْدَلِ الرَّطَبِ[2]

یعنی **مدینۂ پاک** وہ مبارک، مقدس اور پاکیزہ شہر ہے کہ خوشبودار آقا، مکی مدنی مصطفےٰ

---

1 ... تاریخ الکبیر، باب: العین، عثمان بن حفص، جلد:6، صفحہ:62، رقم:8282۔

2 ... السکینہ باخبار المدینہ، صفحہ:9۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشبوؤں سے اس کی فضائیں مہک رہی ہیں، پَس اس اعلیٰ ترین خوشبو کے سامنے مُشک، کافُور اور صندل وغیرہ کی کیا حیثیت...!!

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ	ہمیں جان و دِل سے ہے پیارا مدینہ
سہانا سہانا، دِل آرا مدینہ	دِیوانوں کی آنکھوں کا تارا مدینہ
یہ رنگیں فضائیں، یہ مہکی ہوائیں	مُعَطَّر مُعَطَّر ہے سارا مدینہ
مدینے کے جلووں کے قربان جاؤں	خُدا نے ہے کیسا سنْوارا مدینہ[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشبوؤں کے بھی کیا کہنے..!! ❁ میرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جِسْمِ پاک بھی خوشبودار، ❁ میرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسینہ مبارک بھی خوشبودار ❁ میرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لُعاب شریف (یعنی تھوک مبارک) بھی خوشبودار ❁ میرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس چیز کو ہاتھ لگادیتے وہ بھی خوشبودار ہو جاتی، ❁ میرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں سے گزر فرماتے، وہ راہیں خوشبوؤں سے مہک جایا کرتی تھیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

عنبر زمین، عَبِیر ہوا، مُشک تَر غُبار	اَدْنیٰ سی یہ شَناخت تری رہ گزر کی ہے[2]

میرے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی رستے سے گزرے ہیں یا نہیں؟ اس کا کیسے پتا چلے گا؟ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اس شعر میں اس کی پہچان بتائی ہے، فرماتے ہیں: زمین ایسی خوشبودار ہو جائے جیسے عنبر ہو، ہَوا عبیر نامی خوشبو کی طرح مہک

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:355۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:225۔

جائے اور گرد و غُبار سے مشک جیسی خوشبو آنے لگے تو یہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ گزر کی اَدْنیٰ سی پہچان ہے۔

اور یہ صِرْف شاعِری نہیں بلکہ حقیقت ہے، صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: جب ہم نے سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ تک پہنچنا ہوتا تو آپ کی خوشبو کی مہک کو سونگھتے سونگھتے پہنچ جایا کرتے تھے۔[1]

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے | بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو ہے سرکارِ عالی وقار، سرکارِ خوشبودار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشبو...!! اِمام جَزُولی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہوں نے دُرُودِ پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے، اِن کے وِصَال فرمانے کے 77 سال بعد کسی وجہ سے ان کی قبر کھولی گئی تو اس میں سے خوشبو کی لپٹیں آرہی تھیں،[3] امام بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہوں نے ساری زِندگی سرکارِ مدینہ، سردارِ مکہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خوشبودار فرامین یعنی احادیثِ مبارکہ کی خدمت کی، ان کی قبر مبارک کی مٹی سے خوشبوئیں آیا کرتی تھیں، لوگ امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبر کی مٹی کو بطور تبرک لے جایا کرتے تھے۔ معلوم ہوا ہمارے آقا و مولیٰ، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ہیں ہی خوشبودار، جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جائے، جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کَثْرت سے ذِکْر کرے، کَثْرت کے ساتھ درود شریف پڑھے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَحادِیث کی خِدْمت کرے وہ بھی خوشبودار ہو جاتا ہے

1 ...کَشْفُ الْغُمَّہ، جزء:2، صفحہ:64۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:163۔
3 ...دلآئل الخیرات مترجم، صفحہ:14 خلاصۃً۔

تو پھر مدینۂ پاک کی پاکیزہ زمین، مدینۂ پاک کی پاکیزہ ہوائیں، مدینۂ پاک کی صاف ستھری فضائیں کیوں نہ مہکیں گی کہ یہاں مکی آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 10 سال ظاہِری زِندگی میں قیام فرمایا اور اب بھی اسی مبارک شہر میں تشریف فرما ہیں۔

شاہ تم نے مدینہ اپنایا، واہ کیا بات ہے مدینے کی
اپنا روضہ اسی میں بنوایا، واہ کیا بات ہے مدینے کی
ہر طرف بھینی بھینی ہے خوشبو، سوز ہی سوز ہر جگہ ہر سُو
فرش تا عرش نور ہے چھایا، واہ کیا بات ہے مدینے کی
بَس مدینہ، مدینہ وِردِ لب، کاش! اکثر رہے یارَبّ
دِل کو نامِ مدینہ ہے بھایا، واہ کیا بات ہے مدینے کی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(10): مدینۂ پاک ”شافِیَہ“ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! مدینۂ پاک کے پیارے پیارے، سوہنے سوہنے، اچھے اچھے ناموں میں سے ایک پیارا نام ہے: اَلشَّافِیَہ یعنی شِفَا دینے والا شہر۔ ❁ مدینۂ پاک کا یہ نام اس لئے ہے کہ اللہ پاک کے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حدیثِ پاک میں فرمایا: غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ شِفَاءٌ مدینۂ پاک کا غُبار باعثِ شِفَا ہے۔[2] ❁ ایک حدیثِ پاک میں تو پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قسم کے ساتھ فرمایا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے اِنَّ فِیْ غُبَارِھَا شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:388-390۔
2 ...جامع صغیر، صفحہ:355، حدیث:5753۔

بے شک **مدینۂ پاک** کے غُبار میں ہر بیماری کی شِفَا ہے۔[1] ❁ بخاری شریف کی حدیث پاک ہے، اُمُّ المؤمنین، بی بی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: کسی شخص کو پھوڑا یا پھنسی وغیرہ وہ جاتی تو طبیبوں کے طبیب، اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انگلی مبارک رکھ کر فرماتے: بِسْمِ اللہ! اللہ پاک کے حکم سے ہمارے شہر کی مٹی اور ہمارے بعض کا لُعَاب ہمارے بیمار کو شفا دیتا ہے۔[2]

مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان کا خُلاصہ ہے: اَوَّلاً نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَرض کی جگہ پر انگلی رکھتے، پھر انگلی پر اپنا لُعَاب شریف لگاتے، پھر مٹی لگاتے اور اس کا لیپ مرض کی جگہ پر کرتے اور فرماتے جاتے: اللہ پاک کے حکم سے ہمارا لُعَاب اور مدینے کی مٹی شِفَا ہے۔[3]

خاکِ مدینہ کی برکت سے شِفَا ملنے کی 2 حکایات

❁ شیخ مَجْدُ الدِّین فیروز آبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے غُلام کو سال بھر سے بُخار تھا، میں نے خاکِ شِفَا لی اور پانی میں (تھوڑی سی) گھول کر پلائی، الحمد للہ! اسی دِن شِفَا ہو گئی۔[4] ❁ شیخ عبد الحق مُحَدِّث دِہلوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں **مدینۂ پاک** حاضِر تھا، کسی مرض کے سبب میرا پاؤں سُوج گیا، طبیبوں نے اسے خطرناک مرض قرار دیا اور علاج سے بھی ہاتھ رَوک لیا، چنانچہ میں نے **مدینۂ پاک** کی خاکِ شِفَا لی، اسے استعمال کرنا شروع

1 ...الترغیب والترہیب، فی سکنی المدینہ، صفحہ:416، حدیث:28۔
2 ...بُخاری، کتاب:الطب، صفحہ:1452، حدیث:5746 ملتقطاً۔
3 ...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:407 خلاصۃً۔
4 ...جزب القلوب، صفحہ:27۔

کیا تو الحمد للہ تھوڑے ہی دِنوں میں بڑی آسانی سے سُوجن سے نجات مل گئی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! مدینۂ پاک کی مبارک مٹی میں اللہ پاک نے یہ تاثیر رکھ دی ہے کہ اس کی برکت سے ظاہِری جسم کے امراض بھی ٹھیک ہوتے ہیں اور گُناہوں کے اَمراض سے بھی شِفا ملتی ہے، ہاں! عقیدہ ٹھیک ہونا ضروری ہے۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے | اُٹھالے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے[2]

مشہور مفسر قرآن، حکیم الاُمت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: جو پانی ایک روایت کے مطابق حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے قدموں سے جارِی ہوا، یعنی آبِ زَمْ زَمْ، جب وہ بیماروں کو اچھا کرتا ہے تو جس خاک پر تمام نبیوں کے آقا، دوجہان کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قدم رکھے ہیں، وہ مبارک خاک "خاکِ شِفا" کیوں نہ ہوگی..!![3]

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیّد عالم | اُس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

الحمد للہ! عاشِقِ مدینہ، عاشِق والیٔ مدینہ، شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دیکھا گیا ہے کہ آپ نے مدینۂ پاک کی مٹی شریف کو باقاعدہ سرمے کی سِلائی پر لگا کر آنکھوں میں لگائی بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینۂ پاک کے نصیب والے کبوتروں کے پاؤں کے نشانات سے خاکِ مدینہ لے کر، سرمے کی سلائی پر لگا کر اپنی آنکھوں میں لگائی۔

لگاؤ تم آنکھوں میں خاکِ مدینہ | کوئی اس سے بہتر بھی سرمہ بھلا ہے
مریضو! اُٹھا کر کے خاکِ مدینہ | کو لے جاؤ! اس میں یقیناً شِفا ہے
مدینے کی مٹی ذرا سی اُٹھا کر | پیو گھول کر ہر مرض کی دوا ہے

1 ...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، صفحہ:67۔
2 ...ذوق نعت، صفحہ:214۔
3 ...رسائل نعیمیہ، اسرار الاحکام، صفحہ:306۔

عقیدت سے خاکِ مدینہ بدن پر | مَلو تم ہر اِک درد کی یہ دوا ہے
بدن پر ہے عطار کے خاکِ طیبہ | پرے ہٹ جہنّم ترا کام کیا ہے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! مدینۂ پاک کے 100 سے زیادہ نام ہیں، آج ہم نے ان میں سے چند نام جو قرآنِ کریم اور اَحادیثِ کریمہ میں ذِکْر کئے گئے، وہ سننے کی سَعَادت حاصِل کی، اب آیئے! آخر میں مدینۂ پاک سے عشق و محبت کی ایک عجیب حکایت سنتے ہیں۔

کبوتروں کی آستانۂ محبوب سے محبت (حکایت)

سیدی قُطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پیر صاحب ہیں، مدینۂ پاک سے بہت محبت رکھتے تھے، آپ برسوں مدینۂ پاک ہی میں حاضِر رہے اور آج بھی الحمد للہ! مدینۂ پاک ہی میں بقیع شریف میں آرام فرما ہیں، سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ انتظامیہ نے مسجد شریف کے حرم اَنْور کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے فیصلہ کیا کہ حرم شریف میں کبوتروں کے لئے دانہ نہ ڈالا جائے، اس طرح کبوتر کہیں اَوْر چلے جائیں گے، اس حکم پر عمل کیا گیا اور کئی دِن تک کبوتروں کو دانہ نہ ڈالا گیا مگر کبوتروں کی گنبدِ خضراء سے محبت کا یہ عالَم تھا کہ بھوک سے مَر رہے تھے مگر آستانۂ محبوب چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھے، اَہْلِ مدینہ نے یہ عشق بھرا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور انتظامیہ سے اِصْرار کر کے اپیل کی گئی تو دوبارہ وہاں پر کبوتروں کو دانہ ڈالنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔[2]

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:465۔

2 ...عاشقانِ رسول کی 130 حِکایات، صفحہ:184۔

عالَمِ وَجد میں رَقصاں میرا پَر پَر ہوتا | کاش! میں گنبدِ خضراء کا کبوتر ہوتا

اللہ پاک ہمیں بھی مدینۂ منورہ کی خوب خوب محبت نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اِجتماع

پیارے اسلامی بھائیو! دِل میں عشقِ مدینہ بڑھانے، یادِ مدینہ، ذِکرِ مدینہ کرنے، گُناہوں اور فضولیات سے بچنے، اچھی، بامقصد، سنتوں بھری اور نیکیوں والی زندگی گزارنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 دینی کاموں میں بھی خوب حِصّہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا اور آخرت میں اس کی بے شُمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک کام ہے: ہفتہ وار اِجتماع۔

الحمد للہ! ہر جمعرات کو بعد نمازِ مغرب اور بعض مقامات پر بعد نمازِ عِشَاء دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اِجتماع ہوتا ہے، جس میں تِلاوت، نعت، بیان اور ذِکر و دُعا ہوتی ہے اور آخر میں سیکھنے سکھانے کے حلقے بھی لگائے جاتے ہیں، یُوں ہفتہ وار اِجتماع کے ذریعے نیکیاں کمانے اور عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا خوب موقع ملتا ہے، آپ بھی پکّی نیت فرمایئے کہ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہر جمعرات پابندی کے ساتھ خود بھی ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروں گا اور نیکی کی دعوت دے کر دوسروں کو بھی ساتھ لایا کروں گا۔

ٹیبل ٹینس کا شوقین کیسے سُدھرا...؟

کراچی کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ مذہبی ذِہن

نہ ہونے کی وجہ سے فضولیات میں اپنے دِن رات گزار رہے تھے، گُناہوں کا بھی سلسلہ تھا، اور انہیں ٹیبل ٹینس کا بے حد شوق تھا، شام ہوتے ہی ٹیبل ٹینس کھیلنے میں مَصْرُوف ہو جاتے اور بعض اَوْقات یہ سلسلہ رات گئے تک جارِی رہتا، ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے انہیں اور ان کے ساتھ کھیلنے والوں کو نماز پڑھنے اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، اسلامی بھائی انہیں مسلسل نیکی کی دعوت پیش کرتے رہے، آخر یہ ٹیبل ٹینس کے شوقین ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے لگے، الحمد للہ! ہفتہ وار اجتماع کی برکت سے آہستہ آہستہ ان کا دِل نرم ہو گیا، ان کے سیاہ دِل کی کالک اُترنے لگی، انہوں نے اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی اور فضولیات کو چھوڑ کر دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ دینی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی | دِلائے گا خوفِ خُدا مدنی ماحول
تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی | خُدا کے کرم سے بَنَا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

1 ... مشکوٰۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”غمخواری“ سُنَّتِ مصطفٰے ہے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت (یعنی غمخواری) کرے گا اللہ پاک اسے تقوی کا لباس پہنائے گا، اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رحمت فرمائے گا، اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت (یعنی غمخواری) کرے گا اللہ پاک جنت کے جوڑوں میں سے ایسے جوڑے عطا کرے گا جن کی قیمت دُنیا بھی نہیں ہو سکتی۔[1]

اے عاشقانِ رسول! غمخواری کرنا سنّت مصطفٰے ہے ۞ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے حالات کی مَعْلُومات فرماتے اور ضرورتاً اُن کی غم خواری بھی کیا کرتے تھے، مثلاً ۞ اگر کوئی بیمار ہوتا اس کی عیادت فرماتے ۞ کوئی سفر میں ہوتا تو اس کے لئے دُعا فرماتے ۞ کسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے لئے دُعائے مغفرت فرماتے۔ رِوایت ہے کہ ایک حبشی عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیتے تھے، ایک دن اسے مسجد میں نہ پایا، تو اس کے متعلق پوچھا؟ عرض کیا گیا: اس کا انتقال ہو گیا ہے، ارشاد فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ مجھے اس کی قبر پر لے چلو! پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی قَبْر پر تشریف لائے اور دُعائے مغفرت فرمائی۔[2] ۞ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے غم اور قرض چمٹ گئے۔ غمخوار نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی غمخواری کرتے ہوئے قرض

---

1 ...مُعْجَمُ الْاَوْسَط، جلد:6، صفحہ:429، حدیث:9292۔

2 ...بُخاری، کتاب: الجنائز، باب: الصلاۃ علی القبر، صفحہ:375، حدیث:1337۔

اُتارنے کا وظیفہ بتایا، اِرْشاد فرمایا: روزانہ صبح وشام کے وقت یہ پڑھ لیا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ عمل کیا تو اللہ پاک نے میرا غم مٹا دیا اور میرا قرض ادا کروادیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! سُنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے عزیز رشتے داروں، مسلمان بھائیوں، پڑوسیوں اور دوست احباب کی غمخواری کرکے ثواب کمایا کریں۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفےٰ اور خوفِ خُدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلم حاصِل کرو، جَہل زائِل کرو | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں سنّتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ابوداؤد، کتاب: الصلاۃ، صفحہ:252، حدیث:1555۔

مفتی نقی علی خان کی 3 کرامات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...عِلْم و عُلَما کے چند فضائل
- ...مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف
- ...مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عشقِ رسول
- ...مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی 3 کرامات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں حاضِر ہونے کی سَعادت نصیب ہو، یاد کر کے اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے، جب تک مسجد میں رہیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، یاد رکھیے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اگر اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو اس کا ایک فائدہ یہ بھی نصیب ہو گا کہ ضمناً یہ چیزیں بھی جائِز ہو جائیں گی۔

درودِ پاک کی فضیلت

حضورِ انور، سلطانِ بَحْر و بَر صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: فرض حج کرو! بے شک اس کا اجر 20 غزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔[1]

کون جانے دُرُود کی قیمت ہے عجب دُرِّ شاہوار دُرُود
ہم کو پڑھنا خدا نصیب کرے دَم بدم اور بار بار دُرُود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مسند الفردوس، باب: الحاء، جلد:2، صفحہ:130، حدیث:2662۔
2 ...کافی کی نعت، صفحہ:38۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل ترین عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ سُستی سے بچوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ذِیْقَعْدَۃُ الْحَرام کی 29 یا 30 تاریخ کو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام اَحْمَد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والِدِ محترم رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرسِ پاک ہوتا ہے، اسی مُنَاسبت سے آج ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! حضرت عَلَّامہ مولانا **نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت پاک کے چند پہلو سننے اور دَرْس حاصِل کرنے کی سَعَادت حاصِل کریں گے۔ اللہ پاک ہم سب کو ولیٔ کامِل، عالِمِ باعَمَل **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فیضان سے مالامال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

عُلَمائے کرام کے چند فضائل

اے عاشقانِ رسول! حضرت عَلَّامہ، **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بلند رُتبہ اور باعَمَل عالِمِ دین تھے، ان کی سیرتِ پاک کا بیان سننے سے پہلے آیئے! قرآن وحدیث کی روشنی میں عُلَمائے کرام کے چند فضائل سُن لیتے ہیں تاکہ دِل میں عُلَمائے کرام کی اہمیت بڑھے اور عِلْم

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

دِین سیکھنے کا شوق پیدا ہو۔

چنانچہ پارہ:3، سورۂ آلِ عمران، آیت:18 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ

(پارہ3، سورۃ آلِ عمران:18)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر۔

والِدِ اعلیٰ حضرت، علّامہ **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے عِلْم (اور عُلَما) کی 3 فضیلتیں ثابت ہوئیں: **(1):** اللہ پاک نے اس آیت میں اپنے اور فرشتوں کے ذِکْر کے ساتھ عُلَما کا ذِکْر فرمایا، یہ ایسا بُلند رُتبہ ہے کہ اس کی کوئی انتہا نہیں **(2):** اس آیت میں اللہ پاک نے فرشتوں کو تَوْحِید کا گواہ بنایا اور فرشتوں ہی کی طرح عُلَما کو بھی توحید کا گواہ بنایا اور ان کی گواہی کو اپنے سچا خُدا ہونے کی دلیل قرار دیا **(3):** اس آیت میں اللہ پاک نے عُلَما کی گواہی کو فرشتوں کی گواہی کی طرح معتبر قرار دیا۔[1] معلوم ہوا سچے، باعمل، عاشقانِ رسول عُلَما اللہ پاک کی وحدانِیَّت کے گواہ ہیں۔

پارہ:28، سورۂ مُجادلہ، آیت:11 میں اللہ پاک عُلَما کی شان میں ارشاد فرماتا ہے:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ

(پارہ28، سورۃ المجادلہ:11)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا جنہیں علم دیا گیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا جس طرح اِیمان بُلندیٔ درجات کا سبب ہے، اسی طرح عِلْم کے ذریعے بھی درجات بلند ہوتے ہیں۔

---

1 ... فیضانِ علم و علما، صفحہ:9۔

ترمذی شریف کی روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُم یعنی عالِم کی عابِد پر ایسی فضیلت ہے، جیسے میری فضیلت تمہارے کمتر پر۔[1] مکی مدنی آقا، اَحْمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: روزِ قیامت اللہ پاک عبادت کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں کو حکم فرمائے گا: جنّت میں جاؤ! علما عرض کریں گے: اِلٰہی! انہوں نے ہمارے بتانے سے عبادت کی اور جہاد میں شریک ہوئے۔ حکم ہو گا: اے گروہِ عُلما! تم میرے نزدیک فرشتوں کی مانند ہو، شَفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہو گی۔ پَس عُلمائے کرام شفاعت کریں گے، پھر جنَّت میں جائیں گے۔[2] ایک حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا: جو شخص دوسروں کو سکھانے کے لئے عِلْم کا ایک باب سیکھے، اسے 70 صدیقوں کا اَجْر دیا جائے گا۔[3]

مجھ کو اے عطار سُنّی عالِموں سے پیار ہے | اِنْ شَاءَ اللہ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! عُلَمائے کرام کیسی بُلند شان والے ہیں، اللہ پاک ہمیں بھی عاشقانِ رسول عُلمائے کرام کا فیضان نصیب فرمائے۔ آیئے! اللہ پاک کے ایک کامِل ولی، بہت بلند رُتبہ، باعمل عالِمِ دین، تَاجُ الْعُلَما، رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن، حضرت علَّامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا ذِکْرِ خیر کرتے اور سنتے ہیں۔

---

1 ...ترمذی، کتاب: العلم، باب: ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، صفحہ: 632، حدیث: 2685۔

2 ...احیاء العلوم، علم سکھانے کی فضیلت، جلد: 1، صفحہ: 60۔

3 ...الترغیب والترہیب، کتاب: العلم، صفحہ: 45، حدیث: 19۔

4 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 699

مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف

۞ والدِ اعلیٰ حضرت، عالمِ باعمل مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ جمادی الاُخریٰ یا رَجَبُ الْمُرَجَّبْ کے مہینے میں 1246 ہجری کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے[1] ۞ آپ کے والِد یعنی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے دادا جان مولانا رضا علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے وقت کے زبردست عالِم دین، باکرامت ولی، بہت متقی، پرہیز گار اور عِبادت گزار تھے، حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے تمام عُلُوم اپنے والِد صاحب ہی سے سیکھے۔[2]

۞ **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ بچپن ہی سے متقی، پرہیز گار تھے، شروع ہی سے طبیعت نیکی کی طرف مائل تھی، پھر مولانا رضا علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تعلیم و تربیت نے اس میں مزید نکھار پیدا کر دیا ۞ 1294 ہجری میں مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ مارہرہ شریف حاضِر ہوئے اور شاہ آلِ رسول مارہروی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ہاتھ پر بیعت کی، شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی نیکی، تقویٰ، پرہیز گاری، اعلیٰ اخلاق و کردار اور بلند شان دیکھ کر اسی وقت آپ کو قادری، سہروردی، چشتی، نقشبندی چاروں سلسلوں کی اجازت و خلافت سے نوازا اور سَنَدِ حدیث بھی عطا فرمائی۔ اسی وقت سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ بھی اپنے والِد مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ساتھ حاضِر تھے، آپ بھی اسی وقت شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور اعلیٰ حضرت کو بھی پیر و مرشِد کی جانِب سے اسی وقت چاروں سلسلوں کی اجازت و خلافت عطا ہوئی۔[3] ۞ **والِدِ اعلیٰ**

1 ...فضائلِ دُعا، صفحہ:36۔
2 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد1، صفحہ:39۔
3 ...فضائلِ دُعا، صفحہ:40۔

حضرت مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عِلْمِ دین سیکھنے اور سکھانے کے بہت شوقین تھے ❁ والِدِ اعلیٰ حضرت مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں کو عِلْمِ دین کا شوق دلاتے رہتے تھے ❁ والِدِ اعلیٰ حضرت مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنا سارا وقت دین پڑھنے اور پڑھانے اور دیگر دینی کاموں میں گزارتے ❁ والِدِ اعلیٰ حضرت مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عموماً اَہْلِ عِلْم موجود رہتے ❁ والِدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ گفتگو فرماتے تو یوں لگتا جیسے عِلْم کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہو ❁ والِدِ اعلیٰ حضرت مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مشکل سے مشکل مسئلہ بآسانی سمجھا دیا کرتے ❁ والِدِ اعلیٰ حضرت مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی گفتگو میں قرآنی آیات اور احادیث کے بکثرت حوالے دیا کرتے تھے ❁ والِدِ اعلیٰ حضرت مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ گہری نظر، پختہ فکر میں اپنی مثال آپ تھے ❁ والِدِ اعلیٰ حضرت مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بے پناہ فہم و فراست والے تھے ❁ والِدِ اعلیٰ حضرت مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت عقلمند اور دانا تھے ❁ والِدِ اعلیٰ حضرت مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بامُرَوَّت اور رُعب و دَبْدَبہ والے تھے[1] ❁ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان کا خلاصہ ہے: غور و فکر کی صلاحیت، اعلیٰ فہم و فراست، رائے میں پختگی جیسی مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک نے عطا فرمائی اِن دِیار (علاقوں یعنی ہند) میں دیکھنے کو نہیں ملتی ❁ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فراستِ صادقہ (یعنی خُداداد دُور اندیشی) کی یہ حالت تھی کہ جس معاملے میں جو کچھ فرمایا وہی ظہور میں آیا ❁ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بہادر، سخی اور بلند ہمت تھے ❁ صدقہ و خیرات وہ بھی پوشیدہ طور پر بکثرت کیا کرتے

1 ... مولانا نقی علی خاں بریلوی، صفحہ: 30 تا 32 ملتقطاً۔

❁ جو رِزْق ملتا، اسی پر قناعت کرتے، زیادہ کی لالچ نہ فرماتے تھے۔[1]

مفتی نقی علی خان کے القابات

❁ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ شریف میں اپنے والِدِ ماجِد مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے القاب اور فضائل و اَوْصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلْاِمَامُ الْهُمَّامُ (یعنی بلند ہمت امام) وَالْفَاضِلُ الطَّمْطَامُ (یعنی زبردست فاضل)، وَالْبَحْرُ الطَّامُ (عِلْم کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر)، وَالْبَدْرُ التَّامُ (چودھویں کے چاند)، حَامِیُ السُّنَنِ (سُنَّتوں کے مُحافِظ)، مَاحِیُ الْفِتَنِ (فتنے مٹانے والے)، ذُوْ تَصَانِیْفٍ رَائِقَةٍ (عمدہ کتابیں لکھنے والے)، بَقِیَّةُ السَّلَفِ (بزرگوں کی نشانی)، حُجَّةُ الْخَلَفِ (اپنے بعد والوں کے لئے دلیل)، نَاصِحُ الْاُمَّةِ (اُمَّت کو نصیحت فرمانے والے)، کَاشِفُ الْغُمَّةِ (مشکلات حل فرمانے والے)، حَامِیْ حِمَی الرِّسَالَةِ عَنْ کَیْدِ اَهْلِ الضَّلَالَةِ (گمراہوں کے مکر و فریب توڑ کر ناموسِ رسالت پر پہرہ دینے والے)، سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَمَاْوِیَّ (میرے سردار، میرے مولا، میری پناہ گاہ)، مَوْلَانَا مَوْلَوِی مُحَمَّد نَقِیْ عَلِیْ خاں قادِری برکاتی آلِ رسولی اللہ پاک اُن سے راضی ہو۔[2]

قُدرَت کا شاہکار ہیں، حضرت نقی علی
پَرْوُرْدَہ سرکار ہیں حضرت نقی علی

مفتی ہیں باکمال تو عاشق بھی بے مثال
آقا کے جاں نثار ہیں حضرت نقی علی

باطِل پہ قہر، حق کی ہیں تلوارِ بے نیام
سُنَّت کے پیروکار ہیں، حضرت نقی علی

والِد رضا کے اور ہیں اِبنِ رضا علی
سُنّی کے تاجدار ہیں حضرت نقی علی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:40۔
2 ... فتاوٰی رضویہ، جلد:28، صفحہ:495 تا 496۔

مفتی نقی علی خاں رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عشقِ رسول

پیارے اسلامی بھائیو! والدِ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نہایت اَہَم اور خاص وصف، یا یُوں کہئے کہ **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تمام اَعْلیٰ اَوْصاف اور تمام خوبیوں کی اَصْل جو ہے، وہ ہے: آپ کا عشقِ رسول۔

بلکہ بعض ماہرینِ رضویات (یعنی جو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت و کردار، آپ کی تعلیمات وغیرہ پر ریسرچ کرتے، اس پر مقالے (یعنی *Thesis*) لکھتے اور اس بنیاد پر ***P.H.D*** کی ڈگری حاصِل کرتے ہیں، اُن) کا کہنا ہے: ❁ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ امامِ عشق و محبت ہیں ❁ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ساری زندگی عشقِ رسول میں بسر فرمائی ❁ ساری زِندگی آقائے نامدار، مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتیں لکھتے ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت و ناموس پر پہرا دیتے ہوئے گزاری ❁ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کا تو کیا کہنا کہ پاک و ہند میں جو عشقِ رسول کی شمع روشن ہے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہی کے دَم سے روشن ہے مگر سُوال یہ ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عشقِ رسول کی یہ بے پناہ دولت نصیب کیسے ہوئی؟ اس پر ریسرچ کی گئی تو ریسرچ کرنے والوں نے کہا: ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ بے شک اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عشقِ رسول کی یہ بے پناہ دولت اللہ پاک ہی نے عطا فرمائی تھی مگر ظاہِری اسباب کے اعتبار سے دیکھا جائے تو چونکہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والِد اور آپ کے استاد **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بُلند رُتبہ عاشقِ رسول تھے، لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وہ عشقِ رسول جس نے ایک جہان کو فیض یاب کیا، یہ عشقِ رسول کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر **مولانا نقی**

علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاکیزہ دِل کے ذریعے ہی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دِل میں اُترا تھا۔[1]

جان ہے عشقِ مصطفےٰ، روز فُزوں کرے خُدا | جس کو ہو دَرد کا مزہ، نازِ دَوا اُٹھائے کیوں[2]

وضاحت: عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری جان ہے، اللہ کرے کہ یہ عشق کبھی کم نہ ہو، بڑھتا ہی رہے کہ جسے دَرْدِ عِشْق میں مزہ آتا ہے، وہ اس درد کی دوا نہیں لیتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عاشقِ رسول کا سَفَرِ مدینہ (حکایت)

1295 ہجری کی بات ہے، شوّال کا مہینہ تھا، والدِ اعلیٰ حضرت **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ شدید بیمار ہوئے، جسم کی ظاہِری طاقت میں کافی کمزوری آگئی، اسی حالت میں ایک روز آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ آرام فرما تھے، ظاہِری آنکھیں بند تھیں مگر قسمت بیدار تھی، دِل کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، مدنی آقا، مکی آقا، بگڑی بنانے والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کرم فرمایا، اپنے سچے عاشق کے خواب میں تشریف لے آئے

سَر بالیں، انہیں رَحمت کی ادا لائی ہے | حال بگڑا ہے تو بیمار کی بَن آئی ہے

سرکارِ نامدار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے سچے عاشق کو حکم فرمایا کہ مدینے چلے آؤ...! بس اب کیا تھا، **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھ کھلی، اگرچہ طبیعت ناساز تھی، ظاہِری جسمانی طاقت میں کافی کمزوری تھی مگر مدنی آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حکم فرما چکے تھے، چنانچہ **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فوراً حج اور مدینۂ منورہ

1 ...فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:64 بتغیر قلیل۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:94۔

حاضِری کا پختہ ارادہ فرمالیا، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دوست احباب، اَہْلِ خانہ وغیرہ نے بہت عرض کیا: عالی جاہ...!! طبیعت ناساز ہے، چلنا پھرنا بھی دُشوار ہے، اگر آئندہ سال بھی تشریف لے جائیں گے تو سرکارِ عالی وقار، مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر عَمَل ہو جائے گا مگر **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عشق کا کمال دیکھئے! طبیعت ناساز، جسمانی طور پر کافی کمزوری اور اب تو ہوائی جہاز پر سَفَر ہوتا ہے، ہند سے چند گھنٹے میں مدینۂ پاک پہنچا جا سکتا ہے، اُس وقت بحری جہاز پر، سمندر کے راستے سے سَفَر ہوتا تھا، مدینۂ پاک پہنچنے میں کئی کئی دِن لگتے تھے، اس سب صُورتِ حال کے باوُجُود سچے عاشقِ رسول، **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دوست احباب کی عرض پر عشقِ رسول میں وارفتہ ہو کر فرمایا: مدینہ طیبہ کے ارادے سے قَدَم دروازے سے باہَر رکھ لوں، پھر چاہے رُوح اسی وقت پرواز کر جائے۔[1]

شوق رو کے نہ رُکے پاؤں اُٹھائے نہ اُٹھے | کیسی مشکل میں ہیں اللہ تَمنّائی دوست[2]

وضاحت: یَا اللہ! محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِری کی تمنا ہے، شوق ایسا کہ دِل رُکتا نہیں، حال یہ کہ پاؤں اُٹھائے نہیں جارہے، چلنا دُشوار ہے، اِلٰہی! کیسی مشکل ہے، میری مدد فرما۔

مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے شہزادے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور گھر کے چند دیگر افراد کو ساتھ لے کر حج کے لئے روانہ ہوگئے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لا کر اپنے سچے عاشق، **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک پیالے میں دَوا عطا

1 ...فضائلِ دُعا، صفحہ:40۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:63۔

فرمائی، یہ دوا پینے کی برکت سے مرض کی شِدَّت میں کمی آگئی اور **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حج و زیارت کے تمام اَفْعَال تَنْدُرُستوں کی طرح ادا فرمائے، پھر مدینۂ طیبہ بھی باادب، پُرکیف حاضِری ہوئی۔[1]

میٹھا مدینہ دُور ہے، جانا ضرور ہے | جانا ہمیں ضرور ہے، جانا ضرور ہے
ہوتا ہے سخت امتحاں، الفت کی راہ میں | آتا مگر سُرور ہے، جانا ضرور ہے
عشاق کو تو ملتی ہے غم میں بھی راحت اور | آتا بڑا سُرور ہے، جانا ضرور ہے
سرکار کا مدینہ یقیناً بلاشُبہ | قلب و نظر کا نُور ہے، جانا ضرور ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تھی **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کی کیفیت...! کہ آپ کو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں آکر حکم فرمایا تو آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اتنی سختی سے عَمَل کیا کہ جان کی بھی پرواہ نہیں کی بلکہ فرمایا: مدینہ طیبہ کے ارادے سے قدم دروازے کے باہر رکھ لوں پھر چاہے رُوح پرواز کر جائے۔ یعنی اپنے آقا و مولیٰ، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر عمل کرنے کے لئے جو کچھ میرے اختیار میں ہے وہ میں ضرور کروں گا، پھر اللہ پاک کی رحمت اور مدنی سرکار، انبیا کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم بے شُمار ہے، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہیں گے تو مدینے پہنچادیں گے، ورنہ میری طرف سے تو حکم پر عَمَل ہو چکے گا۔

---

1 ...فضائلِ دُعا، صفحہ:41۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:486 تا 487 ملتقطاً۔

آنے دو یا ڈبو دو، اب تو تمہاری جانِب | کشتی تمہیں پہ چھوڑی، لنگر اُٹھا دیئے ہیں[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے حقیقی عشقِ رسول...!! آہ! اب تو عشقِ رسول کے بلند بانگ دعوے رِہ گئے ہیں، مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تو خواب میں دیئے گئے حکم پر بھی جان لٹانے کو تیار ہو گئے مگر ہمارا حال یہ ہے کہ وہ اَحْکام جو ہمارے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حیاتِ ظاہِری میں، اس ظاہِری دُنیا میں رہتے ہوئے ہم غُلاموں کے لئے ارشاد فرمائے ہم اُن پر بھی عمل نہیں کر پاتے ❁ چند قدم کے فاصلے پر مسجد ہے، قالین بچھے ہیں، پنکھے اور بعض جگہ A.C بھی لگے ہیں، تمام سہولیات موجود ہیں، تندرست بھی ہیں، ہاتھ پیر بھی سلامت ہیں، اس کے باوُجود نمازِ باجماعت کی پابندی نہیں کر پاتے، ❁ آہ! کئی مسلمان تو ایسے بھی ہیں کہ جن کی نمازیں ہی قضا ہو جاتی ہیں، ❁ ہمیں رشتے داروں کے ساتھ نیک سلوک کا حکم دیا گیا مگر ایک تعداد ہے جو معمولی وُجوہات یا محض انا پرستی کی وجہ سے رشتے توڑ ڈالتے ہیں، ❁ صاحبِ نصاب کو شرائط پائی جانے کی صُورت میں زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا مگر کتنے ایسے ہیں جو معاذ اللہ زکوٰۃ کی پوری ادائیگی نہیں کرتے، ❁ ہمیں رمضان المبارک کے روزے رکھنے کا حکم دیا گیا مگر کتنے لوگ ہیں جو بلاوجہ یا محض معمولی وُجُوہات کی بنا پر روزہ نہیں رکھتے، ❁ ہمیں غیبت، چغلی، جھوٹ، وعدہ خلافی وغیرہ سے منع کیا گیا مگر آج مُعَاشرہ ان گُنَاہوں کی لپیٹ میں ہے، ❁ کئی نادان ایسے بھی ہیں جنہیں لگتا ہے کہ اب سچ کا زمانہ ہی نہیں ہے، جھوٹ بول کر ہی زندگی گزاری جاسکتی ہے، الامان والحفیظ!

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:102۔

ہمیں مسلمان بھائی کا دِل دکھانے سے منع کیا گیا مگر آہ! ہمارے ہی معاشرے میں دنگا فساد، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے، قتل و غارت گری عام ہوتی جارہی ہے، ہمیں حُسنِ اَخلاق کا حکم دیا گیا مگر ہم بداخلاقی کے گہرے گڑھے میں گرتے ہی چلے جارہے ہیں، ہمیں ایمانداری کا حکم دیا گیا مگر معاشرے میں دونمبری عام ہے، **غرض**؛ وہ احکام جو ہمارے پیارے آقا، محبوب آقا، مدنی آقا، مکی آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ظاہری دُنیا میں تشریف فرما ہو کر، حیاتِ ظاہِری میں جو ارشادات فرمائے تھے، ہم اُن احکام پر بھی پُوری طرح عمل نہیں کر پاتے، اس کے باوُجود دعویٰ ہے کہ ہم بڑے عاشق رسول ہیں۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" میں فرماتے ہیں:

بے نمازی رہیں، کچھ نہ روزے رکھیں | ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کسیں | ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
جو کہ گانے سُنیں، فلم بینی کریں | ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
بدنگاہی کریں، بدکلامی کریں | ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام، ایسے ہیں بدلگام | ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عہد توڑا کریں، جھوٹ بولا کریں | ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
جو ستاتے رہیں، دِل دکھاتے رہیں | ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
گالیاں جو بکیں، عیب دریاں کریں | ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
داڑھیاں جو منڈائیں، کریں غیبتیں | ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول[1]

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:649 تا 650۔

اے عاشقانِ رسول! حقیقی عاشقِ رسول تو وہ تھے، جنہیں خواب میں حکم ملا تو کوئی تاوِیل نہیں کی، ٹال مٹول سے کام نہیں لیا، یہ نہیں کہا کہ ابھی طبیعت خراب ہے، ابھی چلنے پھرنے کی بھی ہمت نہیں، لہٰذا اگلے سال حکم پر عمل کر لوں گا... نہیں، نہیں بلکہ فرمایا: بس حکمِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کرتے ہوئے قدم دروازے سے باہَر رکھ لوں پھر چاہے جان بھی چلی جائے تو کوئی پرواہ نہیں ہے۔

ضعف مانا مگر یہ ظالم دِل | اُن کے رستے میں تو تھکا نہ کرے[1]

اللہ پاک ہمیں بھی مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے میں حقیقی عاشقِ رسول بننے کی سَعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات بھی خیال میں رہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خواب میں تشریف لانا حقیقت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کا تشریف لانا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَایَتَمَثَّلُ بِیْ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھ ہی کو دیکھا کہ شیطان میری مِثْل نہیں بَن سکتا۔[2]

پیارے آقا، جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لا کر جو ارشاد فرمائیں وہ بالکل حق، حق اور حق ہے، البتہ نیند کی حالت میں ہمارے حَوَّاس چونکہ کمزور ہوتے ہیں، اس لئے یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جو کچھ حُضُور جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، خواب دیکھنے والے نے حَرْف بہ حَرْف دُرُست سنا۔ یقیناً خواب میں سننے اور

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:142۔

2 ...ترمذی، کتاب:الرؤیا، باب:قول النبی من رانی، صفحہ:547، حدیث:2276۔

سمجھنے میں غلطی کا اِمکان موجود ہے، لہٰذا خواب میں دیئے ہوئے حکم پر عمل کرنے سے پہلے حکمِ شریعت کو دیکھنا ہوگا، اگر خواب والی بات شریعت سے نہیں ٹکراتی تو بے شک اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے تاہم خواب میں ملے ہوئے حکم پر عمل کرنا شَرْعاً واجب نہیں۔[1]

مِرے تم خواب میں آؤ مرے گھر روشنی ہو گی
مِری قسمت جگا جاؤ عنایت یہ بڑی ہو گی[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

8 آیات کی تفسیر

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ کریم میں 8 آیات کی ایک مختصر سُورت ہے، سورۂ "اَلَمْ نَشْرَحْ" اس سورۂ مبارکہ میں نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک سیرت اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا بیان ہے۔ بڑی مشہور آیت ہے:

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ (پارہ30، سورۃ الم نشرح:4)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

یہ آیتِ کریمہ بھی سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کی ہے۔ والدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس سورۂ مبارکہ کی تفسیر لکھی ہے اور مَاشَآءَ اللّٰہ! شان و کمال دیکھئے کہ قرآنِ کریم کی 8 مختصر آیات کی یہ تفسیر بڑے سائز کے 445 صفحات پر مشتمل ہے اور اگر اسے دورِ حاضِر کے تقاضوں کے مطابق پبلش (Publish) کیا جائے تو شاید اس کے صفحات 1000 تک پہنچ جائیں۔ **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی اس مبارک تفسیر کا عربی

1 ... فتاوی رضویہ، جلد:5، صفحہ:100 ماخوذاً۔
2 ... وسائل بخشش، صفحہ:391۔

نام ہے: اَلْکَلَامُ الْاَوْضَحُ فِی تَفْسِیْرِ اَلَمْ نَشْرَحْ اور اُردو نام ہے: انوارِ جمالِ مصطفٰے۔

اس بے مثال تفسیر کو پڑھیں تو جہاں مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی شان و عظمت کا پتا چلتا ہے، ساتھ ہی ساتھ آپ کے عشقِ رسول کی جھلک بھی واضح دیکھنے کو ملتی ہے، سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ میں تو بیان ہی شانِ رسالت ہوئی ہے، پھر مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس سورتِ پاک کی جس کمال ادب اور عشق و محبت بھرے انداز میں تفسیر لکھی، جیسے کمال انداز سے سرکارِ عالی وقار، مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوْصاف و کمالات کا بیان فرمایا، اپنی مثال آپ ہے۔

تفسیر انوارِ جمالِ مصطفٰے کے صفحہ:13 پر سرکارِ عالی وقار، مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ پاک آیا، بَس پھر کیا تھا...! ایک سچے عاشقِ رسول مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا قلم جھوم اُٹھا، دِل میں یادِ مصطفٰے ہے، دِماغ میں خیالِ مصطفٰے ہے، سَر ادب سے جھک گیا، یُوں لگتا ہے جیسے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جلوہ آنکھوں کے سامنے ہے اور مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ محبوب کے تَصَوُّر میں ڈوب کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے القاب لکھنا شروع ہوئے، قلم چلنے لگا اور چلتا گیا، چلتا گیا، چلتا ہی گیا، الفاظ ترتیب پانے لگے، عِلم کا سمندر اُمنڈ آیا، محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدح و ثنا ہونے لگی اور ہوتی گئی، ہوتی گئی، ہوتی ہی چلی گئی، یہاں تک کہ مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 358 القابات لکھے، پھر فرمایا:

مُحَمَّد شاہدِ دِیں، جانِ اِیْماں | مُحَمَّد رَحْمَتِ حق، لُطفِ یَزداں

یعنی مُحَمَّد صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دِین کے گواہ، ایمان کی جان، اللہ پاک کا لُطف اور اس کی رحمت ہیں۔

بہارِ ہَشْتْ جَنّت رَنگ و بُوْیَش | بَہِشْتِ نُہْ فَلک خَاکے زِ کُوْیَش

جنت کی سب بہاریں آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رنگت اور خوشبو مبارک سے بنی ہیں، اور یہ آسمان آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی گلی کی خاک کا صدقہ ہیں۔

یہاں تک **مولانا نقی علی خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُردُو اور فارسی میں 358 اَوْصافِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھے مگر ایک سچے عاشقِ رسول کا دِل تھا، اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اتنا سا ذِکر کر کے شوق پُورا نہ ہوا، پھر آپ نے عربی میں پیارے آقا، دو عالم کے داتا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوْصاف لکھنا شروع کئے، پھر وہی کیفیت، پھر وہی حال، پھر قلم چلنا شروع ہوا، پھر الفاظ ترتیب پانے لگے اور مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے آقا کے اَوْصاف لکھتے گئے، لکھتے گئے، لکھتے گئے، یہاں تک کہ آپ نے عربی میں اپنے آقا، محبوبِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 213 اَوْصاف لکھے، یہ 571 اَوْصاف و القاب ہیں، جو بڑے سائز کے 7 صفحات پر مشتمل ہیں، آخر میں مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

یَا عَاشِقِیْنَ تَوَلَّھُوْا فِیْ وَجْھِہٖ | ھٰذَا ھُوَ الْحُسْنُ الْجَمِیْلُ الْمُفْرَد
لَمْ یَاْتِ فِی اَوْلَادِ اٰدَمَ مِثْلُہٗ | فِیْمَا مَضٰی ھٰذَا حَدِیْث مُسْنَد
صَلُّوْا عَلَیْہِ بِکُوْرَۃً وَّ عَشِیَّۃً | اَلْفَ الصَّلٰوۃِ مَعَ السَّلَامِ وَ زِیْدُوْا

عربی اشعار کا ترجمہ: اے عاشقانِ مصطفےٰ! اُن کے چہرۂ مبارک کے جلووں میں کھو کر دیوانے ہو جاؤ! یہی وہ حَسِین و جمیل ہیں کہ ان جیسا اَوْلادِ آدم میں اَور کوئی نہیں آیا، یہ بات حدیثِ پاک میں بیان ہوئی ہے، پَس صبح و شام آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر ہزاروں بار درود اور سلام بھیجو...![1]

1 ...انوارِ جمالِ مصطفےٰ، صفحہ:13 تا 18 ملتقطاً۔

تیرے عشق نے بخشی ہے یہ سوغات مسلسل | تیرا ذِکر ہمیشہ، تیری بات مسلسل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** یہ ہے عشقِ رسول کہ جب محبوبِ ربِّ اکبر، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ پاک آئے تو عاشق جھوم جائے، کمال ادب کے ساتھ، شریعت کے دائرے میں رہ کر، اچھے سے اچھے الفاظ چُن کر ذِکرِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرے اور کرتا ہی چلا جائے، کرتا ہی چلا جائے، نہ دِل پر ملال آئے، نہ دِماغ میں کچھ اَور خیال آئے، نہ زبان تھکے، نہ اٹکے، بَس آنکھ پُر نَم ہو، دِل مچلتا رہے اور ذِکرِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوتا رہے۔

نعت پڑھتا رہوں، نعت سنتا رہوں، آنکھ پُر نم رہے، دِل مچلتا رہے
اُن کی یادوں میں ہر دَم میں کھویا رہوں، کاش! سینہ محبت میں جلتا رہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی 3 کرامات

(1): قحط دُور ہو گیا (حکایت)

ایک بار یُوں ہوا کہ بریلی شریف میں قحط سالی ہو گئی، بارش نہ ہوئی، فصلیں تباہ ہونے لگیں، جانوروں کے لئے چارا تک نہیں ملتا تھا، مہنگائی بھی بہت بڑھ گئی، لوگ پریشان ہو گئے، حضرت عَلَّامہ مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مرجعِ خلائق تھے، ایک روز بریلی شریف کے لوگ کثیر تعداد میں اکٹھے ہو کر آپ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے، قحط کی وجہ سے ہونے والی پریشانیوں کا ذِکر کیا اور التجاء کی کہ حُضُور دُعا فرمادیں کہ اللہ پاک بارش نازِل

فرمائے اور قحط کی تباہی سے نجات مل جائے۔ حضرت مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے غمخواریٔ اُمَّت کے جذبے سے لبریز ہو کر فوراً فرمایا: سب میرے ساتھ چلئے۔

یہ حکم سُن کر تمام لوگ آپ کے ساتھ چل پڑے، حضرت مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ سڑک پر پیدل بہت کم نکلتے تھے، آج جب آپ پیدل ہی سڑک پر جارہے تھے تو شہر کے لوگ تعجب سے نظریں جمائے آپ کو دیکھنے لگے، لوگوں کی کثیر تعداد بھی ساتھ تھی، راستے میں لوگ پوچھتے: کیا ماجرا ہے؟ جواب ملتا: حضرت مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ بارِش کی دُعا کرنے جارہے ہیں، بس لوگ یہ سنتے اور اپنے کام کاج چھوڑ کر آپ کے ساتھ چل پڑتے، جہاں سے آپ گزرتے گئے، لوگ ساتھ ملتے گئے، ایک مقام پر ایک غیر مُسْلِم نے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو لوگوں کے ہجوم کے ساتھ جاتے دیکھا تو مَعَاذَ اللہ! مذاق اُڑاتے ہوئے بولا: مولانا! جب تک بارِش نہ ہو، واپَس نہ لوٹنا۔ مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس کا یہ گستاخانہ جملہ سُنا مگر جواب نہ دیا اور آگے چلتے گئے، آخر آپ عید گاہ میں پہنچے، لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ بارِش کی دُعا مانگنے کے لئے عید گاہ تشریف لا رہے ہیں تو کافِی سارے لوگ پہلے ہی سے عید گاہ میں پہنچ چکے تھے، غرض کافِی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے، مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے نمازِ اِسْتِسْقَاء (یعنی بارِش کی دُعا مانگنے کے لئے نماز) ادا کی، اس کے بعد جیسے ہی آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو یکایک آسمان پر بادل چھا گئے، ابھی دُعا سے فارِغ بھی نہ ہوئے تھے کہ بارش شروع ہو گئی اور اتنی زبردست بارِش ہوئی کہ لوگوں کا گھروں تک جانا مشکل ہو گیا۔[1]

1 ...مولانا نقی علی خاں بریلوی، صفحہ: 52 تا 53۔

برَستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بَدوں پر بھی برسا دے برَسانے والے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2):روزہ نہ چھوڑنا

مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دُنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد کی بات ہے، ایک بار رَجَبُ الْمُرَجَّب کے مہینے میں مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے شہزادے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا! اس بار رمضان المبارک میں مرضِ شدید ہو گا، روزہ مت چھوڑنا۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایسا ہی ہوا، رمضان المبارک میں مجھے شدید مرض کا سامنا رہا، طبیب (Doctore) نے بہت کہا کہ روزہ مت رکھو مگر الحمد للہ! میں نے روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی برکت نے اللہ پاک کے فضل سے شفا دی کہ حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا ہے: صُوْمُوا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو تندرُست ہو جاؤ گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): گیارہ درجے تک ہم نے پہنچا دیا (حکایت)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک روز خواب دیکھا: آپ کے والِدِ محترم مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے، ایک نفیس اور اُونچی سُواری بھی آپ کے

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:158۔
2 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:206۔

ساتھ ہے، مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے شہزادے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اُٹھا کر اُس سُواری پر سُوار کر دیا اور فرمایا: 11 درجے تک تو ہم نے پہنچا دیا، آگے اللہ مالِک ہے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان 11 درجوں سے مراد سرکارِ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی غُلامی کے درجات ہیں۔[1]

رضا کے کام اور رک جائیں حاشا
ترا سائل ہے تو باذِل ہے یا غوث[2]

وضاحت: رضا کے کام نہ ہوں یہ ہر گز نہیں ہو سکتا کیونکہ اے غوث پاک! رضا آپ کا سوالی ہے اور آپ سخی بخشش کرنے والے میرے آقائے نعمت ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سَفَرِ آخرت

پیارے اسلامی بھائیو! عالِمِ باعَمَل، ولیٔ باکرامت، عاشِقِ ماہِ رسالت، والِدِ اعلیٰ حضرت حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 51 سال، 5 ماہ دُنیا میں تشریف فرما رہ کر 1297 ہجری کو ذیقعدۃ الحرام کی 30 یا 29 تاریخ، جمعرات کے دِن، ظہر کے وقت اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے، آپ کا مزار پُر اَنوار بریلی شریف (ہند) میں آپ کے والِد مولانا رضا علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پاک کے قریب ہے۔

1 ...مولانا نقی علی خاں بریلوی، صفحہ:55۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ:257۔

حدیثِ پاک میں ہے: جو پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر مرے، وہ شہید ہے۔[1] مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر دُنیا سے رخصت ہوئے، لہٰذا اس حدیثِ پاک کے مطابق آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شہادت کا رُتبہ پایا۔

سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس روز والِدِ ماجِد مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وِصَال ہوا، اس روز آپ نمازِ فجر ادا فرما چکے تھے، ظہر کی نماز کا وقت ابھی باقی تھا کہ انتقال فرمایا، نزع کے وقت جتنے لوگ آپ کے قریب موجود تھے، سب نے دیکھا کہ آنکھیں بند کئے مسلسل سلام فرماتے رہے (شاید یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وِصَال کے وقت اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ کی رُوحیں استقبال کے لئے تشریف لا رہی تھیں اور آپ انہیں سلام فرما رہے تھے)،

ابھی چند سانس باقِی تھے کہ آپ نے اپنے ہاتھوں کو اَعْضائے وُضو (یعنی چہرے، بازو، سر اور پاؤں) پر یُوں پھیرا جیسے وُضو فرما رہے ہیں، یہاں تک کہ اشارے ہی اشارے سے ناک میں پانی بھی ڈالا۔

سُبْحٰنَ اللہ! وہ اپنے طَور پر حالتِ بے ہوشی میں نمازِ ظہر بھی ادا فرما گئے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: جس وقت رُوحِ پاک جسم سے جُدا ہوئی، اس وقت میں سرہانے حاضِر تھا، عظمت والے اللہ پاک کی قسم! آپ کے سینۂ پاک سے نور اُٹھا اور جس طرح آئینے میں سورج کا عکس پڑتا ہے، اس طرح چہرۂ پاک پر چمک کر غائِب ہو گیا، اس کے ساتھ رُوحِ مبارک بدن سے جُدا ہو گئی۔

---

1 ...ترمذی، کتاب: الجنائز، باب: ماجاء فی الشہداء مَنْ ہُمْ، صفحہ: 277، حدیث: 1063۔

آخری کلمہ جو مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبان مبارک سے نکلا وہ لفظ "اللہ" تھا اور آخری تحریر جو آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ہاتھ سے لکھی وہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تھی۔

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: والِدِ ماجِد، مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وِصالِ پُر ملال کے بعد میں نے اپنے پیر و مُرشِد سید شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت والِد صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار پر تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: حُضُور! یہاں کہاں...!! فرمایا: آج سے یا فرمایا: اب سے ہم یہیں رہا کریں گے۔[1]

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح مِلا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیّب و طاہر گیا[2]

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اللہ پاک کے کامل ولی، عالِمِ باعمل، حضرت علّامہ، مولانا، مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا دُنیا سے رخصت ہونے کا منظر کیسا ایمان افروز اور دِل نشین ہے۔ اور قربان جایئے! کہ آپ نے آخری لفظ جو زبان سے ادا فرمایا، وہ لفظ اللہ تھا اور آخری تحریر جو لکھی وہ بسم اللہ شریف تھی۔

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: جس کا

1 ... فضائلِ دُعا، صفحہ:41 تا 42۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:54۔

آخری کلام کلمہ طیبہ ہو اوہ جنّت میں داخل ہو گا۔[1]

خادِمِ مصطفےٰ حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، محبوبِ خُدا، احمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اللہ پاک کی تعظیم کے لئے عُمدہ کر کے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا، اللہ پاک اسے بخش دے گا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! "بِسْمِ اللہ" شریف کی برکتیں لوٹنے اور مغفرت کی خیرات پانے کے لئے وقتاً فوقتاً باوُضو خوش خط کر کے کسی کاغذ پر بِسْمِ اللہ شریف لکھتے رہنے کی عادت بنائیے لیکن خیال رہے! بے ادبی کے مقام پر ہر گز مت لکھئے، دیواروں پر بھی آیات اور مقدس کلمات لکھنے سے بچنا چاہئے کہ آہستہ آہستہ سیاہی کے ذرّات زمین پر جھڑ جاتے ہیں۔

بِسْمِ اللہ شریف لکھنے کے ساتھ ساتھ پڑھنے کی بھی عادَت بنانی چاہئے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ مُنَوَّرہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے گا اللہ پاک ہر حرف کے بدلے اس کے نامۂ اعمال میں چار ہزار نیکیاں درج فرمائے گا، چار ہزار گُناہ بخش دے گا اور اس کے چار ہزار درجات بلند فرمائے گا۔[3] حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: ایک شخص نے خوب عمدگی کے ساتھ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھا تو اس کی بخشش ہو گئی۔[4]

---

1 ... ابو داؤد، کتاب: الجنائز، باب: فی التلقین، صفحہ: 503، حدیث: 3116۔
2 ... تفسیر در منثور، سورۃ فاتحہ، جزء: 1، جلد: 1، صفحہ: 27۔
3 ... فردوس الاخبار، فصل: فضل قراءۃ القرآن، جلد: 4، صفحہ: 26، حدیث: 5573۔
4 ... شعب الایمان، باب: تعظیم القرآن، جلد: 2، صفحہ: 546، حدیث: 2667۔

پیارے اسلامی بھائیو! بِسْمِ اللہ شریف کی مزید برکتوں اور فضائل کی معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ، مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب "فیضانِ سُنّت" سے "فیضانِ بِسْمِ اللہ" کا باب (*Chapter*) پڑھ لیجئے۔

ملے گا دونوں عالَم کا خزانہ پڑھ لو بِسْمِ اللہ
خدا چاہے تو ہو جنّت ٹھکانہ پڑھ لو بِسْمِ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

اے عاشقانِ رسول! دُنیا اور آخرت کی بہتریاں پانے، اولیائے کرام کا فیضان حاصِل کرنے، دِل میں عشقِ رسول بڑھانے اور نیک نمازی بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ۔

الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو رات عشاء کی نماز کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (*Live*) مدنی مذاکرہ فرماتے یعنی دُنیا بھر سے عاشقانِ رسول کے پوچھے گئے سوالوں کے عِلْم و حکمت سے بھرپور جوابات ارشاد فرماتے ہیں، آپ بھی مدنی مذاکرے میں شرکت فرمایئے اور عِلْمِ دِین کا خزانہ حاصِل کیجئے۔

بچے بھی نمازی بن گئے

تحصیل تلہ گنگ (ضلع چکوال، صوبۂ پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ وہ توبہ سے پہلے معاشرے کے ایک انتہائی بدکار انسان تھے۔ سگریٹ، چرس، شراب جو ملتا اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیتے تھے۔ ایک بار رمضان المبارک میں ہمت کر کے روزے رکھنا شروع کر دیئے، روزانہ رات میں مدنی چینل پر **"مدنی مذاکرہ"** دیکھنا بھی نصیب ہو گیا، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حکمت بھری باتوں نے ان کے دل پر ایسا اثر چھوڑا کہ ان کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، الحمد للہ انہوں نے گناہوں سے سچی توبہ کر لی اور چہرے کو داڑھی شریف سے سجالیا، پانچوں نمازیں مسجد میں جا کر باجماعت ادا کرنے لگے، انہیں نمازیں پڑھتا دیکھ کر ان کے 12 سالہ بیٹے اور 10 سالہ بیٹی نے بھی نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔ بیٹا تو باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے ان کے ساتھ جاتا تھا۔[1]

مدنی مذاکرہ ہے شریعت کا خزینہ
اخلاق کا تہذیب کا طریقت کا خزینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کلمہ اینڈ دُعا (Kalma &Dua) ایپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوت اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت ہی پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام "کلمہ اور دُعا" (*Kalma&Dua*) جاری کی ہے۔ اس ایپلی کیشن کے ذریعے بہت آسان انداز سے بچوں کی تربیت کی جاسکتی

1 ... فیضان مدنی مذاکرہ، صفحہ:72۔

ہے ❁ اس اپیلی کیشن میں بچوں کے لئے 6 کلمے آڈیو کی صورت میں لفظ کی ادائیگی اور ترجمے کے ساتھ ❁ روزمرہ کی 16 مختلف دعائیں مثلاً پانی پینے کی دُعا، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا، دودھ پینے کی دُعا، سوتے وقت کی دُعا وغیرہ لفظ کی ادائیگی اور ترجمے کے ساتھ ❁ اور مختلف موضوعات پر سنتیں اور آداب وغیرہ شامل ہیں۔ اپنے موبائل میں یہ اپیلی کیشن انسٹال کر کے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سنّت کے مطابق میں ہر اِک کام کروں کاش!
تُو پیکرِ سنّت مجھے اللہ بنا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”نرمی“ سُنّتِ مصطفےٰ ہے

2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:(1): بے شک اللہ پاک نرمی فرمانے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے۔[2]

1 ...مشکوٰۃ، کتاب: الاِیمان، باب: الاِعتصام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب: الادب، باب: الرفق، صفحہ:594، حدیث:3688۔

(2):نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اُسے زینت بخشتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! نرمی کرنا ہمارے پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّت مبارکہ ہے، ❁ ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہایت نرم دِل تھے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ (پارہ4، سورۃ آلِ عمران:159)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تو اے حبیب! اللہ کی کتنی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں۔

❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ڈانٹ ڈپٹ نہ فرماتے ❁ اپنی ذات کے لئے غصہ نہ کرتے ❁ بچوں پر شفقت فرماتے ❁ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ نَرمی کا مُعَامَلہ فرماتے، حدیثِ پاک میں ہے: ایک بار اَعْرابی (عرب کا ایک دیہاتی) مَسْجِد نبوی شریف میں حاضِر ہوا (ظاہِر ہے یہ دیہات کا رہنے والا تھا، مسجد کے آداب کی زیادہ معلومات نہیں رکھتا تھا، لہٰذا اُس نے) مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا شروع کر دیا، صحابۂ کرام نے اسے اس حرکت سے روکا تو پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو رَوْک دیا۔ یہاں تک کہ جب وہ اَعْرابی فارغ ہو لئے تو رسولِ اکرم، مبلغِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بُلا کر (نرمی) سے مَسْجِد کے آداب سکھائے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس جگہ پانی بہا کر پاک کر دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔[2]

اللہ پاک ہمیں بھی طبیعت میں نرمی پیدا کرنے، بے جا غصے سے، ڈانٹ ڈپٹ وغیرہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... ابو داؤد، کتاب: الادب، باب: فی الرفق، صفحہ:756، حدیث:4808۔

2 ... مسلم، کتاب: الطہارۃ، باب: وجوب غسل البول، صفحہ:123، حدیث:284۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنتیں سیکھیں گے اِس میں ان شاء اللہ سر بسر
مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار
سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار[1]

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:635۔

مسلمان کی عزّت کیجئے...!

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...پیارے آقا صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے چادر عطا فرمائی
- ...مسلمان کی بے عزّتی حرام ہے
- ...مسلمان کو تکلیف پہنچانا سخت ترین گُناہ ہے
- ...مسلمان کی بے عزّتی کی چند مثالیں
- ...سورۂ حُجُرات میں اجتماعی زندگی کے آداب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد میں کثرت سے آنے کی عادت بنایئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! گُناہوں سے محفوظ رہیں گے۔ اور جب بھی مسجد میں آئیں، یاد کر کے اعتکاف کی نیت بھی کر لی جائے اس کے 2 فائدے ہوں گے: پہلا یہ کہ جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، دوسرا یہ کہ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو ضمناً یہ چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جسے کوئی اَہم حاجت دَرْپیش ہو، وہ مجھ پر کَثْرت سے درود شریف پڑھے کیونکہ درودِ پاک دُکھ، دَرْد اور مصیبتوں کو دُور کرتا اور رِزْق میں اِضافہ کرتا ہے۔[1]

دُور ہو جائیں دُنیا کے رنج و اَلَم | ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ نم
مال و دولت کی کثرت کا طالب نہیں | تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُود و سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...بُستان الواعِظین، صفحہ: 241۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 604۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل تَرین عَمَل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادَت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کروادیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے چادر عطا فرمائی

حضرت جریر بن عبد اللہ بَجَلِی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، آپ نے 10 سن ہجری، ماہِ رمضان المبارک میں اسلام قبول کیا، بہت حسین و جمیل اور خوبصورت تھے، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا فرمان ہے: جَرِیْرٌ یُوسُفُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ جریر بن عبد اللہ اس اُمَّت کے یُوسف ہیں۔[2]

ایک مرتبہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے مبارک حجرے میں تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حاضِر ہوئے، یہاں تک کہ حجرہ مبارک بھر گیا، مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ باقی نہ رہی، حضرت جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی آگئے، جگہ تو تھی نہیں، لہٰذا آپ دروازے ہی میں بیٹھ گئے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دیکھا تو اپنی چادر مبارک لپیٹ کر ان کی طرف اُچھال دی اور فرمایا:

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔
2 ...اُسْدُ الْغابۃ، جلد:1، صفحہ:529۔

جریر! یہ چادر بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ...!

اللہ اکبر! سرورِ انبیا، محبوبِ خُدا صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی جانِب سے ایسی عزّت افزائی کوئی معمولی بات تو نہیں تھی، اب صحابیِٔ رسول حضرت جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا ادب اور عشقِ رسول دیکھئے! آپ نے چادر مبارک کو زمین پر گرنے نہ دیا، لپک کر چادر مبارک کو ہاتھوں پر لیا، اسے چوما اور آنکھوں پر لگا کر بے اختیار رونے لگے، روتے روتے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے مجھے عزّت بخشی، اللہ پاک آپ کی عزّتوں میں مزید اضافہ فرمائے، میری یہ مجال نہیں کہ میں آپ کی مبارک چادر پر بیٹھوں، یہ کہہ کر آپ نے چادر مبارک بارگاہِ رسالت میں پیش کر دی۔

اس پر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ یعنی جب تمہارے پاس قوم کا عزّت دار شخص آئے تو اس کی عزّت کرو![1]

اے عاشقانِ رسول! قربان جایئے! رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ان خوش گوار اور نرالی اداؤں پر...!! دوجہاں کے سردار ہیں، اللہ پاک نے اپنی محبوبیّت کا تاج عطا فرمایا، نبیوں کا امام بنایا، اتنا اَرْفَع و اعلیٰ، بلند ترین مقام ہونے کے باوُجود مبارک انداز دیکھئے! کیسے نرالے ہیں، ایک غُلام حاضِر ہوتے ہیں اور سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم انہیں اپنی چادر عطا فرماتے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ!

تم عرش کے تاجدار مولیٰ | تم فرش کے باوقار آقا
اس شان کے ہم نے کیا کسی نے | دیکھے نہیں زینہار آقا
ایسا تو کہیں سُنا نہ دیکھا | بندوں کا اُٹھائیں بار آقا

1 ...مکارم الاخلاق، صفحہ:60 تا 61، حدیث:71۔

جن کی کوئی بات تک نہ پوچھے | ان پر تمہیں آئے پیار آقا
ہو جانِ حسنؔ نثار تجھ پر | ہو جاؤں ترے نثار آقا [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر مسلمان عزّت دار ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے مسلمان کو عزّت سے نوازا ہے، کوئی غریب ہے یا امیر، کوئی گورا ہے یا کالا، ہر وہ شخص جس کے دِل میں ایمان کا نور موجود ہے، اس کے سر پر عزّت کا تاج بھی سجا ہوا ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ (پارہ:28، سورۂ منٰفقون:8)

ترجَمہ کنزُ الایمان: اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں صاف صاف فرمادیا کہ عزّت اللہ رَبُّ العزّت کی ہے، اس کی عطا سے اس کے محبوب صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عزّتوں والے ہیں اور محبوبِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ کا ہر غُلام عزّت والا ہے۔ تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے: (1): ہر مؤمن عزّت والا ہے، کسی مسلِم قوم کو ذلیل جاننا یا اسے کمین کہنا حرام ہے (2): مؤمن کی عزّت ایمان اور نیک اعمال سے ہے، روپیہ پیسہ سے نہیں (3): مؤمن کی عزّت دائمی ہے، فانی نہیں، اسی لئے مؤمن کی لاش اور قبر کی بھی عزّت کی جاتی ہے (4): جو مؤمن کو ذلیل سمجھے، وہ اللہ پاک کے نزدیک ذلیل ہے، بندہ غریب ہو، مسکین ہو مگر ہو مسلمان تو وہ عزّت والا ہے جبکہ کوئی کتنا ہی امیر ہو، مالدار

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:65و67ملتقطاً۔

ہو مگر ہو کافِر تو عزّت والا نہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتَر ہے۔[1]

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے عشق بھرے جذبات کا اظہار یوں کرتے ہیں:

صاحبِ عزّت و جلال آقا — تُو ہے باعظمت و کمال آقا
میں ہوں بے رُوپ، بے جمال آقا — کچھ نہیں ڈھنگ اور کمال آقا
تری رحمت ہی سے ملی عزّت — خاک مجھ میں ہے کچھ کمال آقا
ٹھوکریں دربدر کی کیوں کھاؤں — تیرے دَم سے ہوں مالا مال آقا
تم نے ہی سر بلندیاں بخشیں — مجھ میں کچھ بھی نہ تھا کمال آقا
آپ نے صِرف اپنی رحمت سے — بخشی عزّت دیا جلال آقا[2]

مسلمان کے لُعاب کی بھی عزّت ہے

بہارِ شریعت میں ایک مسئلہ لکھا ہے، اس کا خُلاصہ یہ ہے کہ مِسواک جسے مسلمان استعمال کر چکا ہو، جب وہ مسواک قابلِ استعمال نہ رہے (مثلاً بہت چھوٹی ہو جائے کہ پکڑی نہ جائے) تو اس مسواک کو یا تو دَفن کر دیا جائے یا احتیاط سے کسی محفوظ جگہ رکھ دیا جائے، اس استعمال شُدہ مسواک کو یونہی پھینک دینا درست نہیں۔

آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ حکمت کیا ہے؟ کیا مسواک کا اتنا ادب ضروری ہے؟ مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کی 2 حکمتیں لکھی ہیں: (1): مِسواک آلۂ ادائے سُنّت ہے (یعنی یہ چھوٹی سی لکڑی جسے مسواک کہا جاتا ہے، اس لکڑی کو حضُور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ایک عَمَل مبارک کے ساتھ نسبت ہو گئی، ایک مسلمان بندے نے سُنّتِ مصطفٰے

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:28، سورۂ منٰفقون، تحت الآیۃ:8، جلد:10، صفحہ:169۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:174 تا 175 ملتقطاً۔

کی ادائیگی کے لئے اس لکڑی کو استعمال کر لیا ہے، لہٰذا یہ لکڑی کا ایک ٹکڑا سُنّتِ مصطفےٰ کے ساتھ نسبت ہونے کی وجہ سے قابلِ احترام ہے)۔ (2):دوسری حکمت یہ ہے کہ آبِ دَہَنِ مسلِم (یعنی مسلمان کے منہ کا لُعاب) پاک ہے، چونکہ مسواک مسلمان کے مُنہ میں استعمال ہوئی ہے، لہٰذا مسلمان کا لُعاب جو اس مسواک کے ساتھ لگا ہے، اس کا اَدب کرتے ہوئے، مِسواک کو یا تو دَفن کر دیا جائے یا محفوظ مقام پر احتیاط سے رکھ دیا جائے تاکہ مسلمان کے منہ کے لُعاب کی بے حرمتی نہ ہو۔ مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: عُلَما فرماتے ہیں: بیت الخلا (یعنی واش رُوم) میں تھوکنا منع ہے، وجہ؟ کیوں منع ہے؟ اس لئے کہ مسلمان کا لُعاب پاک ہے، بیت الخلا جیسی جگہ پر اس پاک چیز کو ڈالنا مناسب نہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! ایک مسواک کو جب رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نہیں بلکہ آپ کی ایک سُنّت کے ساتھ نسبت ہوئی تو اس کی عزّت ہو گئی تو وہ انسان جس کا عزّت دار نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایمان کا رشتہ ہے، اس کی عزّت کتنی ہو گی...؟ پھر یہ بھی غور کیجئے! کہ مسلمان کے مُنہ کے لُعاب کی جب اتنی عزّت ہے کہ اسے ناپاک جگہ ڈالنے سے عُلَما نے منع فرمایا تو ذرا سوچئے! خُود مسلمان کی اپنی عزّت کتنی ہو گی...؟؟

مسلمان کی عزّت

اِبنِ ماجہ شریف میں ہے، جانِ کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کعبہ شریف کو مخاطب کر کے فرمایا: اے کعبہ تُو کیسا پاکیزہ ہے! تیری خوشبو کیسی پاکیزہ ہے! تُو کیسا عظیم ہے! تیری عزّت بھی کتنی بلند ہے! اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی

1 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:294، حصہ:2 خلاصۃً۔

جان ہے، بے شک ایک مؤمن کی عزّت اللہ پاک کے ہاں تیری عزّت سے زیادہ ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اللہ پاک نے مسلمان کو کیسی عزّتوں سے نوازا ہے، یقیناً درجات کے اعتبار سے عزّتوں میں کمی بیشی تو ہے، ایک ولیُ اللہ کی اور عام مؤمن کی عزّت برابر نہیں ہے، اسی طرح عُلَما کی عزّت عوام کی عزّت سے کہیں بڑھ کر ہے مگر عزّت تو سب ہی کی ہے، جس کے دِل میں بھی نورِ ایمان موجود ہے، اس کے سَر پر عزّت کا تاج بھی سجا ہوا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر مسلمان کی عزّت کریں، اُس کی حُرمت کا خیال رکھیں۔ اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، مکی مدنی، محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو بندہ اپنے مسلمان بھائی (کی عزّت کرتے ہوئے، اس) کے گھوڑے کی رِکاب پکڑے، اس کا یہ عَمَل کسی لالچ کی وجہ سے نہ ہو، کسی قسم کے خوف کے سبب نہ ہو (بلکہ خالص اللہ پاک کی رضا کے لئے ہو) تو غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ اللہ پاک اس رکاب پکڑنے والے کی مَغفِرت فرما دیتا ہے۔[2]

پہلے دور میں گھوڑوں پر سَفَر ہوتے تھے تو عزّت افزائی کا یہ طریقہ تھا کہ ایک شخص گھوڑے کی لگام پکڑ لیتا تھا تاکہ سوار ہونے والا آسانی سے سُوار ہو جائے، اسی طرح جب کوئی گھوڑے سوار آتا تو جلدی سے آگے بڑھ کر گھوڑے کی لگام پکڑ لیتے تھے، تاکہ گھوڑے سُوار آسانی سے اُتر جائے۔ آج کے دَور میں اس کی مثال یوں بنے گی کہ مثلاً ایک شخص موٹر سائیکل پر آیا، دوسرا جلدی سے آگے بڑھ کر موٹر سائیکل پکڑ لے کہ لائیے! میں پارک کر دیتا ہوں، اس عَمَل سے اسے کوئی لالچ نہ ہو کہ مثلاً سیٹھ صاحِب ہیں، کوئی نگران صاحب ہیں، میں ان کی عزّت کروں گا تو یہ مجھ پر نوازشات کے دروازے کھول دیں گے،

1 ... ابن ماجہ، کتاب الفتن، صفحہ:633، حدیث:3932۔

2 ... معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:287، حدیث:1012۔

نہ ہی کوئی خوف ہو کہ سیٹھ صاحب یا نگران صاحب تشریف لائے ہیں، اگر آگے بڑھ کر موٹر سائیکل پارک نہیں کروں گا تو کھری کھری سُنائیں گے یا ناراض ہوں گے، ایسا کوئی معاملہ نہ ہو، نہ لالچ ہو، نہ کوئی خوف ہو بلکہ بندہ خالِصتاً اللہ پاک کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی عزّت کرے تو اس کی برکت سے اللہ پاک اُس عزّت کرنے والے کی مَغفِرت فرمادیتا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں دوسروں کی عزّت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

مسلمان کی عزّت دوسرے مسلمان پر حرام ہے

اللہ پاک کے آخری رسول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ یعنی ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی اجازت نہ لے، کسی کی آبروریزی (یعنی بے عزّتی) نہ کرے، کسی مسلمان کو ناحق اور ظُلماً قتل نہ کرے، کہ یہ سب سخت جُرم ہیں۔[2]

مفتی صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: مسلمان کو نہ تو دل میں حقیر جانو! نہ اُسے حقارت کے الفاظ سے پکارو! نہ ہی بُرے لَقَب سے یاد کرو! نہ اس کا مذاق بناؤ! آج ہم میں یہ عیب بہت ہے، پیشوں، نسبوں، یا غربت و اِفلاس کی وجہ سے مسلمان بھائی کو حقیر جانتے ہیں کہ وہ پنجابی

1 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ:1386، حدیث:2564۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:553۔

ہے، وہ بنگالی ہے، وہ سندھی ہے، وہ سرحدی ہے، اسلام نے یہ سارے فرق مٹا دیئے۔ شہد کی مکھی مختلف پھولوں کے رس چوس لیتی ہے تو ان کا نام شہد ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دامن پکڑ لیا تو سب مسلمان ایک ہو گئے، حبشی ہو یا رُومی![1]

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا | جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

مسلمان کی بے عزّتی حرام ہے

حَجَّۃُ الوَدَاع کا موقع تھا، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مِنٰی شریف میں خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبے میں آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مخاطب کر کے فرمایا: اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا یہ کون سا مہینا ہے؟ (بالکل واضح سی بات تھی، حج کا موقع ہے اور حج ذُوالحجۃ الحرام ہی میں ادا کیا جاتا ہے لیکن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ادب دیکھئے!) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو گمان ہوا کہ شاید حُضُور صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس مہینے کا نام تبدیل فرمانے والے ہیں، لہٰذا عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَیْسَ ذُوالْحِجَّۃِ کیا یہ ذُوالحج کا مہینا نہیں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: کیوں نہیں (یعنی جی ہاں! ذُوالحج کا ہی مہینا ہے)۔ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دوسرا سوال کیا: اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا یہ کون سا شہر ہے؟ (یہ بھی بالکل واضح بات تھی، حج مکے ہی میں ادا کیا جاتا ہے مگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس بار بھی ادب کرتے ہوئے) عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ کیا یہ بَلْدَہ (یعنی مکہ مکرمہ) نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں (بالکل یہ مکہ مکرمہ ہی ہے)۔

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:552 ملتقطاً۔

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تیسرا سوال کیا: اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا یہ کونسا دِن ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس بار بھی ادباً عرض کیا: اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ کیا یہ یومُ النَحْر نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں، (یہ یومُ النحر یعنی قربانی ہی کا دِن ہے)۔

اب رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جیسے اس دِن کی، اس شہر اور اس مہینے میں حُرْمت و عزّت ہے، تمہارے خُون، تمہارے مال اور تمہاری عزّتیں ایسے ہی ایک دوسرے پر حرام ہیں۔[1]

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حدودِ حرم میں جیسے نیکی ایک کی ایک لاکھ بن جاتی ہے، ویسے ہی گُناہ بھی ایک کا لاکھ ہے، اس لئے حُضور صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جیسے یہاں کا گُناہ دوسرے مقامات کے گُناہ سے سخت تَر ہے، ایسے ہی مسلمان کے خون، مال، آبرُو ظلماً برباد کرنا سخت تَر ہے۔[2]

خدایا! کسی کا نہ دل میں دکھاؤں | اَماں تیرے اَبَدی عذابوں سے پاؤں

مسلمان کو تکلیف پہنچانا سخت ترین گُناہ ہے

مفتی صاحب ایک مقام پر فرماتے ہیں: یعنی جیسے ماہِ ذِی الحج میں خصوصاً عرفہ کے دن، حرم شریف کی زمین میں گُناہ کرنا بدتَرِین جُرْم ہے کہ اس میں 3 جُرْموں کا مجموعہ ہے: (1): گُناہ ایک جُرْم (2): محترم جگہ کی بے حرمتی دوسرا جُرْم (3): حرمت والی تاریخ و مہینا کی بے ادبی تیسرا جُرم، ایسے ہی مسلمان کا خُون بہانا، مال لُوٹنا (اور عزّت پامال کرنا) کئی

1 ...بخاری، کتاب المغازی، باب حجۃ الوداع، صفحہ:1092، حدیث:4406 ملتقطاً۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:173۔

جرموں کا مجموعہ ہے کہ یہ ظُلم بھی ہے، اللہ پاک کی ناراضی کا باعث بھی ہے اور رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تکلیف کا سبب بھی ہے۔[1] کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ جس نے مسلمان کو تکلیف پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔[2]

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں | بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسلمان کی بے عزّتی کی چند مثالیں

پیارے اسلامی بھائیو! آہ! افسوس...! اب ہمارے معاشرے میں دوسروں کی عزّت پامال کرنے کو بہت معمولی خیال کیا جانے لگا ہے ❁ کبھی مذاق کی بنیاد پر دوسروں کو ذلیل کیا جاتا ہے ❁ کوئی دوسروں پر فقرے کَستا اور عزّتِ نفس کی دھجیاں بکھیرتا ہے ❁ کسی کی غربت کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے ❁ کسی کی ذات کو کمتر سمجھ کر اسے معاشرے میں ذلیل کیا جاتا ہے ❁ جس کے ہاں بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوں، بیٹے نہ ہوں، اسے طعنے دیئے جاتے ہیں ❁ سیٹھ ملازِم کو ذلیل کرتے نہیں شرماتا، سب کے سامنے اس کی عزّتِ نفس کو تار تار کرکے رکھ دیتا ہے ❁ صدقہ خیرات کرنا ہو تو بعض امیر شہرت کے چکر میں غریبوں کی تصویریں بناتے، اپنی نام نہاد سخاوت کا چرچا کرتے اور بے چارے غریب کی عزّتِ نفس کے ساتھ کھیلتے ہیں ❁ شادی بیاہ میں بعض دفعہ غریب رشتے داروں کو ذلیل کر دیا جاتا ہے اور اب تو وَن کلِک (One Click) فارمولا بھی آگیا، لوگ ہنسی مذاق (یعنی Prank) کے نام پر دوسروں کا مذاق بنا کر سوشل میڈیا پر ڈالتے اور لاکھوں کروڑوں کے سامنے بے

1 ... مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:115 بتغیر قلیل۔
2 ... معجم اوسط، جلد:2، صفحہ:387، حدیث:3607۔

چاروں کی عزّت پامال کر ڈالتے ہیں۔

سود سے بڑا گُناہ

حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک کے نزدیک سود سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کے نزدیک سود سے بڑھ کر گناہ مسلمان کی عزت کو حلال سمجھنا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! جب اللہ پاک نے، اس کے پیارے محبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمان کو ایسی عزّتوں سے نوازا ہے تو ہم پر لازِم ہے کہ ہم دوسروں کی عزّت کریں، انہیں تعظیم و تکریم دیں اور کسی صُورت بھی دوسروں کی عزّتِ نفس پامال نہ کیا کریں۔ آیئے! اس ضمن میں قرآنِ کریم کی چند تعلیمات سُنتے اور انہیں اپنے کردار کا حِصّہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سورۂ حُجُرات میں اجتماعی زندگی کے آداب

سورۂ حُجُرات 26 وَیں سپارے کی ایک مختصر سُورت ہے، صِرْف 2 رکوع اور 18 آیات کی اس مختصر سُورت میں بہت ساری تعلیمات دی گئی ہیں، بالخصوص مسلمانوں کو اجتماعی (یعنی مل جُل کر رہنے والی) زندگی کے آداب سکھائے گئے ہیں یعنی ہم نے اپنے

1 ...شُعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، جلد:5، صفحہ:298، حدیث:6711۔

مسلمان بھائیوں کے ساتھ کیسا رویّہ رکھنا ہے، ہمارے والدین ہوں یا بہن بھائی، پڑوسی ہوں یا اَہلِ محلہ، کوئی دُور کا عزیز ہو یا بالکل اجنبی غرض ہر وہ شخص جو مسلمان ہے، چاہے وہ دُنیا کے کسی کونے میں بھی رہتا ہے، جب بھی ہماری اس سے ملاقات ہو، ہم نے اس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا ہے، اس تعلق سے سورۂ حُجُرات میں 6 مدنی پھولوں کا حسین گلدستہ بیان کیا گیا ہے۔

آیئے! قرآنِ کریم کے عطا کردہ یہ 6 مدنی پھول سُنتے اور آج ہی سے انہیں اپنے کردار کا حِصّہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

(1): کسی کا مذاق نہ اُڑاؤ...!!

اللہ پاک نے پارہ:26، سورۂ حُجُرَات کی آیت نمبر 11 میں ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ

(پارہ:26، سورۂ حجرات:11)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دُور نہیں کہ وہ ان ہنسے والیوں سے بہتر ہوں۔

مسلمان کی عزّت و تعظیم میں سے ہے کہ کسی طرح بھی اس کا مذاق نہ اُڑایا جائے۔ آیتِ کریمہ کے اس حصّے میں اسی بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ کوئی مرد دوسرے مرد کا اور کوئی عورت دوسری عورت کا مذاق نہ اُڑائے۔

ہر ایک کا اپنا ذوق ہوتا ہے، زِندگی گزارنے کا انداز اپنا ہوتا ہے، ہم کسی کے انداز پر تنقید نہیں کرسکتے، ہم کسی کے لباس پر، اس کے لائف سٹائل پر تنقید نہیں کرسکتے، یہاں

تک کہ اگر کوئی گُناہ گار ہے تو اسے بھی اچھے انداز سے نیکی کی دعوت تو دی جائے گی مگر اس کا مذاق اُڑانا ہر گز درست نہیں ہے۔

آج کل ہمارے ہاں یہ وبا بہت عام ہے ❁ کسی نے داڑھی شریف کی سُنّت سجالی تو اس پر تنقید ❁ کوئی عمامے شریف کا تاج سجالے تو اس پر تنقید ❁ کوئی آدھی پنڈلی تک سُنّت کے مطابق کرتا پہنتا ہے تو اس پر تنقید ❁ بے چارے غریب کے لباس پر طعن و تشنیع کرتے ہیں ❁ دوسروں کی نقل اُتار کر ان کے انداز کا مذاق اُڑایا جاتا ہے ❁ یہاں تک کہ بعض نادان قُدرت کی بنائی ہوئی چیزوں کا بھی مذاق اُڑاتے ہوئے بالکل نہیں شرماتے ❁ کسی کی آنکھ ٹیڑھی ہے تو اسے بھینگا کہہ کر مذاق اُڑائیں گے ❁ کسی کی ناک لمبی ہے تو اس کی ناک کا مذاق ❁ کسی کے ہونٹ موٹے ہیں تو اس کے ہونٹوں کا مذاق ❁ کسی بے چارے کی ٹانگ میں مسئلہ ہے تو اسے لنگڑا کہہ کر مذاق اُڑاتے اور سامنے والے کی عزّتِ نفس کی دھجیاں اُڑاتے ہیں۔

مذاق اُڑانے کے عذابات

آہ! ہماری بے احتیاطیاں، آہ! یہ غفلت...! اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو، نہ اس کا مذاق اُڑاؤ۔[1]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: بلاشُبہ لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کے لئے جنّت کا دروازہ کھولا جائے گا، پھر اسے بُلایا جائے گا: آؤ! قریب آؤ...! جب وہ جنّت کے قریب آئے گا تو

1 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، صفحہ:484، حدیث:1995۔

دروازہ بند کر دیا جائے گا، اسی طرح کئی بار کیا جائے گا۔[1]

آہ! وہ نادان جو دوسروں کی عزّت کا خیال نہیں رکھتے، مذاق اُڑاتے اور دوسروں کو ذلیل کر کے ہنستے اور خوشیاں مناتے ہیں، اس روایت کو بار بار پڑھیں، اس پر غور کریں، ذرا سوچیں تو سہی...! وہ قیامت کا 50 ہزار سال کا دِن، تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، آگ برساتا سورج، ہر طرف نَفْسِی نَفْسِی کا عالَم، اس صُورتِ حال میں جب کسی کو جنّت کی طرف پُکارا جائے گا، اس کے دِل میں کیسی خوشی داخِل ہو گی، وہ اپنی قسمت پر رشک کرتا، کتنی اُمّید کے ساتھ جنّت کی طرف لپکے گا مگر آہ...! جیسے ہی جنّت کے قریب پہنچے گا، دروازہ بند کر دیا جائے گا، ذرا تَصَوُّر تو باندھئے! اس وقت کیسی ندامت ہو گی، اُمّیدوں کے سارے چراغ یک دَم گُل ہو جائیں گے، خوشیاں مناتا ہوا دِل چکنا چُور ہو جائے گا۔ آہ! یہ حسرت، یہ ندامت کس لئے ہو گی...؟ اس لئے کہ یہ بدنصیب دُنیا میں دوسروں کا مذاق بناتا تھا، روزِ قیامت اسے اس بُرے کام کا بدلہ دیا جائے گا۔

بھائیوں کا دل دُکھانا چھوڑ دو | اور تمسخر بھی اُڑانا چھوڑ دو

مذاق مسخری کا شرعی حکم

اے عاشقانِ رسول! دُنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والا مسلمان ہو، ہم پر لازِم ہے کہ ہم ہر گز ہر گز اس کا مذاق نہ اُڑائیں۔ حضرت علّامہ عبد المصطفےٰ اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِہانت اور تحقیر کے لئے زبان یا اشاروں یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اُڑانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[2]

---

1 ...شُعب الایمان، باب تحریم اعراض الناس، جلد:5، صفحہ:311، حدیث:6757۔

2 ...جہنم کے خطرات، صفحہ:173۔

(2): کسی کو طعنہ نہ دو...!

اجتماعی زندگی کے آداب کا دوسرا مدنی پھول بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ (پارہ:26، سورۂ حجرات:11) | ترجَمۂ کنزُالایمان: اور آپس میں طعنہ نہ کرو۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: یعنی زبان یا اِشارے کے ذریعے ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ، کیونکہ مؤمن ایک جان کی طرح ہیں، جب کسی مؤمن پر عیب لگایا جائے گا تو گویا اپنے پر ہی عیب لگایا جائے گا۔[1]

آہ! اب ہمارے ہاں دوسروں کو طعنے دینے کی وبا بھی بہت عام ہے ❁ کوئی سُنّتیں اپنائے ❁ اپنا اُٹھنا بیٹھنا ❁ چلنا پھرنا ❁ کھانا پینا ❁ پہننا وغیرہ سُنّت کے مطابق کرلے تو اس پر طعنوں کے تیر برسائے جاتے ہیں ❁ غریب کو غُربت کا طعنہ دیا جاتا ہے ❁ کبھی کسی کی ذات کو کمتر سمجھ کر اُس کی ذات کا طعنہ دیا جاتا ہے (حالانکہ کوئی ذات ذلیل یا کمتر نہیں، عزّت کا معیار تقویٰ ہے) ❁ کوئی مزدوری کرتا ہے تو اسے مزدوری کا طعنہ ❁ کوئی ٹھیلہ لگاتا ہے تو اسے ٹھیلہ لگانے کا طعنہ ❁ جس کے ہاں صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوں، بیٹا نہ ہو، (حالانکہ بیٹی اللہ پاک کی رحمت ہے، اس کے باوُجود) اسے طعنے دیئے جاتے ہیں۔

رشتوں کا لین دین ہو یا خدانخواستہ طلاق وغیرہ کا معاملہ ہو جائے، تب تو شیطان خُوب کھل کر کھیلتا اور خُوب طعن و تشنیع کی آفت میں مبتلا کرتا ہے۔

طعن و تشنیع کی مذمت میں 2 احادیث

کاش! ہم اللہ و رسول کی تعلیمات کو سچّے دِل سے عملی طَور پر اپنالیں...! (1): حضرت ابو

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ:11، جلد:9، صفحہ:430 بتغیر قلیل۔

درداء رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بہت لعنت کرنے والے، بہت طعنے دینے والے قیامت کے دِن نہ گواہ ہوں گے، نہ شفیع۔[1]

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اُمَّتِ رسولُ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قیامت کے دن گزشتہ انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ السَّلام) کی گواہ بھی ہو گی (یعنی یہ گواہی دے گی) کہ انہوں نے اپنی اُمّتوں کو تبلیغ فرما دی اور گنہگاروں کی شفاعت کرنے والی بھی ہو گی مگر جو مسلمان لعنت کرنے اور طعنے دینے کا عادِی ہو گا، وہ ان دونوں نعمتوں سے محروم رہے گا۔ لہٰذا دُنیا میں لعن طعن کے عادِی نہ بنو۔[2]

(2): حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مؤمن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ فُحش (یعنی بے ہُودہ) بکنے والا ہوتا ہے۔[3]

فُحش بات کے معنٰی یہ ہیں: اَلتَّعْبِیْرُ عَنِ الْاُمُوْرِ الْمُسْتَقْبَحَۃِ بِالْعِبَارَاتِ الصَّرِیحَۃِ یعنی شرمناک اُمور (مثلاً گندے اور بُرے مُعاملات) کا کُھلے الفاظ میں تذکرہ کرنا۔[4]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ عُیُوب (یعنی طعنے دینا، لعنت کرنا اور فُحش بکنا، یہ) سچے مسلمان میں نہیں ہوتے، اپنے عیب نہ دیکھنا، دوسرے مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنا، ہر ایک کو لعن طعن کرنا اسلامی شان کے خِلاف ہے۔ بعض

---

1 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ:1004، حدیث:2598۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:451 بتغیر قلیل۔
3 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، صفحہ:481، حدیث:1977۔
4 ...احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، جلد:3، صفحہ:122۔

لوگ جانوروں کو، ہوا کو گالیاں دیتے ہیں، بعض لوگ گالی پہلے دیتے ہیں، بات بعد میں کرتے ہیں، یہ سب اس حدیثِ پاک سے عِبرت پکڑیں۔[1]

(3):ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے تیسرا اَدب قرآنِ کریم نے یہ بیان کیا:

وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ (پ26، سورۂ حجرات:11)

ترجَمہ کنزُ الایمان: اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔

صَدرُ الاَفاضِل سید محمد نعیم الدِّین مراد آبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں (ان ناموں سے نہ پُکارو!) جیسے کسی کو لمبو! موٹو! کالُو! وغیرہ کہہ کر پُکارنا۔[2]

بُرے نام سے پُکارنے کا حکم

افسوس! آج کل یہ بلا بھی معاشرے میں عام ہوتی جارہی ہے، آدمی کا اَصْل نام بہت اچھا ہوتا ہے، پھر لوگ نہ جانے کیوں دوسروں کو بُرے ناموں سے پُکارتے ہیں۔ جس کا جو نام ہو، اس کو اُسی نام سے پُکارنا چاہئے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا نام مثلاً لمبو، ٹھنگو وغیرہ نہ رکھا جائے، عموماً اس طرح کے ناموں سے سامنے والی کی دِل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چِڑتا بھی ہے، اس کے باوُجُود پُکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسی الٹے نام سے پُکارتا ہے۔ میرے آقا، اعلیٰ حضرت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافِر ذِمّی کو بھی شرعی حاجت کے بغیر ایسے الفاظ سے پُکارنا جس سے اس کی

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:469 بتغیر قلیل۔
2 ...تفسیر خزائن العرفان، پارہ:26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ:11، صفحہ:950۔

دِل شکنی ہو، اُسے ایذا پہنچے، شرعاً ناجائز و حرام ہے، اگرچہ بات فِیْ نَفْسِہٖ سچی ہو۔[1] مثلاً کسی کا رنگ واقعی کالا ہے، اس کے باوُجُود اسے کالو کہہ کر پُکارنے سے اس کی دِل آزاری ہوتی ہے تو اسے یُوں پُکارنا ناجائز و حرام ہی رہے گا۔

اُلٹے نام سے پُکارنے کی مذمت

حضرت عُمیر بن سعد رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں، حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی کو اس کے نام کے عِلاوہ نام (یعنی بُرے لقب سے) بُلایا، اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): بدگمانی مت کیجئے...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے چوتھا ادب اللہ پاک نے یہ بیان فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

(پارہ:26، سورۂ حجرات:12)

ترجَمہ کنزُالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: آیت کے اس حِصّے میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو بہت زیادہ گمان کرنے سے منع فرمایا کیونکہ بعض گمان ایسے ہیں جو محض گُناہ ہیں، لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔[3]

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:23، صفحہ:204۔

2 ... جامع صغیر، صفحہ:525، حدیث:8666۔

3 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ:12، جلد:9، صفحہ:433۔

گمان کی 3 اقسام

عُلما فرماتے ہیں: گمان (یعنی ہمارے دِل میں آنے والے خیالات شرعی حکم کے اعتبار سے) 3 قسم کے ہیں: (1): واجب: جیسے اللہ پاک کے ساتھ اچھا گمان رکھنا (2): مستحب: جیسے نیک مسلمان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا (3): ممنوع و حرام: جیسے اللہ پاک کے ساتھ برا گمان رکھنا، یونہی کسی مسلمان کے لئے بدگمانی کرنا کہ یہ حرام ہے۔[1]

بدگمانی جھوٹ ہے

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔[2]

بدگمانی کے دینی و دُنیوی نقصانات

تفسیر صِرَاطُ الجِنَان میں ہے: (1): جس کے بارے میں بدگمانی کی، اگر اس کے سامنے اس کا اظہار بھی کر دیا تو اس کی دِل آزاری ہو سکتی ہے اور شرعی اجازت کے بغیر مسلمان کی دِل آزاری حرام ہے (2): اگر مسلمان کے سامنے اس کے متعلق بدگمانی کا اظہار نہ کیا، بلکہ اس کی پیٹھ پیچھے کیا تو یہ غیبت ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا بھی حرام ہے (3): بدگمانی کرنے والا محض اپنے گمان پر صبر نہیں کرتا بلکہ وہ سامنے والے کے عیب تلاش کرنے میں لگ جاتا ہے اور کسی مسلمان کے عیب تلاش کرنا بھی گُناہ ہے (4): بدگمانی کی ہلاکت میں سے یہ بھی ہے کہ بدگمانی کرنے سے بغض اور حسد جیسے خطرناک باطنی

1 ... تفسیر صراط الجنان، جلد:9، صفحہ:433 بتغیر قلیل۔
2 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ:994، حدیث:2563۔

امراض پیدا ہوتے ہیں (5): بدگمانی کرنے سے 2 بھائیوں میں دُشمنی پیدا ہو جاتی ہے، ساس اور بہو ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتی ہیں، شوہر اور بیوی میں ایک دوسرے پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے، بدگمانی کی وجہ سے بات بات پر آپس میں لڑائی رہنے لگتی ہے اور بالآخر بعض دفعہ طلاق کی نوبت بھی آجاتی ہے۔ بدگمانی کی وجہ سے بھائی اور بہن کے درمیان تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں اور یوں ایک ہنستا بستا گھر اُجڑ کر رہ جاتا ہے (6): دوسروں کے لئے برے خیالات رکھنے والے افراد پر فالج اور دل کی بیماریوں کا خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حال ہی میں ایک تحقیقی رپوٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ وہ افراد جو دوسروں کے لئے مخالفانہ سوچ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار اور غصے میں رہتے ہیں ان میں دل کی بیماریوں اور فالج کا خطرہ 86٪ بڑھ جاتا ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں بدگمانی کی آفت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5): کسی کے عیب تلاش نہ کرو...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے پانچواں ادب یہ ہے کہ

وَلَا تَجَسَّسُوْا (پارہ:26، سورۂ حجرات:12) | ترجمۂ کنزُالعرفان: اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو۔

تَجَسُّس کسے کہتے ہیں...؟

لوگوں کی چھپی ہوئی باتیں اور عیب جاننے کی کوشش کرنا تَجَسُّس کہلاتا ہے۔[2]

❁ مثال کے طور پر کسی سے پوچھنا: رات دیر تک جاگتے رہتے ہو، فجر بھی پڑھتے ہو یا

1 ... تفسیر صراط الجنان، جلد:9، صفحہ:435 تا 436 بتغیر قلیل۔
2 ... حدیقہ ندیہ، الخلق الرابع والعشرون، جلد:3، صفحہ:160۔

نہیں؟ ❁ کسی نے نوکر رکھا تو اُس سے پوچھنا: آپ کا نیا نوکر برابر کام کرتا ہے یا نہیں؟ یہ بھی بِلا اِجازتِ شَرْعی پوچھنا عیب ڈھونڈنا ہے اور اس سوال کے جواب میں پورا خطرہ ہے کہ جس سے پوچھا گیا وہ نوکر کے بارے میں کام چور ہے، حرام خور ہے وغیرہ کہہ کر گنہگار ہو جائے ❁ اسی طرح بِلا اِجازتِ شَرْعی کسی کا کوئی عیب مَعْلُوم کرنے کے لئے اس کا پیچھا کرنا، اس کے گھر میں جھانکنا وغیرہ بھی تَجَسُّس میں داخِل ہے۔

تَجَسُّس کے متعلق 2 احکام

(1): مسلمان کی عیب جُوئی (یعنی اس کے عیب تلاش کرنا) حرام ہے **(2):** نوکر رکھنے یا کہیں شادی کا اِرادہ ہے تو حَسْبِ ضرورت مَعْلُومات کرنا گُناہ نہیں۔[1]

مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنے کی مذَمَّت

حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے وہ لوگو جو زبان سے تو ایمان لے آئے ہو مگر تمہارے دِل میں ابھی تک ایمان داخِل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت مت کرو اور نہ ان کے عُیُوب کو تلاش کرو کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا اللہ پاک اُس کا عیب ظاہِر فرمادے گا اور اللہ پاک جس کا عیب ظاہِر فرمادے تو اُسے رُسوا کر دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر (چُھپ کر بیٹھا ہوا) ہو۔[2]

اے عاشقانِ رسول! اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی غیبت کرنا اور ان کے عیب ڈھونڈنا منافقوں کا کام ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کا انجام

1 ...گناہوں کے عذابات، حصہ:1، صفحہ:32۔

2 ...ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، صفحہ:765، حدیث:4880۔

ذِلّت ورُسوائی ہے کہ جو شخص دوسروں کے عیب ڈھونڈتا ہے، یقیناً اس میں بھی کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہو گا اور ممکن ہے کہ وہ عیب ایسا ہو جس کے ظاہر ہونے سے وہ معاشرے میں ذلیل وخوار ہو جائے۔ لہٰذا عیب تلاش کرنے والوں کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان کی اس حرکت کی بنا پر کہیں اللہ پاک ان کے وہ پوشیدہ عیوب ظاہر نہ فرمادے جس سے وہ ذلت ورسوائی سے دوچار ہو جائیں۔

عیبوں پر پردے ڈالئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دوسروں کے عیبوں پر پردے ہی ڈالا کریں۔ بُخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ رکھا، اللہ پاک قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ رکھے گا۔[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم اپنے ساتھی کے عیب ذکر کرنے کا ارادہ کرو تو (اس وقت) اپنے عیبوں کو یاد کرو۔[2]

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے عیب تلاش کرنے سے بچنے، اپنے عیبوں کو تلاش کرنے اور ان کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(6): غیبت مت کیجئے...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے چھٹا ادب یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان بھائی کی غیبت

1 ...بخاری، کتاب المظالم والغصب، صفحہ:630، حدیث:2442۔
2 ...شُعب الایمان، باب تحریم اعراض الناس، جلد:5، صفحہ:311، حدیث:6758۔

نہ کی جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ (پارہ:26، سورۂ حجرات:12)

ترجَمہ کنزُ الایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

غیبت کسے کہتے ہیں؟

کسی کے بارے میں اس کی غیر مَوْجُودَگی میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سُن لے یا اُس کو پَہُنچ جائے تو اُسے ناگوار معلوم ہو۔ اسے غیبت کہتے ہیں۔[1]

مثلاً کسی کے مَجْلِس سے اُٹھ کر جانے کے بعد اس طرح کہنا: ❁ یار! وہ گیا، جان چُھوٹی ❁ ڈیڑھ ہشیار ہے ❁ بات بات پر ہاہا کر کے ہنستا تھا وغیرہ۔ اسی طرح مُسْتَحَبَّات و نوافِل میں سُستی کرنے والے کے بارے میں اس طرح کہنا: ❁ اُس نے زندگی میں کبھی عَاشُورا کا روزہ نہیں رکھا ❁ وہ اَوَّابین کیا پڑھے گا! اُس کو یہ تو پوچھو کہ یہ نوافِل کس وَقْت پڑھے جاتے ہیں ❁ وہ تَبَرُّک کہہ کر نیاز تو کھالیتا ہے مگر اس کے لئے چندہ کبھی نہیں دیتا۔[2]

غیبت کے متعلق احکام

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی مسلمان کی عزّت میں سے ہے کہ ہم اس کی غیبت نہ کریں، نہ ہی سنیں کہ (1): غیبت گُنَاہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے (2): غیبت کو حَلال جاننے والا کافِر ہے (3): غیبت کرنے والا فاسِق و گنہگار اور عَذابِ نار کا حق دار ہوتا ہے (4): بغیر شَرْعِی مَجْبُوری کے غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والے ہی کی

1 ...غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ:438۔

2 ...گناہوں کے عذابات، حصہ:1، صفحہ:27۔

طرح گنہگار ہوتا ہے۔[1]

غیبت کی مذمت میں 4 احادیث

(1): فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے عرض کیا: اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کا وہ عیب بیان کرو جس کے ذکر کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کی گئی: اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو جسے میں بیان کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: تم جو عیب بیان کر رہے ہو اگر وہ اس میں موجود ہو جب ہی تو وہ غیبت ہے اور اگر اس میں وہ عیب نہیں ہے تو پھر وہ بہتان ہے۔[2] (2): اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غیبت زِنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا، یارسولَ اللہ! صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، غیبت زنا سے زیادہ سخت کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: مرد زِنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی تب تک مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ معاف نہ کردے جس کی غیبت کی ہے۔[3] (3): رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن پیتل کے تھے اور وہ ان ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا: اے جبریل! عَلَیْہِ السَّلَام، یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا:

1 ...گناہوں کے عذابات، حصہ:1، صفحہ:27۔
2 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ:1002، حدیث:2589۔
3 ...شُعب الایمان، باب تحریم اعراض الناس، جلد:5، صفحہ:306، حدیث:6741۔

یہ وہ افراد ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کیا کرتے) اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے تھے۔[1] (4): پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھایا (یعنی غیبت کی) اس کے پاس قیامت کے دن اس کے بھائی کا گوشت لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا تم جس طرح دنیا میں اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کیا کرتے) تھے اب زندہ کا گوشت کھاؤ وہ چیخ مارتا ہوا اور منہ بگاڑتا ہوا کھائے گا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! غیبت، بدگمانی، تجسس اور مسلمانوں کی دِل آزاری وغیرہ بہت سارے گُناہوں کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **غیبت کی تباہ کاریاں** (جس میں آپ جان سکیں گے غیبت کی 18 سو سے زائد مثالیں، غیبت کرنے والے سے پیچھا چھڑانے کا طریقہ، غیبت کی جائز صورتیں، غیبت سے بچنے کا انوکھا طریقہ، غیبت کے بارے میں سوال وجواب اور اس کے علاوہ غیبت کے بارے میں کافی معلومات) اور رسالہ **احترامِ مسلم** پڑھ لیجئے! اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی کتب (1): تکلیف نہ دیجئے (2): گُناہوں کے عذابات (3): بدگمانی (4): اور جہنّم میں لے جانے والے اَعْمال بھی خرید یئے! انہیں پڑھئے اور عِلْمِ دین کا خزانہ حاصِل کیجئے!۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلامِک ای بُک لائبریری کا تعارف

آپ یہ کتابیں **اسلامِک ای بُک لائبریری** سے مفت ڈاؤنلوڈ بھی کرسکتے ہیں۔ اسلامِک

1 ...ابوداؤد، کتاب الادب، صفحہ:765، حدیث:4878۔
2 ...معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:450، حدیث:1656۔

اِی بُک لائبریری ایک موبائل ایپلی کیشن ہے جو اینڈرائیڈ اور **IOS** دونوں طرح کی ڈیوائسز کے لئے موجود ہے۔ اس ایپلی کیشن میں اسلامی کتابیں مختلف زبانوں میں دستیاب ہیں، اور اگر کسی کو کتاب پڑھنے میں مشکل ہو تو ایسے افراد آڈیو بُک لائبریری کے ذریعے کتابیں سن کر بھی علم دین سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، اس ایپلی کیشن کے ذریعے مکتبۃ المدینہ سے شائع (**Publish**) ہونے والی کتابیں مفت ڈاؤن لوڈ بھی کی جاسکتی ہیں، یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کرلیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

دوسروں کی عزّت کے محافِظ بنیئے!

اے عاشقانِ رسول! ہم مسلمان ہیں اور اسلام نے ہمیں دوسروں کی عزّت کا محافِظ بنایا ہے، اس لئے ہم نے خُود تو دوسروں کی عزّت کرنی ہی کرنی ہے، اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کی عزّت پر پہرا بھی دینا ہے ❁ مثلاً کوئی ہمارے مسلمان بھائی کی غیبت کر رہا ہے، اب ہم پر لازم ہے کہ اسے غیبت سے روکیں ❁ اگر روک نہیں سکتے تو وہاں سے اُٹھ جائیں ❁ اسی طرح کوئی ہمارے مسلمان بھائی کا مذاق اُڑا رہا ہے، اسے طعنے دے رہا ہے، اس کے عیب اُچھال رہا ہے تو جہاں تک بن پڑے ہمیں چاہئے کہ حکمتِ عملی کے ساتھ اپنے مسلمان بھائی کی عزّت کی حفاظت کریں اور ثواب کمائیں۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی جہنم سے حفاظت فرمائے گا۔[1]

1 ...شرح السنہ، کتاب البر والصلۃ، باب الذب عن المسلمین، جلد:7، صفحہ:346، حدیث:3528۔

مسلمان کی عزّت افزائی کے نبوی انداز

اے عاشقانِ رسول! آیئے! آخر میں اپنے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی چند پیاری پیاری ادائیں سنتے ہیں، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی یہ پیاری ادائیں بھی **مسلمانوں کی عزّت کرنے** کے لئے ہماری راہنما ہیں۔

❁ سلطانِ دو جہان صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آنے والوں کو مَحبت دیتے ❁ قوم کے معزز فرد کا لحاظ فرماتے اور اُس کو قوم کا سردار مقرر فرمادیتے ❁ لوگوں کو اللہ پاک کے خوف کی تلقین فرماتے ❁ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خبر گیری فرماتے ❁ لوگوں کی اچھی باتوں کی اچھائی بیان کرتے اور اس کی تقویت فرماتے، بری چیز کو بری بتاتے اور اُس پر عمل سے روکتے ❁ ہر معاملے میں اِعتدال (یعنی میانہ روی) سے کام لیتے ❁ لوگوں کی اِصلاح فرماتے رہتے ❁ آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اٹھتے بیٹھتے (یعنی ہر وقت) ذکر اللہ کرتے رہتے ❁ جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وَہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اسی کی تلقین فرماتے ❁ سب کے حقوق کا لحاظ رکھتے ❁ آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر رہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس ہوتا کہ سرکار صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے زِیادہ محبت فرماتے ہیں ❁ خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وَقت تک تشریف فرما رہتے جب تک وہ خود نہ چلا جائے ❁ جب کسی سے مصافحہ فرماتے (یعنی ہاتھ ملاتے) تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے ❁ سائل (یعنی مانگنے والے) کو عطا فرماتے ❁ آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت وخوش خُلقی ہر ایک کے لئے عام تھی ❁ آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس علم، بردباری، حیا، صبر اور اَمانت کی مجلس تھی ❁ آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں شوروغل ہوتا نہ کسی کی

تذلیل (یعنی بے عزتی) ❁ آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں اگر کسی سے کوئی بھول ہو جاتی تو اُس کو شہرت نہ دی جاتی ❁ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل توجہ فرماتے ❁ آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے ❁ آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے ❁ سلام میں پہل فرماتے ❁ بچوں کو بھی سلام کرتے ❁ جو آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو پکارتا، جواب میں لَبَّیک (یعنی میں حاضر ہوں) فرماتے ❁ اہل مجلس کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے ❁ اکثر قبلہ رو بیٹھتے ❁ اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے ❁ برائی کا بدلہ برائی سے دینے کے بجائے معاف فرما دیا کرتے ❁ راہِ خدا میں جہاد کے سوا کبھی کسی کو اپنے مبارک ہاتھ سے نہ مارا، نہ کسی غلام کو نہ ہی کسی عورت (یعنی زَوجہ وغیرہ) کو مارا ❁ گفتگو میں نرمی ہوتی آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بروزِ قیامت لوگوں میں سب سے برا وہ ہے جس کو اُس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ چھوڑ دیں ❁ آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بات کرتے تو (اِس قدر ٹھہراؤ ہوتا کہ) لفظوں کو گننے والا گن سکتا تھا ❁ طبیعت میں نرمی تھی اور ہشاش بشاش رہتے ❁ سخت گفتگو نہ فرماتے ❁ کسی کو عیب نہ لگاتے ❁ بخل نہ فرماتے ❁ کسی کا عیب تلاش نہ کرتے ❁ صرف وہی بات کرتے جو (آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں) باعث ثواب ہو ❁ مسافر یا اجنبی آدمی کے سخت کلامی بھرے سوال پر بھی صبر فرماتے ❁ کسی کی بات کو نہ کاٹتے البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اُس کو منع فرماتے یا وَہاں سے اُٹھ جاتے ❁ سادگی کا عالم یہ تھا کہ بیٹھنے کے لئے کوئی مخصوص جگہ بھی نہ رکھی تھی ❁ کبھی چٹائی پر تو کبھی یوں ہی زمین پر بھی آرام فرما لیتے ❁ کبھی قہقہہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے ❁ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے (یعنی موقع کی مناسبت سے) حضرت عبد اللہ بن حارث رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔[1]

یا الٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! با اخلاق و با کردار، نیک اور اچھا مسلمان بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! زِندگی میں بہار آئے گی، کردار نکھر کر اُجلا اُجلا ہو جائے گا اور دین و دنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ ذیلے حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: قافلہ۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

نشے کی بُری عادت چُھوٹ گئی

جیکب آباد سندھ کے علاقے سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: پہلے میں غلط عقائد کا حامل اور اخلاقی بُرائیوں کی دلدل میں دھنسا ہوا تھا، روزانہ رات کو 8 سے 12 بجے تک بھنگ، چرس اور شراب وغیرہ کا نشہ کیا کرتا، پھر بد مست ہو کر گھر پہنچتا

1 ...احترام مسلم، صفحہ:27 تا 30۔

اور بستر پر بے سُدھ ہو کر سو جاتا۔ میری ماں میری حالت دیکھ کر روتی رہتی اور مجھے سمجھاتی لیکن مجھ پر ذرا بھی اثر نہ ہوتا، پھر غالباً 2010ء میں ہمارے علاقے میں سیلاب آیا تو ہم نے ایک محفوظ مقام پر پناہ لی۔ وہاں میں شدید بیمار ہو گیا، میری خوش نصیبی کہ اسی دوران میری ملاقات دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہو گئی، جن کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار مجھے قافلے میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ! قافلے کی برکت سے بدعقیدگی اور نشے کی بُری عادت سے توبہ کی توفیق بھی مل گئی، تادمِ بیان جامعۃُ المدینہ میں درجہ ثانیہ (یعنی دُوسرے سال) کا طالبِ علم ہوں۔[1]

اچّھی نیّت کا پھل پاؤ گے بے بدل | سب کرو نیّتیں قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور ناداریاں ہوں | ٹلیں مشکلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...بدشگونی، صفحہ:112۔
2 ...مشکوٰۃ، کتاب: الاِیمان، باب: الاِعْتِصَام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ؛ سلام بات چیت سے پہلے ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان سے مُلاقات کرتے وقت سلام کرنا سنت ہے۔ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں دن میں کتنی ہی بار آمنا سامنا ہو کسی کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو ہر بار سلام کرنا کارِ ثواب ہے سلام میں پہل کرنا سنت ہے سلام میں پہل کرنے والا اللہ پاک کا مقرب بندہ ہے سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بَری ہے جیسا کہ نبی پاک صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بَری ہے سلام میں پہل کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی اسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں بعض لوگ سلام کے ساتھ جَنَّتُ الْمَقَامُ اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے اور یہ جملہ لغت کے اعتبار سے بھی غلط ہے بلکہ بعض مَن چلے تو معاذاللہ مذاقاً یہاں تک بَک دیتے ہیں **آپ کے بچے ہمارے غلام۔** امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوی رضویہ جلد 22 صفحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللہ ملانا اور سب سے بہتر

---

1 ...ترمذی، کتاب: الاستئذان، باب: ماجاء فی السلام قبل الکلام، صفحہ: 635، حدیث: 2699۔

وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا ہے اور اس پر زیادت (یعنی اضافہ) نہیں۔ سلام کرنے والے نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہ کہے اور اگر سلام کرنے والے نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے اور سلام کرنے والے نے وَبَرَکَاتُہٗ تک کہا تو جواب دینے والا بھی اتنا ہی کہے اس سے زیادت (یعنی اضافہ) نہیں ❀ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے ❀ سلام اور جوابِ سلام کا درست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سن کر دوہرایئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَسْ۔سَلَا۔مُ۔عَلَیْ۔کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ (وَ۔عَ۔لَیْ۔کُمُ۔سَلَام)۔[1]

رضائے حق کیلئے تم سلام عام کرو | سلامتی کے طلب گار ہو سلام کرو

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصَّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر | سنتیں سیکھیں گے اِس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بسر
مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار | سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار[2]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:30-32۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:635۔

یااللہ! میں حاضِر ہوں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پڑھنے پر بے ہوش ہو گئے
- ...حاجی اور محبّتِ اِلٰہی کا عملی اظہار
- ...میدانِ محشر میں لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی دُھوم دھام
- ...عَمَّلًا رَبّ کے حُضُور سر جھکانے کی برکتیں
- ...مچھلیاں سونے کی سوئیاں لے کر حاضر ہوئیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنُور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا اُمَّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹادوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔[1]

مجوبِ رَبِّ اکرم لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں درود ہر دَم لاکھوں سلام تم پر (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفضل ترین عمل ہے۔[3]

1 ...مُسْنَدِ اَحْمَد، جلد:5، صفحہ:509، حدیث:16352۔
2 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:49۔
3 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادَت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کروادیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھنے پر بے ہوش ہو گئے

حضرت علی اَوْسط یعنی امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ شہزادۂ مصطفٰے، شہیدِ کربلا، امام عالی مقام، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے شہزادے ہیں۔ بہت مُتَّقی پرہیز گار، صاحبِ تقویٰ، اور خوفِ خدا والی شخصیت تھے۔

(خوفِ خدا دو قسم کا ہے: **(1)**: وہ خوفِ خدا جو ہم جیسے گناہ گاروں کو ہوتا ہے، یعنی اللہ پاک کے عذاب کا خوف، اللہ پاک کی گرفت کا خوف کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے ہماری پکڑ نہ ہو جائے۔ **(2)**: جبکہ اولیائے کرام، اللہ پاک کے نیک بندوں کو جو خوف ہوتا ہے، وہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا خوف ہے، اللہ پاک کے قُرب سے دُوری کا خوف ہے کہ اللہ پاک کے قُرب کی جو نعمت ہمیں نصیب ہے، خدانخواستہ یہ نعمت ہم سے واپس نہ لے لی جائے۔)

حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا خوفِ خدا دُوسری قسم کا تھا ایک مرتبہ آپ نے حج کے لئے اِحْرام باندھا، تو اِحْرام باندھتے ہی آپ کا چہرۂ مبارک زرد ہو گیا، خوفِ خدا کے غلبے کے سَبب تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) نہ پڑھ سکے۔ لوگوں نے عَرض کیا: عَالِی جاہ! آپ تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) کیوں نہیں پڑھتے؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ جب میں

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھوں تو لَا لَبَّیْك نہ فرما دیا جائے، یعنی اللہ پاک کی بارگاہ میں سے یہ جواب نہ آ جائے کہ تمہارا حاضر ہونا قبول نہیں۔ لوگوں نے عَرض کیا: عَالِی جاہ! اِحْرام باندھ کر تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) پڑھنا ضروری ہے۔ اب امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ نے شَرْعی حکم پر عمل کرنے کے لئے پڑھنا شروع کیا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك...

یہ پڑھا ہی تھا کہ خُوفِ خدا غالِب آ گیا اور آپ رَضِیَ اللہُ عنہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حج کے دوران آپ کی یہی کَیفِیَّت رہی، منٰی میں، عرفات میں، صفا مروہ پر جب بھی آپ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھتے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی۔[1]

محبت میں اپنی گما یا الٰہی! | نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الٰہی!
مرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم | ترے خوف سے یا خدا یا الٰہی!
ترے خوف سے ترے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی![2]

امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ پر اللہ پاک کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ کی خدمت میں اِسْتِغاثہ پیش کرتے ہوئے عَرض کرتے ہیں:

اے تُرا زَیْن اَز عِبادت وز تُو زَیْنِ عابداں | بھر ایں بے زِینت اَز زَیْن وصَفا امداد کن[3]

وضاحت: اے وہ ذات کہ جو عبادت کے نور سے مُنَوَّر ہیں، اور اے وہ ذات! جن کی برکت سے

1 ...تاریخ الاسلام، حرف العین، جلد:3، صفحہ:182۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:328۔

عبادت گزاروں کو زِینَت ملی ہے، مجھ بے زِینَت (یعنی گنہگار) کی امداد فرمائیے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے...!!

اے عاشقانِ رسول! حج کے ایام قریب آرہے ہیں، قافلے سوئے حرم روانہ ہونے کو تیار ہیں، جن خوش نصیبوں کا نام اس سال کے حاجیوں کی فہرست میں آچکا ہے، وہ زور و شور سے، شوق و محبت کے ساتھ تیاریوں میں مَصروف ہوں گے، اِحْرام خریدے جارہے ہوں گے، ضروری سامان پیک کیا جارہا ہوگا، کچھ ہی دنوں میں قافلے سوئے حرم روانہ ہونا شروع ہوجائیں گے، کاش ہم بے کسوں، گنہگاروں کو بھی یہ سَعادت ملے، ہم بھی حج کریں، صَفامَروہ کی سَعی کریں، میدانِ عرفات میں قیام ہو، مِنٰی میں قربانی کریں، حَجَرِ اَسْود کو جھوم جھوم کر بوسے دینے کی توفیق نصیب ہوجائے اور کاش! صد کروڑ کاش! جھوم جھوم کر کعبہ شریف کے گرد پروانہ وار پھیرے لگانے (یعنی طواف کرنے) کی سعادت مل جائے۔ امیرِ اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں:

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے | بُلاوا اب آئے گا کب یا الٰہی!
میں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں | بنا کوئی ایسا سَبب یا الٰہی! (1)

حاجی اور محبّتِ اِلٰہی کا عملی اظہار

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کرنے کی بات ہے! یہ کیسا خوبصورت منظر ہے کہ اللہ

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:107۔

پاک کا بندہ، جسے اللہ پاک نے تخلیق فرمایا، جسے اللہ پاک نے سانسیں عطا کیں، زندگی عطا کی، طاقت عطا کی، وہ بندہ اِحرام باندھ کر اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، مکہ میں پہنچتا ہے، لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضِر ہوں، یا اللہ! میں حاضِر ہوں) کی صدائیں لگاتا ہے اور عملی طور (Practically) پر یہ اقرار کر رہا ہوتا ہے کہ یا اللہ! میں تیرا ہی بندہ ہوں، تُو ہی میرا رَبّ ہے، اے اللہ پاک! میں تیری پاک بارگاہ میں حاضر ہوں، اے رَبِّ رحمٰن و رحیم! تو نے مجھے کعبہ کے گرد طَواف کرنے کا حکم دیا میں طَواف کرنے حاضر ہوں، یارَبِّ کریم! تو نے مجھے میدانِ عرفات میں قیام کا حکم دیا، میں اپنا گھر بار چھوڑ کر، دُور دراز کا سَفر کر کے، گرمی اور سخت دھوپ کی پروا کئے بغیر میدانِ عرفات میں حاضِر ہو گیا ہوں۔

الغرض یہ کتنا خوبصورت اور عشق بھرا انداز ہے، اس میں محبتِ اِلٰہی کی کیسی جھلک پائی جاتی ہے کہ بندہ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں عَرض کرتا ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (یعنی میں حاضر ہوں، اے اللہ پاک! میں حاضر ہوں)۔

میں مکّے میں پھر آگیا یا الٰہی! | مجھے بخش دے بے سبب یا الٰہی! (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تَلْبِیَہ کے فضائل پر 3 احادیث

(1): ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا مِنْ مُلَبٍّ یُلَبِّی إِلَّا لَبَّی مَا عَنْ یَمِینِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ مِنْ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ حَتَّی تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا یعنی جب تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ) پڑھنے والا تَلْبِیَہ پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں اور بائیں (Left&Right) جانب زمین کے آخری کنارے تک جتنے درخت

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:107۔

ہیں، جتنے پتھر ہیں وہ سب کے سب تَلْبِیَہ پڑھتے ہیں۔[1] (2): ایک حدیث شریف میں ہے: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَضْحٰی یَوْماً مُحْرِماً مُلَبِّیاً حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ غَرَبَتْ بِذُنُوبِہٖ فَعَادَ کَمَا وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ یعنی جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اِحْرام باندھے ہوئے تھا، تَلْبِیَہ پڑھ رہا تھا (اور سارا دِن اسی حال میں رہا) یہاں تک کہ سورج غروب (Sunset) ہو گیا، تو یہ جو سورج غروب ہوا ہے، یہ اس کے گناہوں کو ساتھ لے کر ڈوب گیا، اب یہ بندہ ایسے ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔[2] (3): رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 3 آوازیں ایسی ہیں جن پر اللہ پاک فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے: (1): اذان کی آواز (2): راہِ خدا میں تکبیر (یعنی اللہُ اَکْبَر) کہنے کی آواز اور (3): تَلْبِیَہ پڑھنے کی بلند آواز۔[3]

تم اِحْرام میں خوب لَبَّیْك پڑھنا
ثواب اس میں لَا رَیْب (بے شک) حد سے سوا ہے[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

میدانِ محشر میں لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك کی دُھوم دھام

حضرت وَہْب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تورات شریف (جو آسمانی کتاب ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی، اس کتاب) میں لکھا ہے: اللہ پاک روزِ قیامت اپنے 7 لاکھ

1 ... صحیح ابنِ خزیمہ، کتاب المناسک، باب ذکر تلبیۃ الاشجار، صفحہ: 601، حدیث: 2634۔
2 ... جامع صغیر، صفحہ: 515، حدیث: 8461۔
3 ... جامع صغیر، صفحہ: 211، حدیث: 3492۔
4 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 454۔

مُقَرَّب فرشتوں کو سونے کی زنجیریں(Golden Chains) عطا فرمائے گا اور حکم دے گا کہ ان زنجیروں کے ساتھ کعبہ شریف کو میدانِ محشر میں لے آؤ! فرشتے جائیں گے، ان سونے کی زنجیروں کے ساتھ کعبہ شریف کو باندھیں گے، پھر ایک فرشتہ پکار کر کہے گا: اے کعبہ! چل...!! کعبہ شریف کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سوال پورا نہ ہو جائے۔ فضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! سوال کر تیرا سوال پورا کیا جائے گا۔ اب کعبہ شریف اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کرے گا: اے اللہ پاک! میرے پڑوس میں دفن ہونے والے مومنوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ آواز آئے گی: میں نے تیری درخواست قبول فرمالی (یعنی تیرے پڑوس میں جو مومن دفن ہیں اُن سب کے حق میں تیری شفاعت قبول کر لی گئی۔) چنانچہ جن مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں دفن ہونے کی سعادت ملی ہو گی، اُن کو جمع کیا جائے گا، اُن کے چہرے سفید چمکدار ہوں گے، وہ سب احرام کی حالت میں کعبہ کے گرد جمع ہو جائیں گے اور ان سب کی زبان پر ایک ہی کلمہ ہو گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں یااللہ! میں حاضر ہوں)۔

اب فرشتے کعبہ شریف کو کہیں گے: اے کعبہ! اب چل...!! اب تو تیرا سوال پورا ہو چکا۔ کعبہ شریف کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میری درخواست قبول نہ ہو جائے۔ فضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکار کر کہے گا: اے کعبہ! تو مانگ تجھے دیا جائے گا۔ کعبہ شریف کہے گا: اے اللہ پاک! تیرے گناہ گار بندے جو دُور، دُور سے غُبار آلُود ہو کر میرے پاس آئے، انہوں نے اپنے اہل و عیال، عزیز رشتہ داروں کو چھوڑا اور تیرے حکم پر عَمل کرتے ہوئے، میری زیارت کے شوق میں آئے اور حج کیا، اے رَبِّ کریم! میں تجھ

سے سوال کرتا ہوں کہ ان حاجیوں کے حق میں بھی میری شفاعت قبول فرما، ان کو قیامت کی گھبراہٹ سے امن عطا فرما اور انہیں میرے گرد جمع فرما دے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے کعبہ! میں نے ان کے حق میں بھی تیری شفاعت قبول کی۔ اب فرشتہ اعلان کرے گا: جس نے کعبہ کی زیارت کی تھی، وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔ یہ اعلان سُن کر اَہْلِ محشر میں سے وہ تمام لوگ جو کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے ہوں گے، جنہوں نے حج کی یا عمرے کی سَعادت حاصل کی ہو گی، وہ سب کے سب الگ ہو کر کعبہ شریف کے گرد جمع ہو جائیں گے، ان کے چہرے سفید ہوں گے اور جہنّم سے بے خوف ہو کر کعبہ شریف کا طَواف کر رہے ہوں گے، ان کی زبانوں پر بھی ایک ہی کلمہ ہو گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں)۔ پھر فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! اب تو تیرا سوال پورا ہو گیا اب تو چل...! اب کعبہ شریف بھی تَلْبِیَہ پڑھے گا، (یعنی کعبہ شریف بھی کہے گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں)، پھر کعبہ شریف کو اس شان سے میدانِ محشر میں لایا جائے گا کہ دُنیا میں کعبے کی زیارت کرنے والے اس کے گرد طواف کر رہے ہوں گے اور ان سب کی زبانوں پر یہ کلمات ہوں گے:

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں)۔[1]

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یا ربِّ مصطفٰے | میٹھا مدینہ پھر دِکھا یا ربِّ مصطفٰے
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف | فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطفٰے[2]

1 ...الروض الفائق، صفحہ:48۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:129۔

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پڑھنے کی کیسی برکت ہے، میدانِ محشر...!50 ہزار سال کا دن، تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، سوا میل پر رہ کر آگ برساتا سورج، جہنم سامنے، جنت سامنے، پل صراط لگا دیا جائے گا، سامنا قہر کا ہو گا، اعمال تولے جا رہے ہوں گے، اس وقت کعبہ شریف کی زیارت کرنے والے، طَوافِ خانۂ کعبہ کا شرف پانے والے، لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں لگانے والے، روزِ قیامت میدانِ محشر میں اس شان سے آئیں گے کہ کعبہ شریف ان کے ساتھ ہو گا، یہ خوش نصیب طوافِ کعبہ میں مصروف ہوں گے اور جھوم جھوم کر لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں لگا رہے ہوں گے۔

اللہ کریم ہمیں بھی کعبہ شریف کی زیارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں بھی حج کی سَعادت نصیب ہو، عمرہ کرنے، صفا و مروہ کی سَعی کرنے، منیٰ و عرفات میں ٹھہرنے کی توفیق نصیب ہو، کاش! ہم بھی جھوم جھوم کر لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں لگائیں اللہ پاک ہمیں توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف
فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطَفٰے (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر نماز سے پہلے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پڑھتے...!

اے عاشقانِ رسول! عموماً تَلْبِیہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ) احرام باندھ کر ہی پڑھا جاتا ہے لیکن اگر ہم اس کے معنیٰ پر غور کریں تو اس لحاظ سے ایک مسلمان کی زندگی کا ایک لمحہ

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:129۔

میں بھی ایسا نہیں ہے، جو اس سے جُدا ہو کر گزر سکے، مسلمان کا معنیٰ ہی یہی ہے: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر سر جھکا دینے والا، لہٰذا مسلمان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اِسی تصور کے ساتھ، اِسی یقین کے ساتھ اور اِسی شوق اور جذبے کے ساتھ گزرنا چاہیئے کہ اس کے دل سے، اس کے دماغ سے، اس کی زبان سے، اس کے پورے جسم سے، اس کے ایک ایک فعل سے، اس کی ایک ایک سوچ سے، ایک ایک خیال سے یہ آواز پیدا ہو رہی ہو: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں)۔ ہمارے آقا و مولا مکی مدنی مصطفی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک انداز تھا، رات کو جب نماز پڑھا کرتے (یعنی رات کے نوافل ادا فرماتے) تو نماز شروع کرنے سے پہلے کہا کرتے تھے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں، یااللہ میں حاضر ہوں) اور بعض روایات کے مطابق ہر فرض نماز سے پہلے آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پڑھتے تھے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں، یااللہ میں حاضر ہوں)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر صبح لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہو...!!

بڑے پیارے صحابی ہیں، حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ عنہ۔ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں ایک مرتبہ ایک دعا سکھائی اور یہ حکم دیا کہ خود بھی اور اپنے اہل خانہ کو بھی پابندی کے ساتھ روزانہ یہ دعا پڑھا یا کریں، وہ دعا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قُلْ حِیْنَ تُصْبِحُ یعنی اے زید! صُبح کے وقت یہ کہا کرو! لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ یعنی میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں، تجھ سے سَعَادت کا سُوال کرتا ہوں،

1 ...شرح حدیثِ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، صفحہ:25۔

ساری کی ساری بھلائیاں تیرے ہی دستِ قدرت میں ہیں۔[1]

دیکھئے! پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہر روز لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

معلوم ہوا لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ پڑھنا صرف حج و عمرہ کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ بندے کو چاہئے کہ ہر روز محبّتِ اِلٰہی سے سرشار ہو کر اپنے رَبِّ رَحْمٰن ورحیم کی بارگاہ میں عرض کرے: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں۔

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کا معنٰی

حضرت علامہ ابن رَجَب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ جو جملہ ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ اس میں لفظِ لَبَّیْكَ دو مرتبہ آیا ہے اور عربی کا قاعدہ ہے کہ جب لفظ کو تکرار (*Repetition*) کے ساتھ لایا جاتا ہے، یعنی ایک لفظ کو دہرایا جاتا ہے، تو اس میں تکرار کا معنی پیدا ہو جاتا ہے، مطلب یہ کہ جب بندہ کہتا ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ تو اس کا معنی صِرْف یہ نہیں کہ یا اللہ! میں ایک بار حاضِر ہوں یا صِرْف آج حاضِر ہوں بلکہ اس کا معنی ہے: یا اللہ پاک! جب جب تیرا حکم ہو، تب تب میں حاضِر ہوں، ہمیشہ حاضِر ہوں، کسی ایک وقت بھی میں تیرے حکم سے پیچھے نہ ہٹوں گا۔[2]

علّامہ ابن رجب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم کے مطابق جب بندہ ہر روز صبح کے وقت یہ کہے گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں یا اللہ! میں حاضر ہوں) تو اس کا مطلب یہ ہو گا: یا اللہ پاک! میں نے صُبح اس حال

1 ... مسندِ احمد، مسند الانصار، جلد:9، صفحہ:26، حدیث:22290۔

2 ... شرح حدیثِ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ، صفحہ:23۔

میں کی ہے کہ میں تیری دعوت کو قبول کرنے والا ہوں، تُو نے جس بات کا حکم دیا میں اُس پر عمل کرنے والا ہوں، تُو نے جس بات سے مجھے منع فرمایا میں اُس سے رکنے والا ہوں، میں تیری اطاعت پر قائم ہوں، تیرے حکم کی طرف جلدی کرنے والا ہوں۔ پس جب بندہ اپنی زبان سے یہ کہے گا، تُو اب اُس پر لازم ہے کہ اپنے عمل سے اِس کے مطابق چلے تاکہ اس کی زبان اور اُس کا کردار ایک جیسا ہو جائے۔[1]

مجھے اپنی رحمت سے تُو اپنا کر لے
سوا تیرے سب سے کنارا کروں میں[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے اَحکام اور بندۂ مؤمن کا رَدِّ عمل

اے عاشقانِ رسول! اب غور کیجئے...! سرورِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں تعلیم دی کہ ہر روز بندہ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں شوق و ذوق کے ساتھ اقرار کرے: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (یعنی یااللہ! میں تیرے ہر ہر حکم پر سر جھکاتا ہوں)، ہم غور کریں! اللہ پاک نے ہمیں کس کس بات کا حکم دیا ہے؟ رَبّ فرماتا ہے:

اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:43) | ترجَمۂ کنزُالایمان: نماز قائم رکھو۔

اب ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

اللہ پاک فرماتا ہے:

---

1 ...شرح حدیث لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ، صفحہ:26۔

2 ...سامانِ بخشش، صفحہ:150۔

اٰتُوا الزَّكٰوةَ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:43) | ترجَمہ کنزُالایمان: زکوٰۃ دو۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ نے فرمایا:

كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ (پارہ:2، سورۂ بقرۃ:183) | ترجَمہ کنزُ الایمان: تم پر روزے فرض کیے گئے۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً (پارہ:2، سورۂ بقرۃ:208) | ترجَمہ کنزُ الایمان: اسلام میں پورے داخل ہو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ (پارہ:3، سورۂ بقرۃ:254) | ترجَمہ کنزُ الایمان: ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:102) | ترجَمہ کنزُالایمان: اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:130) | ترجَمہ کنزُالعرفان: سود نہ کھاؤ۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:156) | ترجَمہ کنزُ الایمان: ان کافروں کی طرح نہ ہونا۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (پارہ:5، سورۂ نساء:29) | ترجَمہ کنزُ الایمان: آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔

یعنی رشوت نہ کھاؤ، سُود نہ کھاؤ، ناحق دوسرے کے مال پر قبضہ مت کرو، بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (پارہ:5، سورۂ نساء:59) | ترجَمہ کنزُ الایمان: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:1) | ترجَمہ کنزُ الایمان: اپنے قول (عہد) پورے کرو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾ (پارہ:22، سورۂ احزاب:41)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ کو بہت یاد کرو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۰﴾ (پارہ:22، سورۂ احزاب:70)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور سیدھی بات کہو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (پارہ:26، سورۂ حجرات:1)	ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ﴿۸﴾ (پارہ:29، سورۂ مزمل:8)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

الغرض...! اللہ کریم نے اپنے بندے کو جتنی باتوں کا حکم دیا، جتنی باتوں سے منع کیا،

بندہ ہر روز صبح کے وقت اٹھ کر، اس کا اظہار کرے، اس کا اقرار کرے اور کہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ یعنی اللہ پاک جتنے تیرے احکام ہیں، میں سب پر سر جھکاتا ہوں، تُو نے جتنی باتوں سے مجھے منع کیا ہے ان سب کو مانتا ہوں۔

اللہ پاک! ہمیں تعلیمِ مصطفےٰ کے مطابق ہر روز صبح کو یہ دُعا پڑھنے اور صحیح معنوں میں اس کے تقاضوں (Requirements) پر عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی!
گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عَمَلًا رَبّ کے حُضُور سر جھکانے کی برکتیں

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک ہمارا رَبّ ہے ❁ اس نے ہمیں پیدا کیا ❁ زِندگی عطا کی ❁ ہم دیکھتے ہیں تو اس کی عطا کی ہوئی آنکھ سے دیکھتے ہیں ❁ سنتے ہیں تو اس کے عطا کردہ کانوں سے سنتے ہیں ❁ پکڑتے ہیں تو اس کے عطا کردہ ہاتھوں سے پکڑتے ہیں ❁ اسی نے سانسوں کی نعمت عطا کی ❁ اسی نے چلنے کی طاقت بخشی ❁ اسی نے ہمارے لئے زمین کا فرش بچھایا ❁ اسی نے نیلے آسمان کی چھت بنائی ❁ ہمارا رَبّ رحمٰن و رحیم ہی ہے جو ہمارے لئے بارش برساتا ہے بیج سے درخت بناتا اور ہمیں پھل عطا فرماتا ہے ❁ اسی نے ہمیں ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں بلکہ اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ ہم گنتی کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر سکتے۔

اندازہ کیجئے! جس رَبِّ کریم نے بِن مانگے ہمیں اتنا کچھ عطا فرمایا ہے، جب ہم اس رَبِّ رحمٰن کے اَحکام کے سامنے سر جھکائیں گے تو وہ مہربان رَبّ ہم پر کیسی کیسی نوازشات فرمائے گا۔

اُڑنے والی دیگ کا عجیب واقعہ

حضرت بِکر بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پچھلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا، جو غیر مسلم بھی تھا اور انتہائی ظالم بھی تھا، اس دور کے جو اَہلِ ایمان تھے، ان کے ساتھ بادشاہ کی جنگ ہوئی، بادشاہ کو زبردست شکست کا سامنا ہوا، اہل ایمان کو اللہ پاک نے فتح عطا فرمائی، اُس بادشاہ کو قید کر لیا گیا، اب اُس بادشاہ کے متعلق مشاورت ہوئی کہ یہ بادشاہ انتہائی ظالم ہے، اس نے لوگوں پر بہت ظُلم ڈھائے ہیں اور غیر مسلم بھی ہے، اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ مشورے کے بعد یہ طے پایا کہ آگ جلائی جائے، اس پر ایک بڑی دیگ رکھ کر بادشاہ کو اس دیگ میں ڈال دیا جائے، یوں بادشاہ جھلس کر دردناک موت مر جائے گا۔

اس مشورے پر عمل کیا گیا، آگ جلائی گئی، آگ کے اوپر دیگ لٹکائی گئی اور بادشاہ کو اس میں ڈال دیا گیا، آہستہ آہستہ دیگ گرم ہونا شروع ہوئی، دیگ گرم ہوئی تو اس کی تپش سے بادشاہ کا جسم جھلسنے لگا، اب بادشاہ نے اپنے جھوٹے خداؤں (یعنی جن کی عبادت کیا کرتا تھا اُن) کو باری باری پکارنا شروع کر دیا، ظاہر ہے وہ خدا جھوٹے تھے، بادشاہ دھوکے میں تھا جن کے سامنے ساری زندگی سر جھکاتا رہا وہ حقیقت (***Reality***) میں خدا تھے ہی نہیں، انہوں نے مدد کیا کرنی تھی، بادشاہ ایک ایک کو پُکارتا گیا مگر کسی کی طرف سے جواب نہ

آیا، اُس کے جھوٹے خداؤں میں سے کوئی بھی اُسے بچانہ پایا۔ اب بادشاہ کے دل میں خیال آیا، بادشاہ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، یعنی وہ بادشاہ اپنے کردار (*Character*) سے، اپنے عمل سے یہ اظہار کر رہا تھا کہ یا اللہ پاک! میں ساری زندگی دھوکے میں رہا، میں شرک میں مبتلا رہا، میں جھوٹے خداؤں کو تیرا شریک ٹھہراتا رہا، میں جھوٹے خداؤں کے سامنے سجدہ ریز ہوتا رہا، اپنی پیشانی ان کے سامنے جُھکاتا رہا، لیکن یا رَبِّ کریم! اے حقیقی رَبِّ کریم! آج میں سمجھ چکا ہوں وہ سارے کے سارے جھوٹے تھے، اے اللہ پاک! آج میں تیرے سامنے سر جُھکاتا ہوں، تیرے حضور حاضر ہوتا ہوں، گویا وہ بادشاہ اپنے عمل سے یہ کہہ رہا تھا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں شرک کو چھوڑتا ہوں، میں کُفر کو چھوڑتا ہوں اور میں اپنے سارے باطل عقیدوں کو چھوڑ کر تیری بارگاہ میں حاضر ہو کر اقرار کرتا ہوں: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر صرف اللہ)۔

اب بادشاہ نے جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا شروع کیا، تو حضرت بکر بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے ایسی بارش برسائی کہ ساری آگ بجھ گئی، پھر اچانک تیز آندھی چلی، اتنی تیز آندھی (*Strong Wind*) چلی کہ بادشاہ سمیت پوری کی پوری دیگ کو اڑا اڑا کر لے گئی، اب دیگ اُڑ رہی ہے، بادشاہ اُس دیگ کے اندر ہے اور پڑھ رہا ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، بادشاہ یونہی پڑھتا رہا اور آندھی اُس کو اور دیگ کو دُور ایک بستی میں لے گئی۔ جس بستی میں جا کر دیگ زمین پر اتری، وہ بستی غیر مسلموں کی بستی تھی، اب غیر مسلموں نے جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی صدائیں سُنی، تلواریں نکال کر دوڑتے ہوئے آگئے، لیکن

جب انہوں نے دیکھا کہ ایک دیگ اڑتی ہوئی آئی ہے اُس میں ایک شخص ہے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کر رہا ہے، تو ان کو ذرا حیرانی ہوئی کہ یہ دیگ کیسے اُڑتے ہوئے آئی، تو اُنہوں نے بادشاہ سے ساری کہانی پوچھی؟ پورا واقعہ پوچھا؟ جب بادشاہ نے اپنا سارا واقعہ سنایا تو غیر مسلموں کی پوری کی پوری بستی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔[1] سُبْحٰنَ اللہ!

اے عاشقانِ رسول! اس واقعے میں ذرا غور کریں...! ایک ایسا شخص جس نے ساری زندگی کفر میں گزار دی، جس نے ساری زندگی شرک میں گزار دی، جس نے ساری زندگی ظلم کرتے ہوئے مال و دولت کی محبت میں، عیش و عشرت (*Luxurious*) میں گزار دی، ایک مرتبہ بھی رَبّ کے حضور سر نہیں جھکایا، اس بندے نے جب ایک مرتبہ اپنے آپ کو رَبّ کی بارگاہ میں پیش کیا اور اقرار کیا کہ یا اللہ! میں پوری زندگی کے شرک کو چھوڑ کر آج تیری بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں اور اُس نے اس اظہار کے لئے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا تو رَبّ کریم نے غیب سے اُس کی حفاظت کا سامان کر دیا، ذرا غور کریں...! جس شخص نے پیدا ہوتے ہی اپنے کانوں میں اپنے پیدا کرنے والے پاک پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ کا نام مبارک سُنا ہو، اللّٰہُ اَکْبَر، اللّٰہُ اَکْبَر کی صدائیں سُنی ہوں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی مبارک آواز سُنی ہو، جو شخص پیدائش سے لے کر اب تک ہے ہی مسلمان، جب وہ کہے گا: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں نے کبھی شرک نہیں کیا میں تیرے ہر ہر حکم کو ماننے کے لئے تیار ہوں تو اس کو رَبِّ کریم کیسے کیسے انعامات عطا فرمائے گا...!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...عیون الحکایات، جلد:1، صفحہ:86۔

رَبّ کی رضا کے لئے حکومت چھوڑ دی

حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ مشہور ولیُ اللہ ہیں، توبہ سے پہلے آپ امیر زادے تھے، بعض روایات کے مطابق آپ بَلْخ کے شہزادے (***Prince***) تھے، ایک بار اپنے محل کے قریب ہی کہیں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا، وہ محل کے اندر داخل ہونا چاہتا تھا۔ اس سے پوچھا گیا: کہاں جانا چاہتے ہو؟ کس کام سے آئے ہو؟ کہنے لگا: میں مسافر خانے میں آیا ہوں، رات گزارنا چاہتا ہوں۔ اُس سے کہا گیا: یہ مسافر خانہ تو نہیں ہے، یہ تو شہزادے کا محل ہے، اُس شخص نے کہا: اچھا بتاؤ تو یہ کس کا محل ہے؟ کہا گیا: ابراہیم بن ادھم کا، پوچھا گیا: ابراہیم بن ادھم سے پہلے یہاں کون تھا؟ کہا گیا اِس کے والد، اُن سے پہلے کون تھا؟ اُن کے والد، اُن سے پہلے کون تھا؟ اُن کے والد، تو کہا: مسافر خانہ اِسی کو تو کہتے ہیں کہ ایک آئے ایک چلا جائے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ ساری بات سن رہے تھے یہ بات آپ کے دل پر اثر کر گئی، آپ اُس شخص کے پیچھے پیچھے چل پڑے اور پوچھا: بھائی تم کون ہو؟ اُس شخص نے جواب دیا: میں خضر ہوں اور تجھے تیرے رَبّ کے رستے پر ڈالنے آیا ہوں (یعنی تم اس کام کے لئے پیدا نہیں ہوئے، شہزادہ بن کر عیش و عشرت میں، رَبّ کی نافرمانیوں میں، رَبّ سے دُور رہ کر زندگی گزارنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے، جس کام کے لئے پیدا ہوئے ہو، میں تمہیں اس کام پر لگانے آیا ہوں۔) حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے عَرْض کیا: ٹھیک ہے، آپ جو راستہ بتاتے ہیں میں اس راستے پر چلتا ہوں لیکن میرے کچھ دنیاوی کام ہیں، میں شہزادہ ہوں، مصروفیات ہیں، بہت سارے کام ہیں، میں وہ کام نمٹا کے پھر آجاتا ہوں، حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: نہیں، جو کام میں تمہیں کہہ رہا ہوں اس

سے جلدی کا کوئی کام نہیں ہے، باقی سب کچھ اس کے بعد کرنا۔

تا کارِ جہاں راست کُنی دیر شَوَد

جب تک تم دنیا کے کام ختم کرو گے اس وقت تک بہت دیر ہو چکی ہو گی لہذا ابھی یہیں سے چلو، چنانچہ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ چل پڑے، جنگل کی طرف نکل گئے راستے میں ایک چرواہا ملا آپ نے جو شاہانا لباس پہنا ہوا تھا وہ اتار کر اُس چرواہے کو دے دیا اور اُس کا لباس جو پھٹا پرانا تھا وہ خود پہن کر جنگلوں کی طرف چلے گئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ موقع تھا جب حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عملی طور پر لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہا، یعنی جس کام کے لئے انسان دنیا میں آیا ہے، رَبّ کی عبادت کرنا، نیکیاں کمانا، آخرت کی فکر کرنا، آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کرنا، حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس میں مصروف ہو گئے، اب دیکھئے...! حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عملی طور پر اپنے رَبّ کی بارگاہ میں اقرار کیا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ آپ نے یہ زبان سے نہیں کہا، اپنے عمل سے اس بات کا اظہار کیا، تو ملا کیا؟

مچھلیاں سونے کی سوئیاں لے کر حاضر ہوئیں

حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دریائے دَجلَہ کے کنارے بیٹھے اپنے لباس کو پیوند لگا رہے تھے۔ ایک شخص قریب سے گزرا وہ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پرانے زمانے سے جانتا تھا

1 ... سبع سنابل، صفحہ: 221-222۔

اس کو پتا تھا کہ یہ پہلے شہزادے تھے، پھر انہوں نے بادشاہت چھوڑ دی اور رَبّ کے رستے پر نکل پڑے جب اس شخص نے حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دریائے دَجّلَہ کے کنارے بیٹھے اپنے لباس میں پیوند لگاتے ہوئے دیکھا تو کہا: اے ابراہیم! حکومت چھوڑ کر تم نے کیا پایا؟ ایک لباس وہ بھی پھٹا پرانا اور اس کو بھی اپنے ہاتھوں سے پیوند (Patch) لگا رہے ہو، پہلے شاہانا لباس ہوتے تھے، آس پاس سینکڑوں خادم ہوا کرتے تھے، ان کو چھوڑ کر کیا پایا؟ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب یہ سنا تو اپنی سوئی دریا میں ڈال دی اور پھر فرمایا: اے مچھلیو! میری سوئی واپس کرو، یہ سننے کی دیر تھی کہ مچھلیاں اپنے منہ میں سونے کی سوئیاں لے کر پانی کی سطح پر آ گئیں، حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ نہیں، مجھے اپنی سوئی چاہئے، تو ایک مچھلی اپنے منہ میں حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سوئی لے کر حاضر ہوئی آپ نے اس سے اپنی سوئی وصول فرمالی اور اس شخص کو فرمایا: اے شخص! میں نے حکومت چھوڑ کر یہ پایا ہے۔[1]

وہ کہ اس دَر کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس دَر سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَبِّ کی رحمت چھما چھم برستی ہے

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے جب بندہ حقیقت میں عملی طور پر یہ کہہ دیتا ہے:

1 ...تذکرۃ الاولیاء، ابراہیم بن ادہم، صفحہ:82۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ:53۔

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ پھر سب کچھ چھوڑ کر رَبّ کا ہو جاتا ہے، جب بندہ اقرار کر لیتا ہے میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں، صرف انہی کاموں میں مصروف رہتا ہے جو رَبّ کی رضاوالے ہیں، جن کاموں سے رَبّ نے منع فرمایا ہے ان سے رُکا رہتا ہے، جنت والے رستے پر چلتا ہے، جہنم میں لے جانے والے کاموں سے بچتا ہے تو رَبّ کریم اسے خوب نوازتا ہے، بخاری شریف میں ایک حدیثِ قدسی ہے: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا یعنی اگر بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک گز بڑھتا ہوں، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا اور ایک بندہ اگر میری طرف ایک گز بڑھے تو میں اس کی طرف ایک میل بڑھ جاتا ہوں، وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً اور اگر بندہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔[1]

مطلب یہ ہے کہ جب بندہ رَبّ کی رضاوالے کاموں کی طرف تھوڑا سا قدم اٹھاتا ہے رَبِّ کریم کی رحمت زیادہ آگے آتی ہے ❁ جب بندہ بالشت بھر رَبِّ کریم کی رضاوالے کاموں کی طرف بڑھاتا ہے تو رَبِّ کریم کی رحمت ایک گز بھر اس کی طرف آتی ہے ❁ جب بندہ رب کی رضاوالے کاموں میں ایک گز کے برابر بڑھتا ہے تو رَبّ کی رحمت ایک میل کے برابر (یعنی اس سے کئی گنا زیادہ اس کی طرف بڑھتی ہے) ❁ جب بندہ آہستہ آہستہ رب کی رضاوالے کاموں کی طرف بڑھتا ہے تو اس کی رحمت گویا کہ دوڑ کر اس بندے کی طرف آتی ہے۔ ذرا اندازہ لگایئے کہ یہ کیسی خوش قسمتی کی بات ہے...! ہم رَبّ کی رضاوالے کاموں کی طرف بڑھیں تو سہی پھر دیکھیں! رَبّ کی رحمت ہم پر کیسے برستی ہے۔

1 ...بخاری، کتاب التوحید، باب مایذکر فی الذات، صفحہ:1787، حدیث:7405۔

اللہ پاک! اپنے بندوں کو فرماتا ہے

حضرتِ علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ اللہ کریم ہر روز اپنے بندوں کو پکارتا ہے یہ عبرت ناک پکار ہے اس کو دل کے کانوں سے سنیئے اور اپنے دل میں بسایئے کہ اللہ پاک روزانہ اپنے بندوں کو پکارتا ہے: اِبْنَ آدَمَ! مَا اَنْصَفْتَنِیْ اے آدم کی اولاد! تم نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا، اَذْکُرُکَ وَ تَنْسَانِیْ میں تمہیں یاد کرتا ہوں تم مجھے بھول جاتے ہو، وَ اَدْعُوْکَ اِلَیَّ وَ تَذْھَبُ اِلٰی غَیْرِیْ میں تمہیں اپنی طرف بلاتا ہوں تم دوسروں کی طرف جاتے ہو، وَاَذْھَبُ عَنْکَ الْبَلَایَا وَ اَنْتَ مُعْتَکِفٌ عَلَی الْخَطَایَا میں تم سے بلائیں دُور کرتا ہوں اور تم خطاؤں پر کمربستہ رہتے ہو، اے آدم کی اولاد! مَا اِعْتِذَارُکَ غَداً اِذَا جِئْتَنِیْ جب تمہارا یہ حال ہے کہ میں تم سے بلائیں دور کرتا ہوں تم خطاؤں پر رہتے ہو، میں تمہیں یاد کرتا ہوں تم مجھے بھول جاتے ہو، میں تمہیں پکارتا ہوں تم غیروں کی طرف جاتے ہو، تو کل روزِ قیامت جب تم میری بارگاہ میں آؤ گے تو تمہارے پاس کیا عذر ہو گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کیسی عبرتناک پکار ہے۔ کاش! ہم اس کو سمجھیں اور عملی طور پر اپنے رَبِّ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں، ہمارے آقا و مولیٰ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو دُعا کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے، اس دُعا کو پڑھنے کا اپنا ذہن بنائیں، روزانہ کی عادت بنائیں، صبح جب اٹھیں تو ذوق و شوق کے ساتھ یہ دعا پڑھ لیں: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔ سعادت تیری ہی

1 ...شرح حدیث لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، صفحہ:27۔

طرف سے ہے، میں تجھ سے میں سعادت کا سوال کرتا ہوں، ساری کی ساری بھلائیاں تیرے ہی دست قدرت میں ہیں۔ زبان سے یہ دعا پڑھیں اور ساتھ ہی ساتھ اس پر عمل کی بھی نیت کریں، عملی طور پر ہم یہ اظہار کریں کہ یا اللہ! میں حاضر ہوں تُو نے جو حکم ارشاد فرمایا ہے میں اس پر سرِ خم تسلیم کرتا ہوں۔ اللہ کریم ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں ایک دینی کام: قافلہ

اے عاشقانِ رسول! آج کے اس پُر فتن دور میں رَبّ کی رضاوالے کاموں میں مصروف ہونے، نیکیاں کمانے، اللہ پاک کی ناراضی والے کاموں سے بچنے، گناہوں سے باز آنے، توبہ کرنے اور توبہ پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خوب شوق و ذوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دین و دنیا کی بے شمار برکتیں ملیں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **قافلہ** بھی ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

نشے کی بُری عادت چھوٹ گئی

جیکب آباد (باب الاسلام سندھ) کے علاقے سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: پہلے میں غلط عقائد کا حامِل اور اخلاقی بُرائیوں کی دلدل میں دھنسا ہوا تھا، روزانہ رات کو 8 سے 12 بجے تک بھنگ، چرس اور شراب وغیرہ کا نشہ کیا کرتا، پھر بد

مست ہو کر گھر پہنچتا اور بستر پر بے سُدھ ہو کر سو جاتا۔ میری ماں میری حالت دیکھ کر روتی رہتی اور مجھے سمجھاتی لیکن مجھ پر ذرا بھی اثر نہ ہوتا، پھر غالباً 2010ء میں ہمارے علاقے میں سیلاب آیا تو ہم نے ایک محفوظ مقام پر پناہ لی۔ وہاں میں شدید بیمار ہو گیا، میری خوش نصیبی (Good Luck) کہ اسی دوران میری ملاقات دعوت اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہو گئی، جن کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار مجھے قافلے میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ! قافلے کی برکت سے بدعقیدگی اور نشے کی بُری عادت سے توبہ کی توفیق بھی مل گئی۔[1]

اچّھی نیّت کا پھل پاؤ گے بے بدل
سب کرو نیّتیں قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور ناداریاں ہوں
ٹلیں مشکلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپیلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! دعوت اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی نے عوام کی آسانی اور اُمّتِ مصطفٰے کی غمخواری کے لئے موبائل اپیلی کیشن **Online rohani ilaj & istikhara** متعارف کروائی ہے۔ اس اپیلی کیشن کی مدد سے آپ ❁ آن لائن استخارہ کرواسکتے ہیں ❁ بیماری، نظرِ بد، جادُو، آسیب وغیرہ مسائل کے حل کے لئے فی سبیل اللہ تعویذات حاصِل کر

1 ...بدشگونی، صفحہ:112۔

سکتے ہیں ❁ اور آن لائن کاٹ بھی کرواسکتے ہیں۔

مزید اس ایپلی کیشن میں ❁ بیماری ❁ غربت ❁ غم، پریشانی ❁ اور آفات و بلیات (*Misfortunes*) وغیرہ سے حفاظت کے مختلف اوراد و وظائف بھی شامل ہیں۔ اپنے اسمارٹ فون میں یہ ایپلی کیشن ڈاؤن لوڈ کر لیجئے! خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): اللہ پاک کو چھینک پسند ہے[2] (2): جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فرشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْن، اور اگر وہ

1 ... مشکوٰۃ، کتاب: الایمان، باب: الاعتصام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔
2 ... بخاری، کتاب: الادب، باب: مایستحب من العطاس، صفحہ:1540، حدیث:6223۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: یَرْحَمُكَ الله یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! چھینک کے وقت سر جھکائیے، مُنہ چُھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے ❁ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لله کہنا چاہیئے، بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لله رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لله عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❁ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سُن لے ❁ جواب سُن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: یَهْدِیْكُمُ اللهُ، وَ یُصْلِحُ بَالَكُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے) ❁ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لله عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِیْم! دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا ❁ حضرت مولائے کائنات، علی المرتضی رَضِیَ اللهُ عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لله عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا ❁ چھینکنے والے کو چاہیئے کہ زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے ❁ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لله کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے ❁ جواب اس صورت میں واجب ہو گا، جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لله کہے اگر حمد نہ کرے تو جواب نہیں ❁ خُطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے ❁ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گیا مگر بہتر یہی ہے کہ سب جواب دیں ❁ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لله کہا تو سننے والا اس کا جواب دے ❁ نماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے (یعنی

---

1 ... معجم کبیر، جلد:6، صفحہ:13، حدیث:12117۔

خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے ❁ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو آپ کی نماز ٹوٹ گئی ❁ کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے) کہا جائے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصَّہ 16 اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے۔ سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفٰے اور خوفِ خدا
چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہئے چشمِ نَم
لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو[2]

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:36-37۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:669۔

شوقِ حج

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...حج کی سعادت کس کو ملتی ہے...؟
- ...حج سفرِ عشق ہے
- ...اپاہج (چلنے سے معذور) حاجی کا ایمان افروز واقعہ
- ... حقوق العباد کی ادائیگی حج کے بعد بھی ضروری ہے
- ...حج کے شوقین کا کام بن گیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

صحابیٔ رسول حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کوئی مسلمان میدانِ عرفات میں ٹھہرے، وہاں قبلہ کی طرف منہ کرے، پھر یہ وظیفہ 100 مرتبہ پڑھے:

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

پھر سورۂ اِخْلَاص (یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورت) 100 مرتبہ پڑھے، پھر 100 مرتبہ یُوں درودِ پاک پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

(تو اس کو فضیلت کیا ملتی ہے؟) سَرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک اس بندے سے خوش ہو کر فرشتوں سے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! یہ بندہ جس نے میری تسبیح بیان کی، میری تکبیر بیان کی، میری عظمت کو بیان کیا، میری حمد و ثنا کی، میرے نبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھا، اس بندے کی جزا کیا ہے؟ پھر اللہ پاک خود ہی فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ...! بے شک میں نے اس کی مغفرت کر دی، اس کے حق

میں اس کی شفاعت کو قبول کیا، اگر یہ بندہ میدانِ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تمام لوگوں کی شفاعت کرے تو میں اس کی شفاعت قبول کروں گا۔[1]

تیری اِک اِک ادا پر اے پیارے | سَو درودیں فدا، ہزار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں | پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل تَرین عَمَل ہے۔[3] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کروادیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مایوس نہ ہونے والا حاجی

حضرت مالک بن دینار رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے ولیٔ کامل ہیں، محبتِ الٰہی سے سرشار، عشقِ رسول سے مالامال، بہت بلند رتبہ شخصیت ہیں، آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھے 14 سال مسلسل حج کی سعادت عطا فرمائی، میں ہر سال مکۂ مکرمہ میں حاضر ہوتا، کعبہ شریف

1 ...شُعب الایمان، باب فی المناسک، جلد:3، صفحہ:463، حدیث:4074۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:170-171۔
3 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

کا طواف کرنے کی سعادت پاتا رہا۔ ہر سال میں وہاں ایک شخص کو دیکھتا، وہ خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوتا، جب وہ تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) کہتا تو غیب سے آواز آتی: لَا لَبَّیْك (یعنی تیرا لَبَّیْك کہنا قبول نہیں)، حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 14 ویں سال میں نے اس شخص سے پوچھا: اے درویش! تُو بہرا تو نہیں ہے؟ کیا تجھے سنائی نہیں دیتا؟ لَا لَبَّیْك کی آواز آرہی ہے۔ اس شخص نے بڑا عشق بھرا جواب دیا، کہا: اے شیخ! میں قسم کھا کر کہتا ہوں اگر 14 سال کی بجائے میری عمر 14 ہزار سال ہو اور سال میں 1 مرتبہ کی بجائے، ہر روز ہزار مرتبہ مجھے لَا لَبَّیْك کہا جائے، پھر بھی میں اس دروازے کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاسکتا، میں اس دروازے پر پڑا رہوں گا کبھی اس دروازے سے سر نہیں اٹھاؤں گا۔

کس کے در پر میں جاؤں گا مولا | گر تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!

حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابھی میں اس شخص کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھا کہ اچانک آسمان سے کاغذ کا ایک ٹکڑا اس درویش کے سینے پر گرا اُس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا۔ میں نے پڑھا، اس میں لکھا تھا: اے مالک بن دینار! تُو میرے بندے کو مجھ سے جدا کرتا ہے، تُو سمجھتا ہے کہ میں نے اس کے 14 سال کے حج قبول (*Accept*) نہیں کیے؟ ایسا نہیں ہے، بلکہ اس مُدّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اس کی پکار ہی کی برکت سے قبول ہوئے ہیں۔[1]

یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ | یَا حنّانُ یَا مَنّانُ
بخش دے بخشے ہوؤں کا صدقہ | یا اللہ مِری جھولی بھر دے

1 ...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، صفحہ:96۔

اے عاشقانِ رسول! حج کے ایام قریب ہیں ❁ خوش بخت لوگ جنہیں حج کی سعادت کا مُژدہ مل چکا ہے ❁ وہ حج کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے ❁ قافلے سوئے حرم روانگی کو تیار ہوں گے ❁ پروازیں (*Flights*) اُڑنا شروع ہو چکی ہیں اور خوش نصیب عاشقانِ رسول جُوق در جُوق حرمِ پاک میں پہنچنے لگے ہیں ❁ اللہ پاک ہمیں بھی یہ عظیم سعادت نصیب کرے ❁ ہم بھی اِحرام باندھیں ❁ حرمِ پاک پہنچیں ❁ کعبہ مقدّسہ کی خوبصورت مہکی مہکی فضاؤں میں سانس لینے کی سعادت ملے ❁ کعبہ شریف کے پُر نور نظاروں سے آنکھیں ٹھنڈی کر پائیں ❁ کبھی مُلتَزَم (یعنی خانۂ کعبہ میں وہ حصہ جو دروازۂ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیان واقع ہے اس) کو چُومیں ❁ کبھی حجرِ اسود کے بوسے لیں ❁ کبھی میزابِ رحمت کے نیچے نفل پڑھنے کی سعادت نصیب ہو ❁ مِنیٰ، عرفات، مُزدَلفہ میں جانا اور لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْك کی صدائیں بلند کرنا نصیب ہو جائے۔

یاخدا ایسے اَسباب پاؤں | کاش مکے مدینے میں جاؤں
مجھ کو اَرمان حج کا بڑا ہے | یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے (1)

اور امیرِ اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں:

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے | بُلاوا اب آئیگا کب یا الٰہی!
مَیں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں | بنا کوئی ایسا سَبب یا الٰہی! (2)

اللہ پاک ہم سب کو حج اور عمرہ کرنے کی، اور مدینہ مُنَوَّرہ میں بار بار، بار بار، بار بار با ادب

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:137۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:107۔

حاضری کی سَعادت نصیب کرے، کاش...! ہم مکے میں جائیں، مدینے میں جائیں پھر آئیں، پھر جائیں، پھر آئیں پھر جائیں، کاش...! آخر مدینے ہی میں دو گز زمیں کا ٹکڑا نصیب ہو جائے۔

مجھے مرنا ہے آقا گنبدِ خضرا کے سائے میں | وطن میں مَر گیا تو کیا کروں گا یارسولَ اللہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کی سعادَت کس کو ملتی ہے...؟

اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ | ترجَمہ کنزُ الایمان: اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے۔

(پارہ:17، سورۂ حج:27)

مفسرینِ کرام اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: کعبہ شریف جس مقام پر اب ہے پہلے بھی یہیں تھا، جب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک دور میں طوفان (***Storm***) آیا، اس وقت کعبہ شریف کو اٹھا لیا گیا، پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک دور میں اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: اے ابراہیم! بیتُ اللہ شریف کی تعمیر کیجئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام مکہ مکرمہ تشریف لائے، آپ نے کعبۃُ اللہ شریف کی تعمیر کی، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام جو آپ کے شہزادے ہیں، انہوں نے آپ کے ساتھ آپ کی مُعاوَنَت (***Help***) کی، دونوں باپ بیٹے نے کعبہ شریف کی تعمیر کو مکمل کیا، جب تعمیر مکمل ہو گئی۔ تو اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: اے ابراہیم! اب آپ حج کا اعلان کر دیجئے! لوگوں کو پکاریئے کہ وہ حج کے لیے آئیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کیا: یا اللہ پاک! میری آواز کہاں تک پہنچ پائے گی...؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: عَلَیْكَ الْاَذَانُ

وَعَلَیَّ الْبَلَاغُ اے ابراہیم! آپ کا کام اعلان کر دینا ہے، لوگوں تک آواز پہنچانا ہمارا کام ہے۔ اب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کوہِ صفا پر اور ایک روایت کے مطابق جَبَلِ اَبُوقُبَیْس پر تشریف لائے، پہلے آپ نے تَلبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْك) پڑھا، روایات میں ہے: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے تَلبِیَہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی، تَلبِیَہ پڑھنے کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں کو پکارا: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اے لوگو! اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَیْكُمْ حَجَّ الْبَیْتِ الْعَتِیقِ بے شک اللہ پاک نے تم پر اس بیتِ عتیق (یعنی کعبہ شریف) کا حج فرض کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے: آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں اعلان کیا: اِنَّ اللّٰهَ یَدْعُوكُمْ اِلٰی حَجِّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ اے لوگو! بے شک اللہ پاک تمہیں حج بیت اللہ کی طرف بلاتا ہے، لِیُثِیبَكُمْ بِهِ الْجَنَّةَ تاکہ حج کے ثواب میں تمہیں جنت عطا فرمائے وَیُخْرِجَكُمْ مِنَ النَّارِ اور تمہیں حج کی برکت سے جہنّم سے آزاد کر دے۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی حیاتِ ظاہری میں جب کعبہ شریف کی تعمیر کی تو اس وقت آپ نے یہ اعلان کیا لیکن اللہ کریم کی قدرت اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ ہے کہ آپ کی یہ آواز قیامت تک آنے والے لوگوں نے سنی اور جو خوش نصیب (Lucky) تھے انہوں نے اس آواز پر لَبَّیْك کہا۔[1]

حضرت امام مجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جس نے اس وقت لَبَّیْك کہا تھا وہی زندگی میں حج کی سعادت پاتا ہے، جس نے ایک مرتبہ لَبَّیْك کہا تھا وہ ایک مرتبہ حج کرتا ہے، جس نے دو مرتبہ لَبَّیْك کہا تھا وہ دو مرتبہ حج کرتا ہے اور جس نے زیادہ مرتبہ لَبَّیْك کہا تھا

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:17، سورۂ حج، تحت الآیۃ:27، 8/219 ملتقطاً۔

وہ زیادہ مرتبہ حج کی سعادت پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! پتا چلا کہ آج جو حاجی حج کی سعادت پاتے ہیں، پیسہ خرچ کرتے ہیں، سفر کی مشقت برداشت کرتے ہیں، طوافِ کعبہ کی سعادت پاتے ہیں، مِنٰی میں، میدانِ عرفات میں ٹھہرتے ہیں، مزدلفہ کا قیام کرتے ہیں، صفا مروہ پر دوڑتے اور مشقت برداشت کرتے ہیں، یہ عملی طور پر (*Practically*) اس بات کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں، جنہوں نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی پکار پر لَبَّیْك کہا تھا۔

حج کس پر فرض ہے...؟

اے عاشقانِ رسول! حج ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:97)	ترجَمہ کنزُ الایمان: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔

پتہ چلا جو شخص کعبہ شریف تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے، اس پر حج فرض ہے۔ سرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے استطاعت کی تفسیر زَادْ اور رَاحِلَہ سے کی، راحِلہ کا مطلب: سواری، زاد کا مطلب: سفر کا خرچ۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: جس کے پاس اتنا مال ہے کہ گھر سے چل کر مکہ مکرمہ پہنچے، وہاں قیام کے اخراجات، وہاں سے واپسی کے اخراجات اور جتنے دن حج پر لگیں گے ان ایام کا گھر والوں کا خرچہ اس کے پاس موجود ہو، راستہ بھی پر امن (*Peaceful*) ہو تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے۔[2] اور یاد رکھئے! حج

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:17، سورۂ حج، تحت الآیۃ:27، 8/220۔

2 ... خزائن العرفان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، تحت الآیۃ:97، صفحہ:126۔

فرض ہو جانے کے بعد فوراً حج کر لینا ضروری ہے، یعنی اس میں ٹال مٹول کرنا کہ ❁ آئندہ سال چلا جاؤں گا ❁ بیٹیوں کی شادی کر لوں اس کے بعد حج کے لئے جاؤں گا ❁ ابھی کاروباری معاملات اٹکے ہوئے ہیں یہ پورے کر لوں پھر حج کے لئے جاؤں گا، یہ انداز قطعاً درست نہیں ہے۔

قرض لے کر حج کرے

علما فرماتے ہیں: اگر کسی شخص پر حج فرض ہو گیا، لیکن وہ حج پر گیا نہیں، ٹال مٹول کرتا رہا، موخر کرتا رہا، اس سال نہیں اگلے سال چلا جاؤں گا، اُس سے اگلے سال چلا جاؤں گا، ابھی بڑی زندگی پڑی ہے پھر چلا جاؤں گا، یوں کرتا رہا پھر اس پر غربت آگئی تو اب بھی اس پر حج فرض ہے، ایسی صُورت میں اس پر لازم ہے کہ قرض لے کر حج پر جائے، اللہ پاک اس کے قرض (Loan) کا انتظام فرمادے گا۔[1]

فرض حج نہ کرنے کی وعید

اے عاشقانِ رسول! جو شخص فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتا، وہ نہایت نقصان میں ہے۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضی، شیر خدا رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی مُحَمَّد عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ زاد اور راحلہ (یعنی سواری اور سفر خرچ) کا مالک ہو جس کے ذریعے وہ مکہ مکرمہ تک پہنچ سکے، اس کے باوجود اگر وہ حج نہ کرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔[2]

1 ...وقار الفتاوی، جلد:2، صفحہ:442ملتقطاً۔

2 ...ترمذی، کتاب الحج، صفحہ:223، حدیث:812۔

اَللّٰہُ اَکْبَرْ! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمایئے! کیسی سخت وعید ہے، ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن (یعنی تمام جہانوں کے لئے رحمت) ہیں، لوگوں کا ایمان قبول کر لینا، آپ کو انتہائی پسند ہے، جب کفار کلمہ نہیں پڑھتے تھے، قرآنی آیات پر ایمان نہیں لاتے تھے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بہت غمگین ہو جایا کرتے تھے، رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو کافروں کے کلمہ نہ پڑھنے سے بھی غمگین ہوتے ہیں، وہ ایک مسلمان کے لیے ارشاد فرماتے ہیں: حج فرض ہونے کے باوجود اگر وہ حج نہیں کرتا، تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جو حج کا تارِک ہے (یعنی جو حج فرض ہونے کے باوجود نہیں کرتا) اس کی موت میں اور یہود و نصاریٰ کی موت میں کوئی فرق نہیں ہے، اللہ پاک تارکِ حج سے بھی ناراض ہے، یہود و نصاریٰ سے بھی ناراض ہے۔ ہاں! دونوں ناراضیوں میں فرق ہے۔ اور اگر کوئی ایسا شخص ہے جو حج کرتا بھی نہیں ہے اور حج کی فرضیت کا بھی انکار کرتا ہے تو وہ بندہ کافر ہو جائے گا اور اس کے اور اہلِ کتاب کے کفر میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔[1]

شَرَف دے حج کا مجھے میرے کبریا یارب!
روانہ سُوئے مدینہ ہو قافِلہ یارب!
دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی
بس اُن کے جلووں میں آجائے پھر قضا یارب!
بَوقتِ نَزع سلامت رہے مرا ایماں
مجھے نصیب ہو کلمہ ہے التجا یارب![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:94۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:87 ملتقطاً۔

حج سفرِ عشق ہے

اے عاشقانِ رسول! حج کرنا بڑی سعادت ہے، جس پر حج فرض ہے وہ تو حج کے لئے جائے ہی جائے اور جو فرض حج ادا کر چکا ہے، اگر اللہ پاک نے وُسعت دی ہے، مال و دولت سے نوازا ہے تو اسے چاہئے کہ نفل حج کے لئے جائے بلکہ ممکن ہو تو ہر سال جائیں، بار بار جائیں، جن کو اللہ پاک نے توفیق بخشی ہے، وہ حج کے ایام کا انتظار نہ کریں، عمرہ کے لئے چلے جایا کریں، حرمِ پاک کی فضاؤں میں سانس لینا بھی کوئی کم سعادت نہیں ہے۔

یاد رکھئے! دین کی بنیاد محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول پر رکھی گئی ہے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ سن لو...! اس کا کوئی ایمان نہیں جس کے دل میں محبتِ حق کا چراغ نہیں جلتا، دین کی بنیاد محبتِ اِلٰہی اور عشقِ رسول پر رکھی گئی ہے اور حج سراپا سفرِ عشق ہے ❁ بندہ حج کرنے کے لئے جاتا ہے تو بغیر سلے کپڑے (یعنی اِحرام) پہن لیتا ہے ❁ کعبہ شریف کے گرد چکر لگاتا ہے ❁ صفا مروہ کے درمیان دوڑتا ہے ❁ مِنیٰ میں جا کر قربانی کرتا ہے ❁ میدانِ عرفات میں ٹھہرتا ہے ❁ مزدلفہ میں قیام کرتا ہے ❁ جمرات کے مقام پر شیطان کو کنکریاں مارتا ہے، یہ وہ کام نہیں ہیں جو عقل میں آسکیں، صرف و صرف عشق ہی ان کاموں کو سمجھ سکتا ہے، لہٰذا حج اَوّل سے آخر تک عشق و محبت کا سفر ہے، اس سفر پر وہی جاتا ہے، اس سفر کا شوق اسی کو تڑپاتا ہے جس کے دل میں محبتِ اِلٰہی اور عشقِ رسول کے چراغ جل رہے ہوتے ہیں بلکہ جنہیں عشق و محبت کی دولت نصیب ہے، وہ تو سَر کے بل جانا بھی غنیمت سمجھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپاہج حاجی کا ایمان افروز واقعہ

حضرت شفیق بلخی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مکہ مکرمہ حج کے لیے جارہا تھا راستے میں ایک شخص دیکھا، اپاہج ہے، چلنے پھرنے سے معذور ہے، گِھسٹ گِھسٹ کر مکہ مکرمہ کی طرف چلا جارہا ہے۔ مجھے بہت حیرت ہوئی کہ یہ کیسا عجیب شخص ہے، چلنے سے معذور ہے پھر بھی کس شوق اور وارَفتگی کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف جارہا ہے۔

میں اس کے قریب گیا اور پوچھا: بھائی! کہاں سے آئے ہو؟ کہنے لگا: میں سمرقند سے آرہا ہوں۔ (سمرقند اُزْبِکِسْتَان کا ایک صوبہ ہے اور موجودہ نقشے کے مطابق سمرقند سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ تقریباً 4ہزار 4سو 17 کلومیٹر ہے) اتنا طویل سفر اور وہ شخص چلنے سے معذور گِھسٹ گِھسٹ کر جارہا ہے۔ حضرت شفیق بلخی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے بڑی حیرت ہوئی اور میں نے اُس سے پوچھا: کتنا عرصہ ہوا سمرقند سے چلے ہوئے؟ کہنے لگا: 10 سال ہو چکے ہیں۔ اب تو تعجب اور حیرانی کی انتہا نہ رہی، حضرت شفیق بلخی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حیرت میں ڈوب کر ٹکٹکی باندھ کر اُس خوش نصیب عاشقِ رسول کی طرف دیکھنے لگے۔ اُس نے پوچھا: اے شفیق! کیا دیکھتے ہو؟ فرمایا: میں تمہاری کمزوری اور سفر کی درازی سے بہت حیران ہوں، اُس خوش نصیب عاشقِ رسول نے بڑا پیارا جواب دیا، کہنے لگا: اے شفیق بلخی! سفر کی دوری کو میرا شوق قریب کر دے گا اور جہاں تک بات ہے میری کمزوری کی تو میری کمزوری کا سہارا میرا مالک و مولا ہے۔[1]

فاصلوں کو تکلُّف ہے ہم سے اگر | ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں

1 ...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، صفحہ:124۔

خود اُنہی کو پکاریں گے ہم دور سے | راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے اپاہج حاجی کا جذبہ کیسا زبردست ہے، اپاہج (یعنی چلنے سے معذور) ہونے کے باوجود گِھسٹ گِھسٹ کر کعبہ شریف کی زیارت کے شوق میں چلا جا رہا ہے، 10 سال سے مکہ مکرمہ کی طرف رواں دواں تھا، اس کے جذبے اور ہمت پر لاکھوں سلام، صد ہزار آفرین اُس کے جذبہ اور شوق پر۔ اِس واقعہ میں ہمارے لئے بھی بڑی عبرت ہے، وہ نادان مسلمان جو صحت مند اور تندرست ہونے کے باوجود، مال و دولت ہونے کے باوجود، استطاعت کے باوجود سفرِ حج کی سعادت حاصل نہیں کرتا۔ اَپاہج حاجی گِھسٹ گِھسٹ کر جا رہا تھا، اسے گھر سے نکلے 10 سال ہو گئے تھے، اب بھی سفر میں تھا اور نادان مسلمان صرف چند گھنٹوں کا سفر کرنے کے لئے بھی ہمت نہیں کرتا۔

کاش! ہمیں شوقِ حج نصیب ہو، کاش...! ہمارے دل میں بھی محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول کی شمع یوں جلے کہ ہم سب کچھ چھوڑیں اور اللہ و رسول کے حکم پر عمل کرتے ہوئے حج فرض ہو تو حج کے لیے جائیں، اگر فرض نہ ہو اور اللہ نے نفل حج کی استطاعت بخشی ہو تو کاش! بار بار جائیں۔

شَرَف دے حج کا مجھے میرے کبریا یارَبّ! | روانہ سُوئے مدینہ ہو قافِلہ یارَبّ!
دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی | بس اُن کے جلوؤں میں آجائے پھر قضا یارَبّ!
بَوقتِ نَزع سلامت رہے مرا ایماں | مجھے نصیب ہو توبہ ہے اِلتجا یارَبّ![1]

اللہ پاک اس اَپاہج حاجی کے صدقے ہمیں بھی شوقِ حج نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ

[1] ...وسائلِ بخشش، صفحہ:87 ملتقطاً۔

خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

آیئے! شوقِ حج بڑھانے کے لئے حج کے فضائل سنتے ہیں:

حج کرنے کے فضائل پر 3 احادیثِ مبارکہ

(1): حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ کعبہ شریف کا حج کرے، اس دوران نہ فُحش باتیں کرے، نہ ہی گناہ کا کام کرے تو رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وہ ایسے لوٹ جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔[1] **(2):** بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے وَالحَجُّ المَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ اور مقبول حج کی جزا صرف و صرف جنّت ہے۔[2] **(3):** مسلم شریف کی حدیث پاک ہے، نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ بے شک حج پہلے کے گناہوں کو معاف کروا دیتا ہے۔[3]

حقوق العباد کی ادائیگی حج کے بعد بھی ضروری ہے

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا ایمان اور نیک اعمال گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہیں، علما فرماتے ہیں: عمرہ کرنے سے گُناہِ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں اور مقبول حج میں گناہِ کبیرہ کی معافی کی بھی پختہ اُمید ہے۔

یہاں یہ خیال رہے کہ حج کی برکت سے گناہ مٹتے ہیں، حقوق العباد سے خلاصی نہیں

1 ... بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، صفحہ: 423، حدیث: 1521۔
2 ... بخاری، کتاب العمرۃ، صفحہ: 475، حدیث: 1773۔
3 ... مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یہدم، صفحہ: 63، حدیث: 121۔

ہوتی، مثلاً کسی نے قرض لیا تھا، قرض کی ادائیگی میں اس نے دیر کی، تو اس تاخیر کا گناہ حج کرنے سے معاف ہو جائے گا، لیکن جو رقم لی ہوئی ہے وہ واپس لوٹانی ہی پڑے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حاجی 400 افراد کی شفاعت کرے گا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ روایت کرتے ہیں: اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حاجی اپنے اہل خانہ میں سے 4 سو افراد کی شفاعت کرے گا اور حاجی گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔[1]

حاجی کے لئے بخشش کی بشارت

حضرت ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کے نبی حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: یا اللہ پاک! جو تیرے بیت (یعنی کعبہ شریف) کی زیارت کے لئے آئیں، ان بندوں کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: اے داؤد! بے شک جو میرے کعبہ کا حج کریں، میرے ذِمۂ کرم پر ہے کہ میں ان کو دنیا میں معاف کر دوں اور (قیامت کے دِن) جب وہ مجھ سے ملیں تو میں ان کی بخشش فرمادوں۔[2]

اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب عرفہ کا دن ہوتا ہے، اللہ پاک فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے، ارشاد ہوتا ہے: اے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو! وہ پراگندا حال، بکھرے بالوں کے ساتھ دُور دُور سے آئے ہیں، میں تمہیں گواہ

1 ... مسند بزار، جلد:8، صفحہ:170، حدیث:3196۔
2 ... معجم اوسط، جلد:4، صفحہ:297، حدیث:6037۔

بناتا ہوں بے شک میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتے عَرض کرتے ہیں: اے اللہ پاک! اِن میں گناہ گار بھی ہیں تو اللہ پاک فرماتا ہے: بے شک میں نے اُن کو بھی بخش دیا۔[1]

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ
بخش دے بخشے ہوؤں کا صدقہ یَااَللّٰہ مِری جھولی بھر دے

حج کمزوروں کا جہاد ہے

شہیدِ کربلا حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ ایک شخص اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرض کیا: یَا رسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں بہت کمزور ہوں، جِہاد پر نہیں جا سکتا، اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: هَلُمَّ اِلٰی جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِيهِ: اَلْحَجِّ تم اس جہاد کی طرف بڑھو! جس میں کانٹے کا خطرہ نہیں یعنی حج ادا کیا کرو۔[2]

حجِ مَبرُور کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا حجِ مَبرُور یعنی مقبول حج دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے وَحَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّة اور مقبول حج کی جزا صرف و صرف جنّت ہی ہے۔[3]

حجِ مَبرُور کسے کہتے ہیں؟

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مَبرُور سے مراد وہ حج ہے: جس میں

1 ... کنز العمال، کتاب الحج، جُز:5، جلد:3، صفحہ:29، حدیث:12098۔
2 ... معجم اوسط، جلد:3، صفحہ:190، حدیث:4287۔
3 ... احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الحج، جلد:1، صفحہ:317۔

گناہ سے بچا جائے، یا وہ حج جس میں رِیا و نام و نُمود سے پرہیز ہو، یا وہ حج جس کے بعد حاجی مرتے وقت تک گناہوں سے بچے، حج برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔[1]

سفرِ حج میں مرنے والے کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو حج کے لئے نکلا اور فوت ہو گیا تو قِیامت تک اُس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لئے نکلا اور فوت ہو گیا اُس کے لئے قِیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا۔[2]

روزانہ 120 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما روایت کرتے ہیں: اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک حاجیوں پر روزانہ 120 رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے 60 رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ہیں، 40 رحمتیں کعبہ شریف کے قریب نماز پڑھنے والوں کے لئے ہیں اور 20 رحمتیں کعبہ کی زیارت کرنے والوں کے لئے ہیں۔[3]

شیطان حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے!

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شیطان سب سے زیادہ حقیر سب سے زیادہ ذلیل اور سب سے زیادہ غُصّے میں صرف عَرَفہ کے دن دیکھا جاتا ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ عَرَفہ کے دن میدانِ عَرَفات میں وقوف کرنے والوں پر اللہ پاک کی رحمتیں چھما چھم برستی ہیں اور اللہ

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:5، صفحہ:727۔
2 ...مسند ابی یعلی، مسند ابو ہریرۃ، جلد:5، صفحہ:44، حدیث:6350۔
3 ...شُعب الایمان، باب فی المناسک، جلد:3، صفحہ:455، حدیث:4051۔

پاک ان کے بڑے بڑے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔[1]

حاجی سے دُعائے مغفرت کرواؤ!

ایک حدیثِ پاک میں ہے نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خود حاجیوں کے لئے دعا کی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ اے اللہ حاجیوں کی مغفرت فرما، وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَہُ الْحَاجُّ اور اس کی بھی بخشش فرما جس کے لئے حاجی دعائے مغفرت کرتا ہے۔[2]

ایک روایت میں ہے: اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ، وَفْدُ اللہِ اِنْ دَعَوْہُ اَجَابَھُمْ، حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ پاک کا وفد ہیں، اگر یہ رَبّ سے دُعا کریں اللہ قبول فرماتا ہے وَاِنِ اسْتَغْفِرُوہُ غَفَرَ لَھُمْ اور اگر یہ اللہ پاک سے بخشش چاہیں اللہ ان کو بخش دیتا ہے۔[3]

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم حاجی سے ملو تو اسے سلام کرو اس سے ہاتھ ملاؤ اور اس کے گھر پہنچنے سے پہلے پہلے اس سے مغفرت کی دعا کرواؤ، بے شک وہ بخشا ہوا ہے۔[4]

سوال بھی خود بتائے اور جواب بھی دیئے

ابن حَبّان کی روایت ہے، ایک مرتبہ ایک انصاری صحابی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں کچھ سوال پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم مجھ سے سوال کرو! اور اگر چاہو تو میں ہی

1 ... کنز العمال، کتاب الحج، جُزء:5، جلد:3، صفحہ:29، حدیث:12101۔
2 ... مستدرک، کتاب المناسک، جلد:2، صفحہ:84، حدیث:1654۔
3 ... ابن ماجہ، کتاب المناسک، صفحہ:469، حدیث:2892۔
4 ... جامع صغیر، صفحہ:58، حدیث:847۔

تمہیں تمہارے سوال بھی بتاؤں اور ان کے جواب بھی بتا دوں۔ صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے عَرض کیا: یَارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آپ ہی ارشاد فرمایئے کہ میں کیا پوچھنے آیا ہوں؟ آقا کریم، رؤوفُ رَّحیم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم پوچھنے آئے ہو کہ ❁ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ ❁ جب وہ میدانِ عرفات میں ٹھہرتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ ❁ جب وہ رمیِ جمرات کرتا (یعنی شیطانوں کو کنکر مارتا) ہے تو اُس کے لئے کیا ثواب ہے؟ ❁ جب حاجی سر منڈواتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ ❁ جب حاجی آخری طواف پورا کر لیتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ پاک کے نبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا، بے شک آپ نے سارے سوال درست ارشاد فرمائے، اب ان کے جواب بھی عطا فرما دیجئے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کی سواری کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، جب وہ میدانِ عرفات میں ٹھہرتا ہے تو اللہ پاک اپنی شان کے لائق آسمانِ دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے: اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ! میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے اگرچہ بارش کے قطروں (***Rain drops***) اور ریت کے ذروں کے برابر ہوں۔

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: جب حاجی رمیِ جمرات کرتا (یعنی شیطانوں کو کنکر مارتا) ہے تو قیامت تک اس کا ثواب کوئی نہیں جان سکتا، جب وہ اپنا سر منڈواتا ہے تو اس کے سر سے گرنے والے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ہو گا اور جب حاجی کعبہ شریف کا آخری طواف کرتا ہے تو گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا

اُس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! حج کرنے کے کیسے زبردست فضائل ہیں ❁ حاجی گھر سے نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے ❁ ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے ❁ میدانِ عرفات میں اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں ❁ حاجی جب شیطان کو کنکر مارتا ہے تو اس کو بے شمار اجر عطا کیا جاتا ہے ❁ حاجی بال منڈواتا ہے تو ہر ہر بال کے بدلے روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا ❁ حاجی جب بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے ❁ مقبول حج کی جزا جنت ہے ❁ حج پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے ❁ حاجی اپنے گھر والوں میں سے 4 سو افراد کی شفاعت کرے گا ❁ حاجی جس کے لئے دعائے مغفرت کر دے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے ❁ حاجی اللہ کا مہمان (***Guest***) ہے ❁ حاجی کی دعا قبول کی جاتی ہے ❁ حاجی کی تنگ دستی مٹا دی جاتی ہے ❁ جو حاجی سفرِ حج میں فوت ہو جائے روزِ قیامت اپنی قبر سے با آواز بلند تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْك) پڑھتے ہوئے اٹھے گا ❁ حاجی کو دورانِ سفر ایک روپیہ خرچ کرنے کے بدلے 10 لاکھ روپے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے ❁ حاجی طوافِ کعبہ کا شرف حاصل کرتا ہے تو اس پر 60 رحمتیں برستی ہیں ❁ حاجی مسجدِ حرام (یعنی جہاں خانہ کعبہ ہے، اس مسجد) میں نماز پڑھتا ہے تو اس کو 40 رحمتیں نصیب ہوتی ہیں ❁ حاجی مسجدِ حرام میں پہنچ کر صرف کعبہ شریف کی زیارت کرے تو اس پر 20 رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ کیسے عظیم فضائل ہیں، اللہ پاک ہمیں بھی شوقِ حج نصیب فرمائے، کاش...! ہم بھی حج کی سعادت حاصل کریں، یاد رکھئے! حج کرنے کے لئے پیسے کی نہیں بلکہ

---

1 ... صحیح ابن حبان، کتاب کتاب الصلاۃ، صفحہ:586، حدیث:1887۔

سچی تڑپ کی ضرورت ہے، رَبّ کے ہاں سچی طلب اور سچی تڑپ دیکھی جاتی ہے، اگر تڑپ سچی ہو، طلب سچی ہو، شوق سچا ہو تو اللہ کریم کی رحمتیں ضرور ملتی ہیں، ضرور نظرِ کرم ہوتی ہے اور بندے کو حج کی سعادت مل ہی جاتی ہے۔

ہِند سے یکا یک کعبے کے رُو بَرُو

ہِند کا واقعہ ہے، حج کے ایام تھے، 9 ذی الحج (یعنی عرفات) کا دن تھا، ایک بوڑھے میاں جو گھاس کاٹا کرتے تھے وہ اپنے کھیت میں کام کر رہے تھے، اچانک دل میں شوقِ حج نے اَنگڑائی لی، خیال آیا کہ آج یومِ عرفہ ہے، حاجی میدانِ عرفات میں جمع ہوں گے اور رَبِّ کریم کی بارگاہ میں دعائیں، التجائیں کر رہے ہوں، یہ خیال آتے ہی دلِ پُر دَرْد سے ایک آہ نکلی اور نہایت حسرت سے بوڑھے میاں نے کہا: کاش...! میں بھی حج سے مشرف ہوا ہوتا...!!

قریب ہی حضرت شیخ جہانگیر سَمنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف فرما تھے، آپ نے بوڑھے میاں کی یہ حسرت بھری آواز سنی تو انہیں اپنے پاس بلایا، بوڑھے میاں حضرت شیخ جہانگیر سمنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت شیخ سمنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زبان سے نہیں بلکہ ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: جایئے! بس اتنا اشارہ ہونے کی دیر تھی، بوڑھے میاں کیا دیکھتے ہیں! ابھی جو ہِند میں تھے، اشارہ ہوتے ہی مسجدِ حرام شریف میں کعبہ شریف کے سامنے موجود ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! بوڑھے میاں کی تو عید ہو گئی، حج کا شوق تھا، حسرت تھی، انہوں نے جھوم جھوم کر طوافِ کعبہ کیا، میدانِ عرفات میں پہنچے، حج کے دیگر افعال کو مکمل کیا، جب حج کے ایام پورے ہو گئے، تو اب بوڑھے میاں کو خیال آیا کہ میرے پاس تو واپسی کا خرچ

نہیں ہے، میں تو اللہ کے ولی کی کرامت کے ذریعے یہاں پہنچا تھا، جونہی یہ خیال آیا تو بوڑھے میاں نے حضرت شیخ جہانگیر سمنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے سامنے کھڑا پایا، اب حضرت شیخ جہانگیر سمنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دوبارہ اشارے سے فرمایا: جایئے! اب کیا دیکھتے ہیں کہ بوڑھے میاں ابھی جو مسجد حرام شریف میں تھے ابھی ہِند میں اپنے گھر پر موجود ہیں۔[1]

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حَسَنؔ | بندہ بھی ہُوں تو کیسے بڑے کار ساز کا[2]

اے عاشقانِ رسول! ہو سکتا ہے کسی کے دل میں وَسْوَسہ آئے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہِند میں کھڑا ہوا شخص فوراً ہزاروں کلو میٹر دور مکہ مکرمہ پہنچ جائے، اس وسوسے کی کاٹ کے لئے عرض ہے کہ یہ اللہ کے ولی کی کرامت ہے اور اللہ پاک اپنے برگزیدہ بندوں کو، اولیائے کرام کو کرامتوں سے نوازتا ہے اور یہ جو کرامت ہے ہند سے فوراً مکہ مکرمہ پہنچ جانا، اس کرامت کو طَیُّ الْاَرْض کہتے ہیں، (یعنی زمین کو سمیٹ دینا، فاصلے کو سمیٹ دینا) اور طَیُّ الْاَرْض کا ثبوت تو قرآن کریم سے بھی ہے۔ جی ہاں! حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک اُمتی حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ بھی اللہ پاک کے کامل ولی تھے۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا دربار لگا ہوا تھا، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: کون ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت میرے پاس لے آئے؟ حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ (پارہ:19، سورۂ نمل:40)

ترجَمہ کنزُالایمان: میں اُسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔

یعنی اے اللہ کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام میں پلک جھپکنے سے پہلے ملکہ بلقیس کا تخت آپ کی

---

1 ...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، صفحہ:79۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:14۔

خدمت میں حاضر کر دوں گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! پھر ایسا ہی ہوا، ملکہ بلقیس کا تخت مُلکِ یمن میں ، 7 کمروں میں بند تھا، تالے لگے ہوئے تھے، حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کی عطا کردہ طاقت کے ذریعے بطورِ کرامت پلک جھپکنے کی دیر میں ملکہ بلقیس کا تخت مُلکِ یمن سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ معلوم ہوا؛ اللہ پاک کے ولیوں کے لئے زمین سمیٹ دی جاتی ہے، فاصلے کم کر دیئے جاتے ہیں، لہٰذا اس معاملے میں وسوسے پالنے سے بچنا چاہئے۔ اللہ پاک ہم سب کو ماننے والی عقل نصیب فرمائے۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں | عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کے شوقین کا کام بن گیا

امام ابن جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عاشقِ رسول تھا، اسے حج پہ جانے کا بڑا شوق تھا، 3 سال تک مسلسل وہ حج کے لئے دعائیں کرتا رہا، گڑگڑا کر رَبّ کی بارگاہ میں عرض کرتا رہا:

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے | بُلاوا اب آئے گا کب یا الٰہی!

مَیں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں | بنا کوئی ایسا سَبب یا الٰہی![1]

مسلسل 3 سال دعائیں کرتا رہا لیکن اس کے دل کی حسرت پوری نہ ہوئی، چوتھے سال حج کا موسم تھا، دل میں حرمین شریفین پہنچنے اور کعبہ شریف کی زیارت کا شوق پروان چڑھا،

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:107۔

اس نے تڑپ تڑپ کر اللہ کریم کی بارگاہ میں دعائیں کیں، اب کی بار اس پر کرم ہو ہی گیا، چنانچہ ایک رات جب یہ سویا تو سوئی ہوئی قسمت جاگ اٹھی، آنکھ لگی تو دل کی آنکھیں کھل گئیں، بگڑی بنانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک عاشقِ رسول کے دل کی حسرت کو پورا فرمانے کے لئے خواب میں تشریف لائے۔

اُمّت کے حال سے وہ آگاہ ہر گھڑی ہیں
خوابوں میں آرہے ہیں، بِگڑی بنا رہے ہیں

رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اُس عاشق کو فرمایا: تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مُقدّس سے حج کی اجازت کی خوشخبری سنتے ہی اُس عاشقِ رسول کی آنکھ کھل گئی۔ بارگاہِ نبوت سے حج کی اجازت مل چکی تھی، اس کا دِل خوشی سے جھوم رہا تھا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی پیاری پیاری آواز اس کے کانوں میں رَس گھول رہی تھی، وہ بہت خوش تھا لیکن اچانک یاد آیا کہ حج کی اجازت تو مل گئی مگر میرے پاس تو اتنے اسباب ہی نہیں ہیں کہ حج پر جاسکوں، یہ خیال آنے کی دیر تھی، ساری خوشی غم میں تبدیل ہو گئی۔

دوسری رات ہوئی، پھر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے، پھر ارشاد فرمایا: تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔

وہ عاشقِ رسول اپنی بے سروسامانی کا ذکر نہ کر سکا، تیسری رات پھر کرم ہوا، پھر اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: تم اس سال

حج کے لئے چلے جانا۔ اس بار بھی یہ اپنی پریشانی بیان نہ کر پایا، آخر چوتھی رات پھر کرم ہوا، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے تو اس نے عرض کر ہی دیا کہ یَارسولَ اللہ، یَاحَبِیْبَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس توزادِ راہ بھی نہیں ہے، میں کیسے حج کے لئے جاسکتا ہوں؟

پاس مال و زَر نہیں اُڑنے کو بھی پَر نہیں
کر دو کوئی انتظام تم پہ کروڑوں سلام

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ تمہارے پاس زادِ راہ ہے، تم اپنے مکان کی فلاں جگہ کھودو، وہاں تمہارے دادا کی زِرَہ موجود ہوگی، اتنا فرما کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے۔ صبح کو عاشقِ رسول کی آنکھ کھلی، بہت خوش تھا، نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آقا کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بتائی ہوئی جگہ سے کھودنا شروع کیا، واقعی وہاں ایک قیمتی زِرَہ موجود تھی، اس نے وہ زرہ فروخت کی اور حج کے لئے روانہ ہوگیا۔[1]

جسے چاہا دَر پہ بُلا لیا | جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے | یہ بڑے نصیب کی بات ہے

شوقِ حج کیسے بڑھائیں

اے عاشقانِ رسول! پتا چلا! حج کے لئے مال و اسباب کی نہیں، شوق اور تڑپ کی ضرورت ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دِل میں شوقِ حج بڑھائیں ❁ حج کے فضائل پڑھیں، اِنْ

1 ... عیون الحکایات، جلد:2، صفحہ:223۔

شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!دل میں شوقِ حج پیدا ہو گا ❁ کاش! ہم اپنا یہ معمول بنائیں کہ رات کو کسی وقت تنہائی میں بیٹھ جائیں کبھی کعبہ شریف کا تَصَوُّر باندھیں ❁ کبھی منیٰ شریف کا تَصَوُّر باندھیں ❁ تَصَوُّر ہی تَصَوُّر میں کبھی میدانِ عرفات میں پہنچیں ❁ کبھی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْك کی صدائیں لگائیں ❁ صفا مروہ کی سعی کریں۔ پھر اپنی محرومی کو تَصَوُّر میں لا کر اللہ کریم کی بارگاہ میں گِڑگِڑا کر دعائیں کریں: یااللہ! مجھے حج کی سعادت عطا فرما،اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!حج کا شوق پیدا ہو گا، آنکھوں سے آنسو نکلیں گے، تو اللہ پاک کی رَحمت سے بڑی اُمّید ہے کہ کرم ہو گا، دِل میں شوقِ حج بھی بڑھے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو حج کا بُلاوا بھی نصیب ہو ہی جائے گا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت خوبصورت 3 کتابیں ہیں: **عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن اور رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن** یہ کتابیں پڑھیں، دل میں شوقِ حج بڑھانے کا انتہائی زبردست نسخہ ہیں۔ اپنے والدین اور مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے اور اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے کے لئے حج و عمرہ پر جانے والوں کو تحفۃً پیش کریں، حج اور عمرہ کرنے والے ان کتابوں کو پڑھیں گے، اچھے انداز میں حج و عمرہ ادا کر پائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!ہمیں بھی اس کی برکتیں ملیں گی، کیا خبر کہ اس نیک عمل کے صدقے ہمیں بھی مدینۂ مُنَوَّرہ اور مکہ مکرمہ کا بلاوا مل جائے۔

جان و دِل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: قافلہ

اے عاشقانِ رسول! شوقِ حج بڑھانے کے لئے صحبت بھی بہت اثر رکھتی ہے، اس لئے دل میں نیکیوں کی رغبت بڑھانے، گناہوں سے نفرت پانے، شوقِ حج اور شوقِ مدینہ بڑھانے، مکّے مدینے کی محبت سے دل کو پُر نور بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دین و دنیا کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام قافلہ بھی ہے۔

سفرِ مدینہ کی سعادت مل گئی!

شیخوپورہ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: الحمدللہ! مجھے عُمرہ شریف کرنے کا شَرَف ملا، وہاں قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک قاری صاحِب سے ملاقات ہوئی، اُنہوں نے بتایا میں نے دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کی اور وہاں خوب رو رو کر مدینۂ منوّرہ کی حاضِری کے لئے دُعا مانگی۔

دُعا کی قَبولیّت کے آثار یوں ظاہِر ہوئے کہ جب قافلے سے واپس آیا اور حسبِ معمول بچّوں کو قرآنِ پاک پڑھانے کے لئے کسی کے گھر پہنچا۔ تو صاحِبِ خانہ کافی مہربانی سے پیش آئے اور کہا: قاری صاحِب! مَاشَآءَاللّٰہ! آپ ہمارے بچّوں کو قرآنِ پاک کی تعلیم دیتے ہیں، اگر آپ کی کوئی خواہش ہو تو بتا دیجئے، ابتداءً میں نے ٹال مٹول سے کام لیا مگر اُن کے اِصرار پر کہہ دیا کہ دیدارِ مدینہ کی آرزو ہے۔ اُنہوں نے مجھے فوری طور پر

اَخراجات پیش کر دیئے اور یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! قافِلے میں دُعا کرنے کی بَرَکت سے مجھ جیسے گنہگار اور غریب آدمی کو مدینۂ منوّرہ کی حاضِری کا شَرَف نصیب ہو گیا۔

مانگو آ کر دُعا پاؤ گے مُدَّعا | در کرم کے کھلیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہیئے چشمِ نَم | لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایپلی کیشن متعارف کروائی گئی ہے، اس ایپلی کیشن میں یہ بہترین آپشنز (*Options*) موجود ہیں: ❁ پچھلے تمام ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی *PDF* ❁ تمام ماہناموں کے مضامین (آرٹیکلز) ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں، جن کو کاپی کر کے شیئر بھی کیا جا سکتا ہے ❁ سرچ آپشن (*Search option*) جس میں تمام ماہناموں میں سرچ کر کے کوئی بھی چیز تلاش کی جا سکتی ہے ❁ تمام مضامین موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دیئے گئے ہیں، اپنے اسمارٹ فون میں یہ ایپلی کیشن ڈاؤن لوڈ (*Download*) کر لیجئے! خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس

نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبرستان کی حاضری کی سنّتیں اور آداب

2 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: (1): قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔[2] (2): جو اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی ہر جمعہ کے دن زیارت کرے گا، اُس کی مغفرت ہو جائے گی اور نیکوکار لکھا جائے گا۔[3]

اے عاشقانِ رسول! ❁ قبورِ مسلمین (یعنی مسلمانوں کی قبروں) کی زیارت سنت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام و شہدائے عظام کی حاضری سعادت بَر سعادت اور انہیں ایصالِ ثواب پسندیدہ عمل ہے ❁ مزار شریف یا قبر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فضول باتوں میں مشغول نہ ہوں ❁ قبر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو کفر ہے ❁ قبرستان میں اُس عام راستے سے جائیں، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلیں۔ **فتاوٰی شامی** میں ہے: (قبرستان میں قبریں مٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے ❁ بلکہ نئے راستے کا صرف گمان (یعنی شک) ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے ❁ کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے

1 ...مشکوٰۃ، کتاب: الاِیمان، باب: الاِعتصام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی زیارۃ القبور، صفحہ:252، حدیث:1571۔
3 ...شُعَبُ الایمان، جلد:6، صفحہ:201، حدیث:7901۔

کہ زائرین کی سہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنادیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، جہاں ایسی صورت حال ہو وہاں دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے ❁ قَبْر کے اوپر اگربتی نہ جلائی جائے اس میں سوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے، ہاں اگر (حاضرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے ❁ قبروں کی زیارت کے لیے یہ 4 دن بہتر ہیں: پیر، جمعرات، جمعہ، ہفتہ۔ جمعہ کے دن نمازِ فجر کے بعد زیارتِ قبور افضل ہے۔[1]

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفٰے اور خوفِ خدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہئے چشمِ نَم | لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو[2]

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:87 تا 90 ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:669۔

شوقِ مدینہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...بخشش کا پروانہ مل گیا
- ...اُمّت پر کرم نوازی
- ...مدینۂ پاک کی حاضِری کے لئے جلدی کرو!
- ...شَفاعَت واجب ہوگئی...!
- ...ایمان مدینے کی طرف سِمَٹ جائے گا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

مشہور صحابیٔ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو میری قبر کے پاس مجھ پر سلام عَرض کرے، اللہ پاک اُس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا، جو مجھ تک اس کا سلام بھی پہنچائے گا اور دُنیا و آخرت کے کاموں میں اُس کی کفایت بھی کرے گا اور قیامت کے دن میں (سلام پیش کرنے والے) کی شفاعت بھی کروں گا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! بہت ہی عظیم سَعادت ہے کہ بندے کو مدینۂ مُنَوَّرہ کی حاضری کا موقع نصیب ہو ❁ جس پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں ❁ جن کی محبت دلوں میں سجائے رکھتے ہیں ❁ جن کی شَفاعت کی اُمّید باندھے ہوئے ہیں ❁ ان آقا کریم، رَءُوفٌ رّحیم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ پُر نور کی زیارت کا شَرف نصیب ہو ❁ سنہری جالیاں ہوں ❁ ہاتھ باندھ کر ❁ سر جُھکا کر ❁ دل میں یادِ مصطفےٰ سجا کر ❁ آنسو بہاتے ہوئے ❁ تڑپ تڑپ کر اپنے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

1 ...شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی، جلد:2، صفحہ:218، حدیث:1583 ملتقطاً۔

کے پاک دربار میں سلامِ عقیدت پیش کر رہے ہوں، یقین کیجئے! یہ سَعادت مل جانا ہی بہت بڑا اِنعام ہے، جس خوش نصیب کو زندگی میں ایک بار بھی یہ موقع نصیب ہو جائے، یقیناً وہ مقدر کا سِکَنْدَر ہے۔

لیکن قربان جایئے! کریم کا کرم رُکتا نہیں ہے، جو کرم والے ہوتے ہیں ان کا کرم مَحدُود نہیں ہوتا۔ ایک تو یہی سَعادت بہت بڑی ہے کہ بندے کو وہاں حاضری کا موقع نصیب ہو جائے، سلام عَرض کرنے کی سَعادت مل جائے، اس کے ساتھ ساتھ سعادَت پانے والے پر مزید کرم یہ بھی ہوتا ہے کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں اللہ پاک اس بندے کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو سرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں اس کا سلام بھی عَرض کرتا ہے اور سلام عَرض کرنے والے کے دُنیوی اور اُخروی کاموں میں کِفایَت بھی کرتا ہے، یہاں تک بَس نہیں، اس پر مزید کرم بالائے کرم یہ ہوتا ہے کہ سَرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم روزِ قیامت اس (سلام عرض کرنے والے) کو شفاعت سے بھی نوازیں گے۔

عَجَب کرم شَہِ والا تبار کرتے ہیں | کہ نااُمّیدوں کو اُمّید وار کرتے ہیں
مجھے فَسُردَگیٔ بخت کا اَلَم کیا ہو | وہ ایک دَم میں خِزاں کو بہار کرتے ہیں
جو خوش نصیب یہاں خاکِ دَر پہ بیٹھتے ہیں | جلوسِ مَسندِ شاہی سے عار کرتے ہیں[1]

وضاحت: ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی کرم نوازیاں بھی کمال ہیں کہ نااُمّیدوں کو اُمّید عطا فرماتے ہیں۔ مجھے بد قسمتی کا غم کیوں ہو، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک دَم میں خزاں کو بہار (یعنی بُری قسمت کو بھلی) کر دیتے ہیں، وہ خوش نصیب جن کو خاکِ مدینہ پر بیٹھنا

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:194 ملتقطاً۔

نصیب ہو جائے، وہ بادشاہوں کے تخت کو خاطِر میں نہیں لاتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل تَرین عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادَت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کروادیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حج کا پُر بہار موسم جاری وساری ہے، حج کے اَیّام قریب سے قریب ہوتے جارہے ہیں ❁ خوش نصیب، سَعادت مَند عاشقانِ رسول حج کی سعادت حاصل کریں گے ❁ طَوافِ کعبہ ہو گا ❁ صفا و مروہ کی سَعْی ہو گی ❁ مِنٰی میں حاضری ہو گی ❁ میدانِ عرفات اور مزدلفہ کا قیام ہو گا، یہ ساری سَعادتیں لُوٹنے کے بعد عاشقانِ رسول دِلوں میں عشقِ رسول کے چراغ روشن کئے ❁ آنکھوں میں آنسو لئے ❁ تڑپتے، لرزتے ہوئے ❁ خوشی میں جھومتے ہوئے اپنے کریم آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربارِ عالی شان میں، روضۂ پُرنُور پر حاضری دیں گے، یہ کیسے خوش نصیب (Lucky) لوگ ہوں گے کہ جن کو آقائے دوجہاں، سرورِ ذیشاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دَر کی حاضری کا اِذْن

[1] ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

عطا فرمایا ہو گا، کاش...! وہ دن بھی آئے، جب ہم گناہ گاروں کو بھی یہ سَعادت ملے، مدینے سے بُلاوا آئے اور ہم گنہگاروں کو بھی مدینۂ مُنَوَّرہ میں حاضری کی سَعادت نصیب ہو جائے۔

ہے آرزُو یہ دِل کی، میں بھی مدینے جاؤں | سلطانِ دوجہاں کو سب حالِ دِل دِکھاؤں
کاٹوں ہزار چکر طیبہ کی ہر گلی کے | یُوں ہی گزار دُوں میں اَیّام زِندگی کے
پھولوں پہ جاں نثاروں، کانٹوں پہ دِل کو وارُوں | ذَرّوں کو دُوں سلامی، دَر کی کروں غُلامی
دِیوار و دَر کو چُوموں، قدموں پہ سَر کو رَکھ دُوں | روضے کو دیکھ کر میں روتا رہوں برابر
حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے | سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے

عاشقِ مدینہ، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار، قادری، رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے کریم آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں اِسْتِغاثَہ پیش کرتے ہیں۔

بُلا لو پھر مجھے اے شاہِ بحر و بَر مدینے میں | میں پھر روتا ہوا آؤں ترے دَر پر مدینے میں
سلامِ شوق کہنا حاجیو! میرا بھی رو رو کر | تمہیں آئے نظر جب روضۂ انور مدینے میں
وہاں اک سانس مل جائے یہی ہے زِیست کا حاصل | وہ قسمت کا دھنی ہے جو گیا دم بھر مدینے میں[1]

اللہ کرے ہمیں یہ سَعادت نصیب ہو، مدینے کی حاضری کا اِذْن ملے اور مدینے پاک میں حاضر ہو کر شفاعت کی بھیک مانگنا نصیب ہو جائے، یقین کیجئے! مدینۂ مُنَوَّرہ کی حاضری بہت عظیم سَعادت ہے۔

مجرم بلائے آئے ہیں...!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت علی المرتضی شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں:

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:280-282 ملتقطاً۔

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو ظاہری دنیا سے پردہ فرمائے ابھی 3 دن گزرے تھے، ایک بدوی (یعنی عرب کا دیہاتی) مزارِ پُر اَنْوار پر حاضر ہوا، اس نے اپنے آپ کو قبرِ مُتَوَّر پر گرا دیا اور مزار کی پُر نُور خاک کو اپنے سر پر ڈالا اور عَرض کیا: یَارَسولَ اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جو کچھ آپ نے اللہ پاک سے سنا ہے، وہ ہم نے آپ سے سنا ہے، یَارسولَ اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پارہ:5، سورۂ نساء:64)

ترجَمہ کنزُالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس اَعْرابی نے عَرض کیا: یَارسولَ اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے (یعنی مجھ سے گناہ ہو گیا ہے) اور آپ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے اِسْتِغْفار (یعنی دعائے مَغْفِرَت فرمائیں)۔

سُبْحٰنَ اللہ! آقا کریم، رَءُوفٌ رّحیم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے کرم کے قربان جائیے! اِدھر اَعْرابی نے عَرض کیا تھا ادھر سے قبرِ پُر نور سے آواز آئی: قَدْ غُفِرَ لَكَ تیرے گناہ بخش دیئے گئے ہیں۔[1]

مجرم بُلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ | پھر رَد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے[2]

1 ... کنزالعمال، کتاب الاذکار، جزء:2، جلد:1، صفحہ:166، حدیث:4319۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:205۔

وضاحت: قرآن پاک میں ہے: جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ اس آیتِ مبارکہ میں اس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ اللہ پاک تو خود گنہگاروں کو اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں بلا رہا ہے اور کریموں کی یہ شان نہیں کہ اپنے در پر بلا کر خالی ہاتھ واپس لوٹا دیں۔

تجھ سے چھپاؤں مُنھ تو کروں کس کے سامنے | کیا اور بھی کسی سے تَوَقُّع نَظر کی ہے (1)

وضاحت: اے حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ سے منہ چھپا کر میں کس کے سامنے اپنی حاجات لے کر جاؤں گا، کون میرا سیاہ چہرہ دیکھے گا، آپ کے سوا اس دُنیا میں ہمارا کون ہے؟ جس سے ہم مہربانی اور توجہ کی اُمید رکھیں، جو ہماری خالی جھولیوں کو بھر سکے؟ نہیں آپ کے سوا ہمارا کوئی نہیں ہے۔

بخشش کا پروانہ مل گیا

اسی طرح کی ایک روایت علّامہ ابن جوزی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے **عُیُوْنُ الحِکَایات** میں بھی نقل کی ہے: حضرت محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں روضۂ مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر حاضر تھا، میں نے دیکھا! ایک اَعْرابی (یعنی عرب کے دیہات کا رہنے والا) (*Villager of Arab*) حاضرِ دربار ہوا اور حضورِ انور، شافعِ مَحْشر، محبوبِ رَبِّ اَکْبَر صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کَس پناہ میں عَرْض کیا: یَارسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللّٰہ پاک نے آپ پر جو سچی کتاب نازل فرمائی، اس میں اللّٰہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

ترجَمہ کنزُالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر

1 ... حدائق بخشش، صفحہ:226۔

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ (پارہ:5، سورۂ نساء:64)

ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس اَعْرابی نے یہ آیت پڑھنے کے بعد عَرْض کیا: اے میرے آقا صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں اپنے گناہوں کی معافی کے لئے آپ کے دربارِ گوہر بار میں حاضر ہوا ہوں، آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا شَفِیع (یعنی شفاعت کرنے والا) بناتا ہوں۔

یہ کہہ کر وہ عاشقِ رسول اعرابی رونے لگا اور اس کی زبان پر یہ اشعار جاری ہو گئے:

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ ۔۔۔ فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

رُوْحِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ ۔۔۔ فِیْهِ الْعِفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین ذات! جن کا مبارک وجود اس زمین میں دفن کیا گیا تو اس کی عمدگی اور پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے معطر ہو گئے۔ میری جان فدا ہو اس قبرِ انور پر جس میں آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں، جس میں پاک دامنی، سَخاوت اور عفو و کرم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

وہ عاشقِ رسول کافی دیر تک روتے ہوئے ان اشعار کی تکرار کرتا رہا پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوا اَشک بار آنکھوں سے رخصت ہو گیا، حضرت محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں سویا تو خواب میں سرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے شرف یاب ہوا، آپ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اِلْحَقِ الرَّجُلَ فَبَشِّرْهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ غَفَرَ لَهٗ بِشَفَاعَتِیْ یعنی اس اَعْرابی سے ملو اور اسے خوشخبری سنا دو کہ اللہ پاک نے میری شفاعت کی برکت سے تیری مَغْفِرَت فرما دی ہے۔[1]

1 ... عیون الحکایات، جلد:2، صفحہ:308۔

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے | کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر
بخشوانا مجھ سے عاصی کا رَوا ہوگا کسے | کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر[1]

اُمّت کے حق میں اب بھی کرم فرماتے ہیں

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! ان دونوں واقعات پر غور کیجئے! ان سے واضح پتہ چلتا ہے کہ ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت سے کتنی محبت فرماتے ہیں ❁ کتنے رحیم ہیں ❁ کتنے کریم ہیں ❁ ذرا سوچئے تو سہی! جب ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لائے، تب بھی رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی آپ کی زبان پر تھا ❁ جب تک دُنیا میں تشریف فرما رہے، اُمّت کے غم میں غمگین رہا کرتے تھے ❁ جب ظاہِری دُنیا سے پردہ فرمایا، تب بھی رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی آپ کی زبان پر تھا ❁ اور اب جب کہ مزار مبارک میں تشریف فرما ہیں، الحمدللہ! اب بھی حیات ہیں ❁ کرم بھی فرماتے ہیں ❁ گنہگاروں کی بخشش بھی کرواتے ہیں ❁ شفاعت بھی فرماتے ہیں ❁ اُمّت کے حالات سے آگاہ بھی ہیں اور بگڑیاں بھی بناتے ہیں۔

جن کا نہ بھاؤ کوئی دُنیا میں پوچھتا ہو | سینے سے ان کو آقا اپنے لگا رہے ہیں
اُمّت کے حال سے ہیں آگاہ ہر گھڑی آپ | خوابوں میں آرہے ہیں، بگڑی بنا رہے ہیں[2]

امامِ اہلسنت، امامِ عشق و محبت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی کمال کیا، آپ لکھتے ہیں:

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:133-134 ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:298۔

دُنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور ہیں | ہر منزل اپنے چاند کی منزلِ غَفْر کی ہے[1]

وضاحت: آسمان کے چاند کی مختلف منزلیں (*Stages*) ہیں، ان میں سے ایک منزل کا نام غَفْر ہے۔ جب چاند منزلِ غَفْر میں ہوتا ہے، اس وقت کو بہت مبارک سمجھا جاتا ہے، اعلیٰ حضرت اسی جانِب اشارہ کرتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ یہ چاند جو آسمان پر نکلتا ہے، یہ تو کبھی کبھی منزلِ غَفْر میں ہوتا ہے لیکن ماہِ طیبہ، سلطانِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بات ہی الگ ہے، یہ وہ مبارک چاند ہیں جو ہر وقت ہی منزلِ غَفْر میں ہوتے ہیں، ان کی ہر منزل منزلِ غَفْر ہے، دنیا میں ہوں، تب بھی غَفُور (یعنی بخشوانے والے) ہیں، مزار میں تشریف فرما ہوں، تب بھی غَفُور ہیں اور آخرت میں جب میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے، تب بھی بخشوائیں گے اور اللہ پاک کی عطا سے شفاعت فرما کر اپنے غلاموں کو جنّت میں پہنچائیں گے۔

دُنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور ہیں | ہر منزل اپنے چاند کی منزلِ غَفْر کی ہے

آیا ہوں جَآءُوْكَ سُن کر

پیارے اسلامی بھائیو! کاش صد کروڑ کاش...! ہمیں بھی موقع نصیب ہو، ہم بھی مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضر ہوں، گنبدِ خضرا کے سائے میں سنہری جالیوں کے سامنے سر جھکا کر، ہاتھ باندھ کر دربارِ رسالت میں شَفاعت کی بھیک مانگیں۔ ہم بھی عَرض کریں: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! گناہوں میں لتھڑا ہوا، سر سے پاؤں تک گناہوں میں ڈوبا ہوا، آپ کا غلام حاضرِ دربار ہے، بخشش کی خیرات مانگتا ہے۔

میں کر کے ستم اپنی جاں پر | قرآن سے جَآءُوْكَ سُن کر

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:209۔

آیا ہوں بہت شرمندہ سا | سرکار توجہ فرمائیں، سرکار توجہ فرمائیں

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

یارسولَ اللہ! میں آپ سے شَفاعت کی بھیک مانگتا ہوں۔

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

یارسولَ اللہ! میں آپ سے شَفاعت کی بھیک مانگتا ہوں۔

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

یارسولَ اللہ! میں آپ سے شَفاعت کی بھیک مانگتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مدینۂ پاک کی حاضِری کے لئے جلدی کرو!

پیارے اسلامی بھائیو! جو آیتِ کریمہ ہم نے دونوں واقعات میں سُنی کہ اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

(پارہ:5، سورۂ نساء:64)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس آیت کریمہ میں ہمیں گناہوں کی بخشش اور مَغفِرَت کا ایک طریقہ بتایا گیا ہے کہ جب بندہ گناہ کر بیٹھے تو اسے چاہئے کہ دربارِ رسالت میں حاضر ہو جائے، بارگاہِ مصطفےٰ میں

حاضر ہو کر توبہ بھی کرے، اللہ پاک سے مَغفِرَت کا سوال کرے اور اس کے ساتھ ساتھ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی اس گناہ گار کے لئے دعائے مَغفِرَت فرمائیں تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا پائیں گے۔

اس سے پتا چلا! مدینۂ مُنَوَّرَہ میں روضۂ مصطفےٰ کے سامنے حاضر ہو جانے سے مَغفِرَت کی بھیک ملتی ہے۔

ایک آیت میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:133)	ترجَمہ کنزُ العرفان: اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو۔

اعلیٰ حضرت کے والد محترم مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس جگہ بہت ایمان افروز مدنی پھول دیا ہے، آپ کے فرمان کا خُلاصہ (*Summary*) ہے کہ ان دونوں آیتوں کو ملا دیجئے! پہلی آیت میں اللہ پاک نے یہ بتایا ہے کہ مدینۂ مُنَوَّرَہ میں حاضر ہونے، وہاں توبہ کرنے سے، رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کی بَرَکت سے مَغفرت ملتی ہے، دوسری آیت میں رَبِّ کریم فرماتا ہے: رَبّ کی مَغفِرَت کی طرف جلدی جلدی دوڑ کر پہنچو، ان دونوں آیتوں کو ملانے کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ قرآن ہمیں یہ تعلیم دے رہا ہے: اے گناہ گار بندو! اے محبوب کے اُمّتیو! اے عاشقانِ رسول! جو اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہو، بالکل دیر مت لگاؤ! نہایت جلدی سے اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں پہنچ جاؤ! کہ وہاں تمہیں مغفرت کی خیرات ملے گی۔[1]

1 ...جواہر البیان فی اسرار الارکان، صفحہ:204۔

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا! مدینۂ مُنَوَّرہ حاضِری کے لئے جلدی کرنا قرآنی آیات کا مطلوب ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم مدینۂ مُنَوَّرہ حاضِری کے لئے جلدی کریں، جتنی جلدی ہو سکے وہاں پہنچنے کی کوشش کریں، جنہیں اللہ پاک نے استطاعت بخشی ہے، جو وہاں پہنچ سکتے ہیں، وہ تو مدینۂ پاک حاضِری میں بالکل سستی نہ کریں، جب بھی موقع ملے، حاضِر ہو جایا کریں اور جن کے پاس استطاعت نہیں ہے، جن کے پاس مال و دولت نہیں، ظاہِری اسباب نہیں ہیں، انہیں بھی چاہئے کہ حاضِریٔ مدینہ کا شوق بڑھائیں، حاضِریٔ طیبہ کے لئے تڑپا کریں، رویا کریں، دُعائیں مانگا کریں، طلب سچی ہوئی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بگڑی سنور ہی جائے گی۔

آہ! پلّے زَر نہیں رَختِ سفر سَرور نہیں | تُم بُلالو تُم بُلانے پر ہو قادِر یا نبی!
کس طرح تسکین دُوں گا میں دِلِ غمگین کو | رَہ گیا گر حاضِری سے میں جو قاصِر یا نبی!
آپ ہی اسباب آقا پھر مُہَیّا کیجئے | پھر دِکھا دیجے مدینے کے مَناظِر یا نبی! (1)

مدینہ شریف کی حاضری قریب بہ واجِب ہے

فرمانِ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خلاصہ ہے: سرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے روضۂ پُرنُور پر حاضری اور وہاں کی خاک کو بوسہ دینے کی سَعادت سب مستحبات سے اعظم اور اہم بلکہ قریب بہ واجب ہے۔ (2)

فرشتے استقبال کرتے ہیں

جذبُ القلوب میں شیخِ محقق عَلَّامہ عبد الحق محدث دہلوی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: جب کوئی مسلمان زیارت کی نیت سے مدینۂ مُنَوَّرہ آتا ہے تو فرشتے رحمت کے تحفوں سے

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:376-377 ملتقطاً۔
2 ...فتاوی رضویہ، جلد:9، صفحہ:538 مفہوماً۔

اس کا استقبال کرتے ہیں۔[1]

لاکھوں قُدسی ہیں کام خدمت پر | لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں[2]

وضاحت: یعنی حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کے لئے لاکھوں فرشتے حاضِر رہتے ہیں اور لاکھوں فرشتے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ پُرنور کے گرد چکر لگاتے رہتے ہیں۔

شفاعت واجِب ہوگئی...!

سنن دارِ قطنی میں روایت ہے: اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے پھول صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔[3]

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند | سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے[4]

وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! اسی چوکھٹ پر عمر گزار دو، اگر قسمت میں یہیں موت نصیب ہوگئی تو خوش خبری ہے کہ طیبہ میں مرنا سیدھا جنت کا راستہ ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت کے والدِ ماجد مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اس حدیثِ پاک کے تحت 2 ایمان افروز مدنی پھول ذکر فرمائے ہیں، آیئے ان کا خلاصہ سنتے ہیں:

ایمان کی حفاظت کا ایک پختہ ذریعہ

مدنی پھول:1 یہاں ایک سوال ذہن میں اٹھتا ہے، وہ یہ کہ ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شَفَاعَتِی لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِی یعنی میری شفاعت

1 ...جذب القلوب، صفحہ:211۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ:100۔
3 ...سنن دار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، جلد:1، صفحہ:217، حدیث:2669۔
4 ...حدائق بخشش، صفحہ:222۔

میری اُمَّت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔[1] اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب تک میں اپنے ہر اُمَّتی کو جہنّم سے نکال کر جنت میں داخل نہ کروالُوں، اس وقت تک میں راضی نہ ہوں گا۔[2]

ان احادیث سے پتا چلتا ہے کہ ہر گناہ گار مسلمان کے لئے شفاعت ہے، جب ہر گناہ گار کے لئے شفاعت ہے، چاہے اس نے مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضری دی ہو یا نہ دی ہو تو روضۂ پُرنور کی زیارت کرنے والے کی کیا خصوصیت ہوئی؟ اب **جواب** سنئے: بعض علما نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو عام گناہ گار ہیں، جنہوں نے مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضری نہیں دی، ان کے لئے عمومی شفاعت ہو گی لیکن جنہوں نے مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضری دی ہے، ان کے لئے خصوصی شفاعت ہو گی، میدانِ محشر کی ہولناکیوں سے ان کی حفاظت کی جائے گی، ان کا جنت میں بے حساب داخلہ ہو جائے گا، وہ جنت میں بلند درجات پائیں گے، ان کو اللہ پاک کا خصوصی دیدار نصیب ہو گا۔ مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کا ایک اور ایمان افروز جواب لکھا ہے، وہ یہ ہے کہ دیکھئے! شفاعت کس کو ملے گی؟ صرف مسلمان کو ملے گی، کافر شفاعت کا حقدار نہیں ہے۔ اب ذرا غور کیجئے! شفاعت ہر گناہ گار کے لئے ہے لیکن صرف اس کے لئے جو دنیا سے حالتِ ایمان میں جائے گا، اب ہم میں سے کوئی بھی اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے واقف نہیں ہے، اللہ پاک ہمارا ایمان سلامت رکھے، جو گناہ گار ہے ممکن ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے سبب ایمان ہی سے محروم ہو جائے، دنیا سے رخصت ہوتے وقت اس کا ایمان چھن جائے، اگر ایسا ہوا تو ظاہر ہے اس کو شفاعت نصیب نہیں ہو گی، وہ ساری زندگی

1 ... ابو داؤد، کتاب السنۃ، باب فی الشفاعۃ، صفحہ:746، حدیث:4739۔
2 ... سبل الہدی، الباب الثانی عشر، جلد:2، صفحہ:272۔

شفاعت پر اُمید رکھے رہا لیکن اب حالتِ ایمان میں دنیا سے نہیں گیا تو اب وہ شفاعت سے محروم ہو جائے گا لیکن آقا عَلَیْہِ السَّلَام مدینۂ مُنَوَّرہ حاضر ہو کر روضۂ پر نور کی زیارت کرنے والے کے لئے بشارت دیتے ہیں: وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

واجِب ہونے کا معنٰی ہے: ضرور مل کر رہے گی۔ مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اب حدیثِ پاک کا یہ مطلب بنے گا کہ جس نے حالتِ ایمان میں روضۂ پُر نُور کی زیارت کر لی، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ کریم کے محبوب، ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کے ایمان کی حفاظت بھی فرمائیں گے اور اس کو شفاعت ضرور مل کر رہے گی۔[1]

محشر میں حساب آہ! میں دے ہی نہ سکوں گا | رحمت نہ ہوئی ہو گا جہنّم میں ٹھکانا
فرمائیں گے جس وقت غلاموں کی شفاعت | میں بھی ہوں غلام آپ کا مجھ کو نہ بھلانا
فرما کے شفاعت مری اے شافعِ محشر | دوزخ سے بچا کر مجھے جنّت میں بسانا

شفاعتِ مصطفےٰ! مرحبا...! مرحبا...!!

مدنی پھول: 2 اے عاشقانِ رسول! اس حدیث پاک میں ایک اور ایمان افروز مدنی پھول ہے، وہ یہ کہ میدانِ محشر میں شفاعت بہت سارے لوگ کریں گے۔ ❁ شفاعتِ کبریٰ ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا خاصہ ہے یعنی ابتداً شفاعت کا دروازہ حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہی کھولیں گے ❁ اس کے بعد دیگر انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی شفاعت کریں گے ❁ فرشتے بھی شفاعت کریں گے ❁ علماء بھی شفاعت کریں گے ❁ شُہَدا بھی شفاعت کریں گے ❁ حاجی بھی شفاعت کریں گے ❁ باعمل حافِظ

1 ...جواہر البیان فی اسرار الارکان، صفحہ: 205، 206 ملتقطاً۔

بھی شفاعت کریں گے۔

لیکن مدینۂ منورہ حاضِری دینے والے کی شان ہی نرالی ہے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِی یعنی جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔[1]

یہاں لفظ شَفَاعَتِی ہے، اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ روضۂ پاک کی زیارت کرنے والے کی شفاعت علماء نہیں کریں گے، فرشتے نہیں کریں گے، شُہَدا نہیں کریں گے، حاجی یا حافظ نہیں کریں گے بلکہ اس کی شفاعت خُود تاجدارِ انبیاء، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ بھی بڑی سَعادت ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خود شفاعت فرمائیں کیونکہ شفاعتِ مصطفےٰ کا انداز ہی نرالا ہو گا، اس کا لطف ہی نرالا ہو گا، اس کا ذوق ہی نرالا ہو گا، اعلیٰ حضرت امام اہلِ سُنَّت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ | قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ واہ[3]

وضاحت: مطلب یہ ہے کہ آقا و مولا مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزِ قیامت میدان محشر میں جب لوگوں کی شفاعت فرما رہے ہوں گے تو آپ کی شفاعت فرمانے کا انداز، اس کا لطف اور اس کا ذوق ایسا نرالا ہو گا کہ وہ لوگ جو بخشے بخشائے ہیں، جنہوں نے گناہ نہیں کئے ہوں گے، جو بغیر حساب کے جنت میں داخلے کے حق دار ہوں گے، جو پرہیز گار ہوں گے، وہ اس ذوق افزا شفاعت

1 ... سنن دار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، جلد:1، صفحہ:217، حدیث:2669۔
2 ... جواہر البیان فی اسرار الارکان، صفحہ:205 ملتقطاً۔
3 ... حدائق بخشش، صفحہ:134۔

کو دیکھ کر حسرت کریں گے کہ کاش! ہمارے پلّے میں بھی گناہ آجائیں اور ہمیں بھی شفاعتِ مصطفےٰ نصیب ہو جائے۔

بہر حال! حدیثِ پاک سے معلوم ہوا جو بندہ روضۂ پُر نُور کی زیارت کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہے، اس کو کسی اور کی نہیں بلکہ خود حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہو گی، سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک نصیب فرمائے۔

نیت صرف زیارتِ اقدس کی ہو

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ جَاءَنِی زَائِرًا جو میری بارگاہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوا لَا تُعْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِی اس کے علاوہ اسے کوئی حاجت نہ ہو (یعنی نہ تجارت کے لئے آیا، نہ کسی اور مقصد کے لئے آیا) صرف اور صرف میری زیارت کے لئے مدینۂ مُنَوَّرہ پہنچا كَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَكُونَ لَهٗ شَفِیعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مجھ پر حق ہے کہ میں روزِ قیامت اس کی شفاعت کروں۔[1]

روزِ قیامت آقا کریم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس ملے

ایک روایت میں فرمایا: كَانَ فِی جِوَارِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی جو خاص میری زیارت کے لئے مدینۂ مُنَوَّرہ پہنچا وہ روزِ قیامت میری جوارِ رحمت میں ہو گا۔[2]

اس حدیثِ پاک کے تحت عُلما فرماتے ہیں: اس حدیث پر پورا پورا عمل تب ہو گا کہ بندہ مسجد نبوی کی بھی نیت نہ کرے بلکہ بندے کو چاہئے کہ جب مدینۂ مُنَوَّرہ کی طرف سفر شروع کرے تو صرف و صرف روضۂ پُر نور کی زیارت کی نیت کرے، مسجد نبوی شریف

1 ... معجم اوسط، من اسمہ عبدان، جلد:3، صفحہ:266، حدیث:4546۔
2 ... شُعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، جلد:3، صفحہ:488، حدیث:4152۔

میں نمازیں پڑھنے کی سَعادت ضمناً مل جائے گی، مَسْجِدِ قُبا میں نماز پڑھ کر عمرے کا ثواب لینے کی سَعادت بھی ضمناً مل ہی جائے گی لیکن اس کی نیت صرف ایک ہی ہو کہ میں روضۂ پُرنور کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا | پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نَہضَت کدھر کی ہے[1]

وضاحت: یعنی جب مجھ سے پوچھا گیا کہ کہاں کا ارادہ ہے تو میں نے یہ نہ کہا کہ میں حج کرنے جارہا ہوں، یا کعبے کی زیارت کے لئے جارہا ہوں بلکہ میرا ایک ہی جواب تھا، یہ کہ میں سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ دیار طیبہ شریف جارہا ہوں۔

ایمان مدینے کی طرف سمٹ جائے گا

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے، حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ روایت کرتے ہیں: اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا بے شک ایمان مدینے کی طرف سمٹ آتا ہے جیسے سانپ بِل (یعنی سوراخ) کی طرف سمٹ جاتا ہے۔[2]

یہ بڑی ایمان افروز حدیث پاک ہے، علمائے کرام نے اس کے مختلف معنٰی بیان کئے ہیں، ایک معنی تو یہ ہے کہ قربِ قیامت جب دجال نکلے گا تو پوری دنیا میں ایمان بچانے کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں ہوگی، اس وقت ایمان مدینۂ مُنَوَّرہ میں سمٹ جائے گا، مدینے کے علاوہ اہلِ ایمان کہیں نہیں ہوں گے۔

محدثین کرام نے اس کا ایک اور معنی بیان کیا ہے: فرماتے ہیں: ذرا دیکھو! آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے مدینے میں ایمان کے سمٹنے کو سانپ کے ساتھ تشبیہ دی ہے، یعنی فرمایا کہ جیسے

1 ... حدائق بخشش، صفحہ:203۔

2 ... بخاری، کتاب فضائل المدینہ، صفحہ:498، حدیث:1876۔

سانپ اپنے بِل (یعنی سوراخ) میں چلا جاتا ہے، ایسے ہی ایمان مدینے میں چلا جائے گا، ذرا غور کریں! سانپ اپنے بِل سے باہر نکلتا ہے، اپنی ضرورت کی چیزیں لیتا ہے، کھانا وغیرہ اس نے ڈھونڈنا ہوتا ہے، وہ ڈھونڈتا ہے، باہر گھومتے گھومتے اس کے اوپر سورج کی دھوپ پڑتی ہے، گرمی پڑتی ہے، گرد پڑتی ہے جس سے اس کی کھال پرانی پڑ جاتی ہے سال میں کچھ عرصہ وہ ایسے گزارتا ہے کہ وہ چھپ جاتا ہے، باہر نہیں نکلتا، جب اپنا وقت پورا کرنے کے بعد وہ باہر نکلتا ہے تو اس کی کینچلی تبدیل ہو چکی ہوتی ہے، پرانی کھال (**Old Skin**) اتر جاتی ہے، نئی تازہ چمکدار کھال (**Shining Skins**) اس کے اوپر آجاتی ہے۔

یہی بات حدیثِ پاک میں بتائی گئی کہ جس طرح سانپ جب بِل میں جاتا ہے تو اس کی کھال تازہ اور چمکدار ہو جاتی ہے، ایسے ہی جب بندہ دنیا میں ہوتا ہے، دیگر شہروں میں رہ رہا ہوتا ہے تو اس پر شیطان بھی حملہ آور ہوتا ہے، نفس گناہ بھی کروا دیتا ہے، دنیاداری کی طرف دل مائل بھی ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے ایمان کمزور (**Weak**) پڑنا شروع ہو جاتا ہے، تب ایمان کو دوبارہ سے تازگی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ تازگی کیسے ملتی ہے؟ فرمایا: اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ ایمان مدینے کی طرف سمٹتا ہے۔ یعنی جب عاشقانِ رسول دنیا میں رہتے ہیں دیگر شہروں میں، اپنے اپنے علاقوں میں رہتے ہیں، وہاں ان کو دنیاداروں سے بھی واسطہ پڑتا ہے، شیطان سے بھی واسطہ پڑتا ہے، نفس بھی گھائل کرتا ہے، اب ان کا ایمان کمزور پڑنا شروع ہو جاتا ہے، پھر وہ مدینۂ مُنَوَّرہ پہنچتے ہیں تو مدینۂ مُنَوَّرہ کی آب وہوا ایسی نرالی، ایسی ایمان افروز ہے کہ اس کی برکت سے ایمان کو دوبارہ سے تازگی مل جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینے کی کھجور سے ایمان کی تازگی

عظیم عاشقِ رسول، حضرت مُحَدِّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مدینۂ مُنَوَّرَہ سے بہت محبت کیا کرتے تھے، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محفل میں اکثر مدینۂ مُنَوَّرَہ کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا، اگر کوئی زائرِ مدینہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو اس سے مدینۂ مُنَوَّرَہ کے حالات پوچھتے، مدینۂ مُنَوَّرَہ کے رہائشی عاشقانِ رسول کی خیریت دریافت کرتے اور اگر کوئی تبرک پیش کرتا تو بڑی خوشی سے قبول فرماتے۔ ایک دفعہ ایک حاجی صاحب مدینۂ مُنَوَّرَہ سے واپس آئے، وہ کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور حضرت مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کیں، اس وقت دورۂ حدیث جاری تھا (یعنی کلاس لگی ہوئی تھی) اور مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیث شریف پڑھا رہے تھے، آپ نے مدینۂ مُنَوَّرَہ کی کھجوریں تمام طلبا میں تقسیم فرمائیں اور ایک کھجور اپنی داڑھوں کے نیچے دبالی، پھر فرمایا: خرمائے مدینہ (یعنی کھجورِ مدینہ) جب تک گھل گھل کر اندر جاتی رہے گی، ایمان تازہ ہوتا رہے گا۔[1]

ہوائیں آرہی ہیں کوچۂ پُرنورِ جاناں کی | کھلی جاتی ہیں کلیاں، تازگی دِل کو میسر ہے[2]

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا! جو عاشق ہیں، ان کا تو ایمان مدینہ کا نام سن کر بھی تازہ ہو جاتا ہے، عاشقوں کا ایمان مدینہ کی چیزیں دیکھ کر مدینۂ مُنَوَّرَہ کے آئے ہوئے تبرکات کو دیکھ کر مدینۂ مُنَوَّرَہ کی کھجوریں کھا کر اپنے شہر میں رہ کر بھی ان کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے، تو جب وہ مدینے پہنچیں گے پھر ایمان کی تازگی کا عالم کیا ہو گا؟۔

---

1 ...حیاتِ محدث اعظم پاکستان، صفحہ:155۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:256۔

مدینے میں مرنے کی خواہش

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہمیں عشقِ مدینہ نصیب فرمائے! مدینۂ منورہ کی یادوں میں تڑپنا چاہئے، حاضریٔ مدینہ کے لئے مچلنا چاہئے، سرزمینِ مدینہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے، کیونکہ میں اہلِ مدینہ کی شفاعت فرماؤں گا۔[1]

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا عشقِ رسول کمال ہے، جب مدینۂ مُنوَّرہ حاضری ہوئی، تو آپ نے کچھ بال اور ناخن شریف مدینۂ مُنوَّرہ میں دفن کر دیئے اور رسولِ اکرم، نورِ مُجسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عَرض کیا: یَارَسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مدینۂ پاک میں مرنا تو میرے اختیار میں نہیں ہے، البتہ اپنے جسم کے چند اجزا دفن کر کے جارہا ہوں کہ ہم غریبوں کے لئے یہی غنیمت ہے۔[2]

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند | سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے[3]

وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! اسی چوکھٹ پر عمر گزار دو، اگر قسمت میں یہیں موت نصیب ہو گئی تو خوش خبری ہے کہ طیبہ میں مرنا سیدھا جنت کا راستہ ہے۔

اللہ پاک ہمیں عشقِ مدینہ نصیب فرمائے، شوقِ مدینہ نصیب فرمائے، کاش! مدینۂ مُنوَّرہ میں بار بار، بار بار حاضری ہو، بالآخر بقیع پاک میں 2 گز زمین مل جائے، اللہ پاک ہم سب کو عشقِ مدینہ، ذوقِ مدینہ، ذکرِ مدینہ، فکرِ مدینہ، یادِ مدینہ کی دولت نصیب فرمائے۔

1 ...ترمذی، کتاب المناقب، صفحہ:879، حدیث:3920۔
2 ...حیاتِ محدث اعظم پاکستان، صفحہ:155۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:222۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: فجر کے لئے جگانا

پیارے اسلامی بھائیو! عشقِ مدینہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دنیا اور آخرت کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: فجر کے لئے جگانا (یعنی مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا)۔

اے عاشقانِ رسول! مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ داؤدی ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ حیدری و سُنّتِ فاروقی ہے، چنانچہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔[1]

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

حاضریٔ مدینہ کی سَعادت مل گئی

پنجاب کے علاقے اِلٰہ آباد (ضلع قصور) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: الحمد للہ! میں دَعْوَتِ اِسْلَامی کے دینی مَاحَول سے وَابَسْتہ تو تھا لیکن دینی کاموں کے سلسلے میں سُستی (*Laziness*) کا شِکار تھا، ایک روز ایک ذِمَّہ دار اسلامی بھائی نے مجھے سمجھاتے ہوئے دینی کام کرنے اور بطورِ خاص **فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے والے دینی**

1 ... طبقات الکبری، ذکر استخلاف عمر، جلد:3، صفحہ:263 مفہوماً۔

کام کی خوب پابندی کرنے کی ترغیب دلائی، الحمد للہ! میرا ذِہن بن گیا اور میں نے اگلے ہی دن اس پر عَمَل شروع کر دیا۔ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا تو کیا شروع کیا، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا، قسمت کا سِتارا یوں چمکا کہ اسی سال مجھے حاضریِ مدینہ کی سَعادت نصیب ہو گئی، اس پر مزید کرم یہ بھی ہوا کہ میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سَعادَت نصیب ہو گئی۔

عطائے حبیبِ خُدا مدنی ماحول | ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ! | تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج و عمرہ موبائل ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی (*Latest Technology*) کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جاچکی ہیں، اِن میں سے ایک ایپلی کیشن ہے: ***hajj &umrah*** (حج و عمرہ) بھی ہے۔

اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ حج و عمرہ کا مختصر طریقہ ❁ حج و عمرہ کے ضروری مسائل وغیرہ جان سکتے ہیں ❁ اس کے عِلاوہ اس موبائل ایپلی کیشن میں حج و عمرہ کی دُعائیں ❁ حرمین شریفین مُقَدَّس مقامات کی معلومات وغیرہ بھی شامل ہیں ❁ اس موبائل ایپلی کیشن کا ایک بہت اَہَم فیچر یہ ہے کہ اس میں تھری ڈِی ویڈیوز (*3D Videos*) کے

ذریعے حج وعمرہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ اس ایپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عمامہ شریف کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! عمامہ کھڑے ہو کر باندھئے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنئے ❁ جس نے اس کا الٹ کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مرض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں (یعنی طبیبوں کو دوا کا علم نہیں) ❁ عمامہ باندھنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے ایک بھی اچھی نیت نہیں ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا ❁ مناسب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے ❁ اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک عمامے کا شملہ عموماً پُشت (یعنی مبارک پیٹھ) کے پیچھے ہوتا اور کبھی کبھی سیدھی جانب،

1 ...مشکوٰۃ، کتاب: الاِیمان، باب: الاِعْتِصَام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔
2 ...مستدرک، کتاب اللباس، جلد:5، صفحہ:272، حدیث:7488۔

کبھی دونوں کندھوں کے درمیان 2 شملے ہوتے ❁ بائیں جانب شملہ لٹکانا خلافِ سنّت ہے ❁ عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم 4 اُنگل اور زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (بیچ کی اُنگلی کے سرے سے لے کر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ❁ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے ❁ مِرْاٰت شریف میں ہے: عِمامہ کھڑے ہو کر باندھنا سنّت ہے مسجد میں باندھے یا کہیں اور ❁ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ 6 گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نُما ہو۔[1]

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادَل چھٹیں قافلے میں چلو
خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
رب کے در جُھکیں، اِلتجائیں کریں
بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہم سب کو عمل کرنے والا بنائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ:54-56 ملتقطاً۔

تَوَجُّہ اِلَی اللہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...اِبْتِہَال کسے کہتے ہیں...؟
- ...انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی مبارک ادائیں
- ...اڑنے والی دیگ
- ...غلام پر عنایات کا انوکھا سبب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

روایت ہے: ایک روز سرکارِ نامدار، رسولوں کے سردار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم باہَر تشریف لائے، اِس موقع پر حضرت ابو طلحہ اَنصاری رَضِیَ اللہُ عنہ نے آگے بڑھ کر عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آج چہرۂ مُبارَک پر خوشی کے آثار معلوم ہو رہے ہیں۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک ابھی جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلام) میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے عرض کیا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جس نے آپ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس کے نامۂ اعمال میں 10 نیکیاں لکھے گا اور 10 گُناہ مٹا دے گا اور 10 درجات بڑھا دے گا۔[1]

اُن پر درود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں
اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا

1 ...القول البدیع، صفحہ:118۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:209۔

ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر درود اور سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سُننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اَچھی نیّت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سُننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت حاصِل کروں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُورۂ مُجَادَلہ کا شانِ نزول

پیارے اسلامی بھائیو! ایک فقہی مسئلہ ہے، جسے ظِہار کہتے ہیں، عِلْمِ فِقہ کی کتابوں میں **ظِہار** کا پورا باب (***Chapter***) ہوتا ہے۔ جو شادِی شدہ ہیں، انہیں یہ مَسائِل ضرور سیکھنے چاہئے، ظِہار کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ اپنی بیوی کو اپنی ماں یا بہن کی مِثْل کہنا مثلاً شوہَر نے اپنی بیوی کو کہا: تم میرے لئے میری ماں کی مثل ہو۔ یہ ظِہار ہوتا ہے، اِسْلام کے اِبْتدا میں ظِہار کا حکم بھی طلاق والا تھا، یعنی اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی ماں یا بہن وغیرہ کی مثل کہہ دیتا تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی تھی۔

ایک صحابیہ ہیں: حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا، ایک مرتبہ ان کے شوہَر نے

---

1 ... بخاری، کِتَاب: بدءُ الْوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

انہیں کہہ دیا: تم مجھ پر میری ماں کی مثل ہو۔ کہنے کو تو کہہ گئے، پھر شرمندگی ہوئی کہ یہ میں نے کیا کہہ دیا، اب پریشانی ہوئی کہ اس طرح تو نِکاح ختم ہو جاتا ہے، بیوی اپنے شوہَر پر حرام ہو جاتی ہے۔ اسی پریشانی کے عالَم میں حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللہُ عنہا بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں، سارا واقعہ بیان کیا اور عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرا مال ختم ہو چکا ہے، ماں باپ وفات پا گئے ہیں، عمر بھی زیادہ ہو گئی ہے اور بچے چھوٹے چھوٹے ہیں، اگر انہیں باپ کے پاس چھوڑوں تو ماں کے بغیر ننھے بچوں کی پرورش کیسے ہو سکے گی اور اپنے پاس رکھوں تو بھوکے مر جائیں گے، اب ایسی کیا صُورت ہے کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جُدائی نہ ہو۔ رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ساری عَرض سُن کر فرمایا: تمہارے مسئلے کے متعلق میرے پاس کوئی حکم نہیں (یعنی ابھی تک ظِہار کے متعلق کوئی نیا حکم نازِل نہیں ہوا اور پُرانا دستور یہی ہے کہ ظِہار سے عورت حرام ہو جاتی ہے)۔

حضرت خولہ رَضِیَ اللہُ عنہا بہت پریشان تھیں، دِل میں غم کا سَمُندر اُمنڈ رہا تھا، رہ رہ کر بچوں کا خیال آ رہا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے بار بار بارگاہِ رسالت میں عَرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرے شوہر نے طلاق کا لفظ نہیں بولا تھا، وہ میرے بچوں کے اَبُّو ہیں (یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کوئی تو صُورت بتایئے) لیکن رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک ہی جواب اِرشاد فرما رہے تھے: ابھی تک اس مسئلہ میں کوئی نیا حکم نازِل نہیں ہوا۔

بالآخر جب انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق جواب نہ پایا تو دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کیا: اے اللہ پاک! میری محتاجی، بے کسی اور پریشان حالی پر رحم فرما، اپنے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر میرے حق میں ایسا حکم نازِل فرما جس سے

میری مصیبت دُور ہو جائے۔ ابھی حضرت خولہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بارگاہِ اِلٰہی میں عَرض کر ہی رہی تھیں کہ غمگین دِل کی دُعا قبول ہوئی اور حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام وحی لے کر حاضِر ہو گئے۔[1] اس موقع پر پارہ:28، سُورَۃُ مُجَادَلَہ کی اِبتدائی آیات نازِل ہوئیں، اللہ پاک نے فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝

ترجمہ کنزُ العرفان: تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں، وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا اور بیشک وہ ضرور ناپسندیدہ اور بالکل جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور بہت معاف کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے۔

(پارہ:28، سورۂ مُجَادَلَہ:2 تا 4)

اس کے ساتھ مزید آیات بھی ہیں، جو اسی واقعہ کے ضمن میں نازِل ہوئیں، خُلاصہ یہ کہ حضرت خَولہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی دُعا کی برکت سے ظِہار کا پہلے والا حکم منسوخ کر دیا گیا اور نیا حکم نازِل ہوا، یعنی اب قیامت تک کے لئے یہ اُصول بن گیا کہ ظِہار طلاق نہیں ہے، البتہ یہ بہت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات ہے، اس سے بچنا لازم ہے، اگر کوئی جانے انجانے میں اپنی زوجہ سے ظِہار کر بیٹھے، مثلاً اسے اپنی ماں کی طرح کہہ بیٹھے تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کے قریب نہیں جا سکتا، اس پر لازِم ہے کہ ظہار کے کفارے میں ایک غلام آزاد کرے، یہ نہ کر سکتا ہو تو لگاتار 2 ماہ کے روزے رکھے، یہ بھی نہ کر سکے تو 60 مسکینوں

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ:28، سورۂ مجادلہ، تحت الآیۃ:1، صفحہ:1001 بتغیر قلیل۔

کو 2 وقت کا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس اِیمان اَفروز، سبق آموز قرآنی واقعہ میں غور فرمایئے! ہم ذرا تَصَوُّر باندھیں؛ حضرت خولہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اس وقت کتنے درد اور تکلیف میں تھیں، ماں باپ وفات پاچکے ہیں، اپنی عمر زیادہ ہو چکی ہے، بچے چھوٹے ہیں، اس حالت میں شوہَر سے جُدائی کا معاملہ ہو گیا، اس لمحے غم کا کیسا سمندر ان کے دِل میں اُمنڈ رہا ہو گا، اس کیفیت میں جب انہوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی تو ان کی ایک دردناک آہ کی برکت سے قیامت تک کے لئے مسلمانوں پر آسانی کر دی گئی، ظِہار جس کا حکم طلاق والا تھا، اس میں تخفیف کر دی گئی۔ معلوم ہوا؛ ایک دَرْد بھری آہ وہ کام کر جاتی ہے جو کسی اور ذریعے سے نہیں ہو سکتا۔

اِبْتِہَال کسے کہتے ہیں...؟

ہمارے ہاں بعض لوگ شکوہ کر رہے ہوتے ہیں کہ بڑی دُعائیں مانگیں مگر قبول نہ ہوئی، اَوَّل تو یہ یاد رکھئے کہ ہر دُعا قبول ہی قبول ہے، البتہ یہ ضروری نہیں کہ جو ہم نے مانگا، ہمیں وہی ملے، بعض دفعہ ہماری دُعا کی برکت سے ہم سے مصیبت دُور کر دی جاتی ہے، کبھی ہم نے جو مانگا اس سے اَفْضل و بہتر چیز ہمیں عطا کر دی جاتی ہے اور کبھی وہ دُعا ہمارے لئے آخرت میں محفوظ کر لی جاتی ہے۔ غَرَض؛ ہر دُعا قبول ہی ہوتی ہے۔

پھر ہمیں یہ بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم دُعا مانگتے کیسے ہیں؟ ہمارے

[1]... فتاوی رضویہ، جلد:13، صفحہ:269 ملتقطاً۔

مُعَاشرے میں ایک تعداد اُن لوگوں کی ہے جنہیں دُعا بھی مانگنی نہیں آتی، دُعا کے آداب میں سے ہے کہ دِل میں غم کی کیفیت پیدا کر کے دُعا مانگی جائے، ایک اِصطلاح ہے: **اِبْتِہَال یعنی دُعا میں گڑگڑانا، ہاتھوں کو بلند کرنا اور پُوری تَوَجُّہ سے اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کرنا۔ یہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت ہے۔** اس لئے اللہ پاک کے حُضُور گڑگڑا کر، پُوری تَوَجُّہ کے ساتھ دُعا مانگنے کی عادَت بنایئے! ایسے دُعا مانگیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! برکتیں نصیب ہوں گی۔

میں ہوں بندہ تُو ہے مولیٰ | تُو ہے قادِر، میں ناکارہ
میں منگتا تُو دینے والا | یااللہ! مری جھولی بھر دے
بخش دے میری ساری خطائیں | کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں
برسا دے رحمت کی برکھا | یااللہ! مری جھولی بھر دے[1]

اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی مبارک ادائیں

قرآنِ کریم میں ایک سُورت ہے: سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَاء۔ اس مُبارک سُورت میں کئی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا تذکِرہ ہے، اس میں بالخصوص اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا یہ مُبارک وَصْف بیان ہوا ہے کہ اللہ پاک کے پیارے نبی، اللہ پاک کے حُضُور دُعائیں کیا کرتے تھے، کوئی مُشکل ہوتی، کوئی پریشانی ہوتی، ان کی تَوَجُّہ کا مرکز **اللہ پاک کی پاک ذات** ہوتی تھی، یہ اللہ پاک کو پُکارتے، اس کے حُضُور دُعائیں کیا کرتے تھے۔

❁ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے تقریباً 950 سال اپنی قوم کو نیکی کی دَعْوت دی لیکن وہ بدبخت کافِر اِیمان نہ لائے، یہ بدبخت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو **مَعَاذَ اللہ!** تکلیف پہنچاتے، جسمانی

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:122-123 ملتقطاً۔

تشدد بھی کرتے، آخر حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ کریم کی بارگاہ میں دُعا کی، اللہ پاک فرماتا ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾

(پارہ:17، سورۂ اَنْبِیَاء:76)

ترجمہ کنزُ الایمان: تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اُسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی۔

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی اس دُعا کے نتیجے میں کفار پر عظیم سیلاب کا عذاب آیا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔[1]

اسی طرح حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ السَّلَام پر آزمائش آئی، آپ نے دُعا کی:

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾

(پارہ:17، سورۂ اَنْبِیَاء:83)

ترجمہ کنز العرفان: کہ بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تُو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

آپ کی دُعا قبول ہوئی، اللہ پاک نے فرمایا:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾

(پارہ:17، سورۂ اَنْبِیَاء:84)

ترجمہ کنزُ الایمان: تو ہم نے اس کی دعا سُن لی تو ہم نے دور کر دی جو تکلیف اُسے تھی اور ہم نے اُسے اس کے گھر والے اور اُن کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کیے اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی والوں کے لئے نصیحت۔

حضرت یونُس عَلَیْہِ السَّلَام پر آزمائش آئی، آپ مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے تھے،

1 ... تفسیر طبری، پارہ:17، سورۂ انبیاء، تحت الآیۃ:76-77، جلد:9، صفحہ:48-49۔

آپ نے وہاں سے اللہ پاک کو پکارا، اللہ پاک نے فرمایا:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّؕ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۠ ﴿۸۸﴾ (پارہ:17، سورۂ اَنْبِیَاء:88)

ترجمہ کنزُ الایمان: تو ہم نے اس کی پکار سُن لی اور اُسے غم سے نجات بخشی اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو۔

حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاں اَوْلاد نہیں تھی، آپ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکے تھے، آپ کی زوجہ بھی بانجھ تھیں، اس حال میں حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے دُعا کی:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ (پارہ:17، سورۂ اَنْبِیَاء:89)

ترجمہ کنزُ الایمان: اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب سے بہتر وارث۔

اللہ پاک نے فرمایا:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۪ وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗؕ (پارہ:17، سورۂ اَنْبِیَاء:90)

ترجمہ کنزُ الایمان: تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اُسے یحیٰی عطا فرمایا اور اس کے لئے اس کی بی بی سنواری۔

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! یہ اَنبیائے کرام علیہمُ السّلام ہیں، سب سے بلند رُتبہ ہستیاں ہیں، ان کو جب بھی پریشانی آتی تھی، مُشکل آتی تھی، یہ اللہ کریم کو پکارتے تھے، اس کی جانِب متوجہ ہوتے تھے، اسی کے حُضُور عَرض کرتے تھے اور کس اَنداز میں دُعائیں مانگتے تھے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًاؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾ (پارہ:17، سورۂ اَنْبِیَاء:90)

ترجمہ کنزُ الایمان: اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔

یہ ہے وہ بنیادی بات، جس کی ہمارے مُعَاشرے میں کمی ہے، ہم تَوَجُّہ اِلَی اللہ سے محروم ہیں، ہم اللہ پاک کو نہیں پُکارتے، اس کے حُضُور صحیح اَنداز میں دُعائیں نہیں کرتے۔ یہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنّت ہے کہ وہ دُعائیں کرتے تھے، کیسے کرتے تھے: اللہ پاک کے جلال سے ڈرتے ہوئے، اس کی رحمت پر بھروسہ جمائے، پُوری رغبت سے، عاجزی کرتے ہوئے۔ کاش! ہمیں بھی اس اَنداز میں دُعائیں مانگنا، اپنے اللہ پاک کے حُضُور گڑگڑانا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہمارے پاس اَسْبَاب مَحْدُود ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہم اِنسان ہیں اور بَظَاہِر ہمارے پاس زِندگی گزارنے اور اپنے مسائِل حل کرنے کے لئے بہت سے اَسْبَاب ہیں مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے اَسْبَاب بہت مَحْدُود ہیں ❁ بہت دفعہ زِندگی میں ایسے مواقع آتے ہیں کہ ہماری ساری اُمّیدیں ٹوٹ جاتی ہیں ❁ ہمارے لئے سارے دروازے بند ہو جاتے ہیں ❁ بعض دفعہ کچھ رقم ہی کی حاجت پیش آجائے تو کبھی کبھی مایُوسی ہو جاتی ہے ❁ بندہ بھائی پر اُمّید لگاتا ہے مگر بھائی سے قرض نہیں ملتا ❁ کسی سیٹھ صاحِب پر نگاہ پڑتی ہے ❁ سیٹھ صاحِب بھی معذرت کر لیتے ہیں ❁ دوست اَحباب بھی مطلوبہ رقم کا اِنتظام نہیں کر پاتے ❁ ایسے وقت میں ہمارے لئے سب دروزاے بند ہو جاتے ہیں ❁ کوئی اُمّید باقی نہیں بچتی ❁ بندہ مایُوسی کا شِکار ہونے لگتا ہے مگر ذرا غور کیجئے! جب سب اُمّیدیں ٹوٹ جائیں، اس وقت بھی ایک اُمّید باقی ہوتی ہے، جب سب دروزاے بند ہو جائیں، اس وقت بھی ایک دروازہ کھلا ہوتا ہے اور وہ دروازہ میرے رَبِّ کریم کا دروازہ ہے ❁ بادشاہوں کے دروازے بند ہو جاتے

ہیں، میرے رَبِّ کریم کا دروزاہ کبھی بند نہیں ہوتا ❁ لوگ ساتھ چھوڑتے ہیں ❁ دوست اَحباب مُنہ پھیرتے ہیں ❁ بھائی بھائی سے دامن چھڑاتا ہے مگر میرا پیارا اللہ پاک اپنے بندوں کو مایُوس نہیں کرتا ❁ اس دروازے پر نیکو کار آئے، اسے بھی نوازا جاتا ہے ❁ گُناہ گار آئے، اس کی بھی جھولی بھر دی جاتی ہے۔

جو ہیبت سے رُکے مجرم تو رحمت نے کہا بڑھ کر | چلے آؤ! چلے آؤ! یہ گھر رحمٰن کا گھر ہے (1)

سیٹھ صاحب کو نیند کیوں نہ آئی..!

ایک امیر شخص تھا، اپنی گاڑی، اپنا بنگلہ، اَچھا کاروبار، اللہ پاک کا دِیا سب کچھ تھا، ایک روز وہ شام کو گھر آیا، بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزارا، شام کا کھانا کھایا، اپنے ضروری کام پُورے کئے، رات ہو گئی، سونے کا وقت ہوا تو نرم و ملائم بستر پر لیٹ گیا مگر حیرت تھی کہ آج نرم نرم بستر پر نیند نہیں آرہی تھی۔

نیند بھی اللہ پاک کی نعمت ہے، جسے وہ عطا فرمائے، اسے ہی نصیب ہوتی ہے۔ وہ امیر شخص دیر تک کروٹیں بدلتا رہا مگر نیند تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی، کافی وقت گزر گیا، آخر اُس نے سوچا؛ یہاں بھی تو فارِغ لیٹا ہوا ہوں، کیوں نہ باہَر کی تازہ ہوا لے لُوں، یہ سوچ کر اس نے گاڑی نکالی اور باہَر نکل گیا، کوئی کام تو تھا نہیں، یُوں ہی اِدھر اُدھر گھومتا رہا، چلتے چلتے ایک مقام پر اُسے مسجد نظر آئی، دِل میں آیا: یُوں ہی گھوم پھر رہا ہوں، کیوں نہ مسجد میں چلا جاؤں۔ چُنانچہ اُس نے گاڑی پارک کی، مسجد میں گیا، وُضو کیا اور مسجد کے حال کی طرف بڑھ گیا، چلتے چلتے اچانک اُس کے قدم رُک گئے، پُوری مسجد خالی

1...ذوق نعت، صفحہ:253۔

تھی مگر ایک کونے سے ہلکی ہلکی رونے اور سسکیاں بھرنے کی آواز آرہی تھی، امیر شخص نے دیکھا تو کوئی غریب تھا، اس کے ہاتھ دُعا کے لئے اُٹھے ہوئے تھے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور وہ روتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کر رہا تھا: اے اللہ پاک! میری بیٹی بیمار ہے، ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا ہے، مجھ غریب کے پاس پیسے کہاں سے آئے، اے رَبِّ کریم! تُو اَسباب بنانے والا ہے، مجھ غریب کی حالتِ زار پر رحمت کی نظر فرمادے۔ وہ امیر شخص نیند نہ آنے کا سبب سمجھ چکا تھا، وہ غریب کے قریب گیا، جیب میں جتنی رقم تھی نکال کر اُس کو دی اور اپنا کارڈ دیتے ہوئے کہا: ابھی میرے پاس اتنی ہی رقم ہے، مزید ضرورت ہو تو اس ایڈریس پر آجانا۔

غریب آدمی اگرچہ غریب تھا مگر اُس کا دِل لالچ سے پاک تھا، اس نے کارڈ واپس دے کر کہا: بھائی صاحب! میرے پاس پہلے ہی ایک ایڈریس موجود ہے۔ امیر شخص نے حیرت سے پوچھا: وہ کس کا ایڈریس ہے، اگر ایڈریس تھا تو وہاں گئے کیوں نہیں؟ غریب آدمی نے سادگی سے کہا: وُہی جس نے آج اس وقت آپ کو میرے پاس بھیج دیا ہے، میں اُسی کے دروازے پر بیٹھا ہوں۔ آج میری ضرورت پُوری ہو گئی، دوبارہ جب ضرورت ہو گی تو پھر اسی دروازے پر آجاؤں گا۔

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا[1]

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! ❁ ہمارے اَسباب مَحدود ہیں ❁ ہماری اُمّیدیں

1 ...ذوق نعت، صفحہ:18۔

ٹوٹتی ہیں ❁ دروازے بند ہو جاتے ہیں ❁ مُشکل، پریشانی آتی ہے تو دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے ❁ طاقت ❁ قُوَّت ❁ رابطے کچھ کام نہیں آتے، ایسے وقت میں صِرْف ایک ہی سہارا ہوتا ہے اور وہ کیا ہے؟ میرے پیارے اللہ پاک کی پاک بارگاہ، اس دروازے سے کوئی مایُوس نہیں جاتا، یہاں جھولیاں بھرتی ہیں، یہاں سے بھیک ملتی ہے اور ایسے اَنداز سے ملتی ہے، ایسی جگہ سے ملتی ہے کہ بندے کا وَہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

اُڑنے والی دیگ

مکتبۃ المدینہ کی بڑی پیاری کتاب ہے: **عُیُونُ الحکایات** ہے، اس میں بڑے پیارے پیارے سچے اور سبق آموز واقعات لکھے ہیں، عُیُونُ الحکایات، جلد:1، صفحہ:86 پر ہے: حضرت بِکْر بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پچھلی قوموں میں ایک بہت سرکش، غیر مسلم اور ظالِم بادشاہ تھا، وہ اللہ پاک کی نافرمانی میں حد سے بڑھا ہوا تھا، ایک مرتبہ ایک جنگ میں بادشاہ گرفتار کر لیا گیا، اب اسے قتل کرنے کے لئے مختلف قسم کی سزائیں تجویز کی جانے لگیں، آخر یہ طَے پایا کہ ظالِم بادشاہ کو ایک بڑی تانبے کی دیگ میں ڈال کر اُونچی جگہ رکھا جائے اور نیچے آگ جلا دی جائے۔ ایسا ہی کیا گیا، تانبے کی ایک بڑی دیگ میں بادشاہ کو ڈال کر نیچے آگ جلا دی گئی، آہستہ آہستہ دیگ گرم ہونا شروع ہوئی، بادشاہ کا جسم جھلسنے لگا، بادشاہ چونکہ غیر مسلم تھا، جھوٹے خُداؤں کی پُوجا کیا کرتا تھا، چُنانچہ مُشکل کی اس گھڑی میں بادشاہ نے اپنے جھوٹے خُداؤں کو پُکارنا شروع کیا، ایک ایک کر کے اپنے باطِل خُداؤں کو پُکارتا گیا مگر اَفسوس! ساری زِندگی جن کے سامنے سَر جھکایا تھا، جن کے آگے پیشانی رگڑی تھی، مُشکل کی اس گھڑی میں اُن جھوٹے خُداؤں نے نہ اس کی پُکار سُنی

تھی، نہ ہی سُنی۔ دُشمن کا مُلک ہے، نہ اپنی فوج، نہ عزیز رشتے دار، ایسے وقت میں جھوٹے خُداؤں نے بھی پُکار نہ سُنی، سب اُمّیدیں ٹوٹ گئیں، سب دروزاے بند ہو گئے، اب یہ بادشاہ مسلمانوں کے رَبّ یعنی ایک سچّے خُدا، اللہ رحمٰن ورَحیم کی طرف مُتَوَجّہ ہوا اور اس نے بلند آواز سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھنا شروع کر دیا، بادشاہ نے مُشکل کی اس گھڑی میں سچّے دِل سے تَوبہ کی، اللہ پاک کی عظیم بارگاہ میں بادشاہ کی تَوبہ قبول ہو گئی، اَچانک بارش برسنا شروع ہوئی، بارش کی وجہ سے آگ بجھ گئی، پھر بہت تیز ہوا چلی، اتنی تیز کہ دیگ سمیت بادشاہ کو اُڑا کر لے گئی، اب بادشاہ دیگ سمیت ہوا میں اُڑتا ہوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی صدائیں بلند کر رہا تھا، ہوا نے دیگ کو ایک غیر مسلم قوم میں جا کر اُتارا، لوگوں نے جب دیکھا کہ ایک شخص جو دیگ سمیت اُڑتا ہوا آیا ہے اور اس کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہے تو سب لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے، بادشاہ نے ان لوگوں کو اپنا تمام واقعہ سُنایا، جب اُن غیر مسلموں نے ایسا سبق آموز قصّہ سُنا تو سب کے سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! جو بندہ سچّے دِل سے اللہ پاک کی جانِب تَوَجُّہ کرتا ہے، اللہ پاک کی جانِب رُجُوع لاتا ہے، سچّے دِل سے اللہ پاک کو پُکارتا ہے، اللہ پاک اس بندے کے لئے کیسے کیسے اَسباب پیدا فرما دیتا ہے...! مگر اَفسوس کی بات ہے، آج ہماری زِندگی سے یہ بات کم ہوتی جا رہی ہے، ہم جانتے ہیں ہمارے پاس اَسباب مَحْدُود ہیں، ہم جانتے ہیں کہ ہم مُحتاج ہیں، ہم جانتے ہیں کہ ہم پر مُشکلات آتی ہیں مگر دُعا کرنے میں بہت سُستی ہوتی ہے، اللہ پاک کی بارگاہ سے اِستِعَانت (یعنی مدد مانگنے) کا رُجحان

1 ... عُیونُ الحِکَایات مترجم، جلد:1، صفحہ:86 خلاصۃً۔

بھی ہمارے مُعاشرے میں بہت کم ہو چُکا ہے۔

ایک ضروری پریکٹیکل

دُنیا میں بڑے بڑے ٹیسٹ ہوتے ہیں۔ آیئے! چند لمحوں کے لئے ہم اپنا ایک ٹیسٹ کرتے ہیں؛ ہم میں سے ہر ایک اپنے دِل میں ذرا غور کرے کہ جب ہم پر کوئی پریشانی آتی ہے تو ہمارے دِل میں سب سے پہلا خیال کس کا آتا ہے؟ عمومی حالات یہی ہیں کہ ❁ اگر بیماری آجائے تو ہمارے دِل میں سب سے پہلا خیال ڈاکٹر کا آتا ہے ❁ اگر قانونی مسئلہ بَن جائے تو پہلا خیال وکیل کا آتا ہے ❁ اگر پیسوں کی ضرورت پڑ جائے تو پہلا خیال اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں کا آتا ہے۔

ہر ایک اپنے دِل سے پوچھے کیا ایسا نہیں ہے؟ شاید ہم میں سے بہت ساروں کو جواب ہاں میں ملے گا کہ ہاں! ایسا ہی ہے، مُشکل اور پریشانی کے وقت ہمارے دِل میں پہلا خیال دُنیا کے ظاہِری اَسباب کا آتا ہے۔ یہ بھی اگرچہ گُناہ نہیں ہے، اَلبتہ ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ ❁ اسے پریشانی آئے ❁ مُشکل آئے ❁ بیمار ہو ❁ کوئی مسئلہ بَن جائے ❁ یا خُوشی ملے، ہر حال میں اسے سب سے پہلا خیال اپنے رَبّ کا آنا چاہئے، سارے ظاہِری اَسباب کی اہمیت اپنی جگہ ❁ بیمار ہوں تو دوائی بھی لینی ہے ❁ مُشکل آئے تو بھائیوں، دوستوں وغیرہ سے مدد مانگنا بھی اپنی جگہ درست ہے مگر یہ سب دوسرے درجے کی چیزیں ہیں، ایک مسلمان کی اپنے رَبِّ کریم کے ساتھ ایسی لَو لگی ہونی چاہئے کہ کچھ بھی ہو، کیسی ہی حالت ہو، کیسی ہی مُشکل ہو، اس کے دِل میں پہلا خیال اللہ پاک کا آئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیر مسلم اَخلاقِ مصطفےٰ دیکھ کر مسلمان ہو گیا

3 ہجری غزوۂ غطفان کا موقع تھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ساتھ لے کر سَفَر پر تھے، ایک مَقام پر پڑاؤ کیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کچھ فاصلے پر ٹھہرے اور پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اکیلے ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہو گئے، غیر مسلم جو ہر وقت محبوبِ خُدا، سردارِ اَنبیا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو نقصان پہنچانے کے ناپاک منصوبے بناتے رہتے تھے، ان میں سے ایک غیر مسلم اَچانک کہیں سے ظاہِر ہوا، ننگی تلوار ہاتھ میں تھی، بجلی کی طرح تلوار لہراتے ہوئے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قریب پہنچا اور غرور و تکبر سے بھر کر بولا: مُحَمَّد (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)! بتایئے! اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ محبوبِ رحمٰن، سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے نہایت اِطمینان سے فرمایا: اللہ...!! (یعنی مجھے اللہ پاک بچائے گا)۔

بَس پھر کیا تھا، اگلے ہی لمحے وہ غیر مسلم نیچے گِرا ہوا تھا، تلوار رحمت والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھ میں تھی، اب آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بتا! اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ وہ غیر مسلم تھا، اُس نے مایُوسی سے کہا: مجھے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی بے کسی پر رحم کرتے ہوئے اسے مُعاف کر دیا، اس نے جب آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے اَعْلٰی اَخْلاق دیکھے تو متاثِّر ہوا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے! ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تنہا

1 ...شرح زرقانی علی المواہب الدنیہ، جلد:2، صفحہ:381 خلاصۃً۔

تھے، اَچانک غیر مسلم نے حملہ کیا، اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے، اس لمحے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کیا فرمایا؟ مجھے میرا اللہ بچائے گا۔

یہ ہے ہمارے پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پیارا پیارا اَنداز....! آج کل ہمارے مُعاشرے سے یہ اَنداز ختم ہوتا جارہا ہے، ہم تھوڑا سا ماضی کی طرف غور کریں، زیادہ نہیں صِرْف 50 یا 60 سال پیچھے چلے جائیں، گھروں میں ایک ماحول ہوا کرتا تھا، مائیں اپنے ننھے ننھے بچوں کو عملی طَور پر ذِکْرُ اللہ سکھاتی تھیں ❁ ننھا بچا چلتے چلتے گر جاتا یا ٹھوکر لگ جاتی تو ماں کے منہ سے بے ساختہ نکلتا تھا: حَسْبِیَ اللہ ❁ بچہ رات کو نیند میں ڈر جاتا تو مائیں سینے سے لگا کر اللہ پاک کا ذِکْر کیا کرتی تھیں ❁ کوئی چونکا دینے والی بات ہو جاتی تو لوگوں کے منہ سے نکلتا تھا: **یااللہ! خیر**...! یا اسی طرح کے اور پیارے پیارے جملے زبان پر رہتے تھے مگر اب لوگ ماڈرن ہو گئے ہیں، اب ایسا کم دیکھنے کو ملتا ہے، اب تو لوگ ہائے ہُو کرتے ہیں یا جو زیادہ ماڈرن ہیں وہ انگلش میں بولتے ہیں: ***Oh Shit***۔

یہ سب اگرچہ گُناہ نہیں ہے لیکن کاش! ایسے مواقع پر بھی بے معنیٰ لفظ منہ سے نکالنے کی بجائے ہم اللہ پاک کا ذِکْر کریں، ہماری تَوَجُّہ صِرْف و صِرْف اللہ پاک ہی کی طرف رہے ❁ مُشکل آئے ❁ پریشانی آئے ❁ بیماری آئے ❁ قرض داری آئے ❁ تنگ دستی آئے تو ہماری سب سے پہلی تَوَجُّہ اپنے پیارے اللہ کریم کی طرف جائے ❁ ہمیں مُشکل سے نجات کون دے گا؟ اللہ پاک دے گا ❁ بیماری سے شِفا کون دے گا؟ اللہ پاک دے گا ❁ قرض داری سے، تنگ دستی سے نجات کون دے گا؟ اللہ پاک دے گا۔ لہٰذا اَسْباب پر نہیں بلکہ ہم مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب (یعنی اسباب بنانے والے اللہ پاک) پر بھروسہ کریں، اللہ پاک ہی کی طرف تَوَجُّہ رکھنے کی عادت بنائیں، کاش! ہمارے دِلوں میں اللہ پاک کی محبت

پختہ ہو جائے اور ہماری تَوَجُّہات کا مرکز اللہ پاک کی پاکیزہ ذات بَن جائے۔

بزرگانِ دین کا پیارا انداز

حضرت اَبُو الحسن سِرِّی سَقَطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا واقعہ ہے، آپ کی خدمت میں ایک مرتبہ آپ کی پڑوسن آئی اور عَرض کیا: اے اَبُو الحسن! رات میرے بیٹے کو سپاہی پکڑ کر لے گئے ہیں، شاید وہ اسے تکلیف پہنچائیں، براہِ کرم! میرے بیٹے کی سفارش کر دیجئے! پڑوسن کی فریاد سُن کر حضرت سری سَقَطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے ہو کر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز میں مشغول ہو گئے۔ جب کافِی دیر ہو گئی تو اس عورت نے کہا: **اے ابُو الحسن! جلدی کیجئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ حاکم میرے بیٹے کو قید میں ڈال دے۔** حضرت سِرِّی سَقَطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز میں مشغول رہے، پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: اے اللہ پاک کی بندی! میں تیرا مُعاملہ ہی تو حل کر رہا ہوں، ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اس پڑوسن کی خادمہ آئی اور کہا: بی بی جی! گھر چلئے! آپ کا بیٹا گھر آ گیا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے تَوَجُّہ اِلَی اللہ (اللہ پاک کی جانِب تَوَجُّہ کرنے) کا مُبارک اَنداز...! ہمارا حال کیا ہے؟ ❁ ہم اچانک کوئی غم کی خبر سُن لیں تو سَر پکڑ کے بیٹھ جاتے ہیں ❁ کوئی مُشکل آ جائے، پریشانی آ جائے تو ادھر اُدھر بھاگتے اور نہ جانے کیسے کیسے خیالوں میں گم ہو جاتے ہیں ❁ بعض تو خبرِ غم سُن کر اُودَھم بھی مچاتے ہوں گے ❁ ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس یا کوئی اور چیز غُصّے یا غم کی کیفیت میں پھینک کر توڑ ڈالتے ہوں گے ❁ چیزیں اُلٹ پلٹ کر ڈالتے ہوں گے، اللہ پاک کے نیک بندوں کا اَنداز دیکھئے کیسا پیارا ہوتا ہے!

1 ... عُیون الحکایات مترجم، جلد:1، صفحہ:266۔

انہیں مُشکل آئے، پریشانی آئے تو اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہو جاتے ہیں، اسی کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں، اسی سے فریاد کرتے ہیں، وہی فریاد سننے والا ہے، وہی اپنے بندوں پر رحم و کرم فرمانے والا ہے، اللہ پاک ہی کی جانِب تَوَجُّہ کرنے سے مُشکلات ٹلتی ہیں۔

نماز نے صدمے سے بے خبر کر دیا

پیارے اسلامی بھائیو! کاش! ہم بھی نیک لوگوں والا پیارا پیارا اَنداز اپنالیں، یقین مانیئے! غم اور پریشانی کا اَصْل مَداوا ہی یہی ہے کہ بندہ رَبِّ کریم کی بارگاہ میں حاضِر ہو جائے۔ تفسیرِ نعیمی میں ہے: حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ کے بیٹے کی وفات ہوئی، جب آپ کو یہ غمناک خبر ملی تو آپ نماز میں مشغول ہو گئے اور اتنی لمبی نماز پڑھی کہ جب لوگ بیٹے کو دفنا کر واپس آگئے، تب آپ نماز سے فارِغ ہوئے، لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: مجھے اپنے بیٹے سے بہت محبت تھی، میں اس کی جدائی کا صدمہ برداشت نہ کر سکتا تھا، لہٰذا نماز میں مشغول ہو کر اس صدمے سے بے خبر ہو گیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک اپنے نیک بندوں کا صدقہ ہمیں بھی ہمیشہ اپنی پاک بارگاہ کی طرف متوجہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مانندِ شمع تیری طرف لَو لگی رہے
دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا
کیونکر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر حال میں تَوَجُّہ رَبّ کی طرف رکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے مُشکل کے وقت تو اپنے رَبِّ کریم کی جانِب مُتَوَجِّہ ہونا ہی

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ:45، جلد:1، صفحہ:349۔

ہونا ہے، اس کے ساتھ ساتھ خوشیوں کے وقت بھی اسی رحمٰن ورحیم کی جانِب تَوَجُّہ رکھنی ہے بلکہ یہ صُورت زیادہ اَہَم ہے کیونکہ عُمُوماً لوگ خوشحالی کے وقت ہی رَبّ کو زیادہ بھولتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ اَمَامَكَ اللہ پاک کے حقوق کی حِفاظت کر! تُو اسے اپنے قریب پائے گا۔ تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ یَعْرِفْكَ فِی الشِّدَّۃِ خوشحالی میں اللہ پاک کو یاد رکھ! وہ تنگدستی میں تجھ پر خاص تَوَجُّہ فرمائے گا۔[1]

حضرت مُلّا علی قاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جس چیز کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، اُس پر عَمَل کر، جس سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے، اس سے باز رہ، اس کی برکت یہ ہو گی کہ اللہ پاک دُنیا میں مصیبتوں و پریشانیوں سے اور آخرت میں عذابات سے تیری حفاظت فرمائے گا۔ **معلوم ہوا جو شخص اللہ کا ہو جائے، اللہ پاک اس کا ہو جاتا ہے۔**[2]

خوشیوں میں رَبّ کو یاد رکھو!

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! ہمارے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک تعلیم کیا ہے: خوشحالی میں رَب کو یاد رکھو! اللہ کریم مُشکل وقت میں تم پر خصوصی نظرِ عنایَت فرمائے گا۔

اَفسوس! ہم میں بہت ساروں کا حال اس کے بالکل اُلٹ ہے ❁ لوگوں کی ایک تعداد ہے جو مُشکل اور پریشانی کے وقت رَبّ کو یاد کرتے ہیں ❁ بیماری آجائے ❁ تنگدستی

1 ...شُعب الایمان، جلد:7، صفحہ:203، حدیث:10001۔
2 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، جلد:9، صفحہ:490، تحت الحدیث:5302۔

آجائے ❁کاروبار بند ہو جائے ❁اُمّیدیں ٹوٹ جائیں تو اللہ پاک کے حُضُور جھکتے ہیں ❁نمازیں بھی پڑھنے لگتے ہیں ❁ذِکر،دُعا ❁صدقہ و خیرات ❁مسجدوں کی حاضِری ❁اَوراد ووَظائِف وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے۔

یقیناً یہ بہت اچھی بات ہے مگر تشویش ناک مُعاملہ یہ ہے کہ انہی لوگوں کو جب خوشیاں ملتی ہیں، مشکلات دُور ہوتی ہیں، خوشحالی آتی ہے تو گُناہوں بھری زِندگی میں لوٹ جاتے ہیں، بڑی عام سی مثال ہے، جب کسی گھر میں مرگ کا سلسلہ ہوتا ہے، کسی کی ماں یا باپ، بہن بھائی، چچا تایا یا کوئی اور رشتہ دار اِنتقال کرتا ہے تو گھر میں کہرام مچا ہوتا ہے، آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں، کبھی مسجد میں جا کر اِمام صاحِب سے دُعائیں کروائی جاتی ہیں، کبھی گھر ہی پر قرآن خوانی کا سلسلہ ہوتا ہے مگر چند ہی مہینوں کے بعد جب اسی گھر میں کوئی شادِی کی تقریب آجائے تو دیکھ کر لگتا ہی نہیں ہے کہ کچھ مہینوں پہلے یہی گھر ماتَم کدہ تھا، خُوب شہنائیاں بجتی ہیں، ڈھول ڈھمکے ہوتے ہیں، گانے باجوں کی محفلیں سجتی ہیں، شور شرابا کر کے، اُودھم مچا کر پُورے محلے کی نیند خراب کی جارہی ہوتی ہے۔ یقیناً 3 دِن سے زیادہ سوگ منانا شرعاً جائِز نہیں ہے مگر خوشی کے وقت گُناہوں کا بازار گرم کرنا بھی شریعت نے منع کیا ہے۔ ہم کیوں خوشیوں میں اپنے رَبّ کو بھول جاتے ہیں؟ شادِی بیاہ پر، عید تہوار پر، بچوں کی سالگرہ کے وقت ہمیں شریعت کی تعلیمات کیوں یاد نہیں رہتیں...؟

کافِروں کی ایک بُری عادَت

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ | ترجَمہ کنزُالعرفان: اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی

قَاعِدًا اَوْ قَآىٕمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ

(پارہ 11، سورۂ یونس:12)

ہے تو لیٹے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہم سے دعا کرتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہیں تھا

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: یعنی کافر کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے، بیٹھے، کھڑے ہر حال میں ہم سے دعا کرتا ہے اور جب تک اُس کی تکلیف زائل نہ ہو دعا میں مشغول رہتا ہے، پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ ہم سے منہ موڑ کر اپنے پہلے طریقہ پر چل دیتا ہے اور وہی کفر کی راہ اِختیار کرتا ہے اور تکلیف کے وقت کو بھول جاتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر اس نے ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔

اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اِنسان مصیبت کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا، جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے، لیٹے، بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے اور جب اللہ پاک تکلیف دور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی سابقہ حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ یہ حال غافل کا ہے۔ عقلمند مومن کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے، تکلیف و راحت کے جملہ اَحوال میں اللہ پاک کے حضور گریہ وزاری اور دعا کرتا ہے۔[1]

معلوم ہوا جو عقلمند مؤمن ہے، وہ کبھی کسی حال میں اپنے رَبِّ کریم سے غافِل نہیں ہوتا، اس کی تَوَجُّہ ہر وقت اپنے پیارے اللہ پاک کی طرف ہوتی ہے، جب اسے نعمت ملے تو

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:11، سورۂ یونس، تحت الآیۃ:12، جلد:4، صفحہ:293۔

اپنے رَبّ کا شکر کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں جھکتا ہے اور جب مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے پیارے اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے، اِستغفار کرتا ہے، دُعائیں مانگتا ہے، یوں ہر وقت اس کی تَوَجُّہ کا مرکز صِرْف ایک ہی ہوتا ہے، وہ ہر وقت اپنے پیارے اللہ پاک کی جانِب ہی مُتَوَجِّہ رہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی طرف دوڑ پڑو...!

پارہ:27، سورۂ ذاریات، آیت:50 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ (پارہ27، سورۂ ذاریات:50) | ترجَمۂ کنزُالایمان: تو اللہ کی طرف بھاگو۔

یعنی اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! اللہ پاک کی طرف دوڑ پڑو...! حضرت سہل تُستری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: لوگو! مَا سِوَی اللہ (یعنی اللہ پاک کے سِوا دُنیا کی ہر چیز) کو چھوڑ کر اللہ پاک کی طرف دوڑ پڑو![1]

غُلام پر عِنَایات کا اَنوکھا سبب

ایک بادشاہ تھا، اس کے بہت سے غُلام تھے، سب اپنے اپنے لحاظ سے بادشاہ کی خِدْمت میں کوئی کمی رہنے نہیں دیتے تھے مگر بادشاہ کو اپنے ایک غُلام سے بہت محبّت تھی، اس پر عنایات بھی زیادہ ہوا کرتی تھیں، یہ بات دوسرے غُلاموں کو بُری لگتی تھی، ایک روز ان سب نے ہمت کر کے بادشاہ کو کہہ ہی دیا، بولے: بادشاہ سلامت! کیا وجہ ہے کہ آپ اس غُلام سے زیادہ محبّت کرتے ہیں، اس پر عنایات بھی زیادہ فرماتے ہیں؟ بادشاہ سلامت مُعاملہ

1 ...روح البیان، پارہ:27، سورۂ ذاریات، تحت الآیۃ:50، جلد:9، صفحہ:171۔

سمجھ گئے، بولے: ہمیں ایک سَفَر درپیش ہے، سب تیاری کریں، ہم جلد ہی سَفَر پر جارہے ہیں۔ تیاریاں شروع ہوئیں، بادشاہ سلامت کے حُضُور سواری پیش کی گئی، سب غُلام بھی ساتھ ہولئے اور بادشاہ سلامت سب غلاموں کو ساتھ لے کر سَفَر پر روانہ ہوگئے، چلتے گئے، چلتے گئے۔ ایک مقام پر جاکر دُور کہیں برفانی پہاڑ نظر آیا، پُورا پہاڑ برف سے ڈھکا ہوا تھا، بڑا خوبصُورت منظر تھا، بادشاہ سلامت رُک گئے، بادشاہ کے ادب میں غُلاموں نے بھی سُواریاں روک لیں مگر وہ غُلام جو بادشاہ کا منظورِ نظر تھا، اس نے اپنا گھوڑا دوڑادیا، سب حیران تھے کہ اسے کیا ہوا؟ یہ کہاں جارہا ہے؟ کچھ ہی دَیر بعد وہ غُلام واپس پہنچا، اس کے ہاتھ میں اسی پہاڑ پر پڑی ہوئی کچھ برف تھی۔ بادشاہ سلامت نے گرج کر پوچھا: تم کہاں گئے تھے؟ یہ برف کیوں لائے ہو؟ غُلام نے عَرض کیا: بادشاہ سلامت! آپ نے اس پہاڑ کو نظر بھر کر دیکھا تھا اور میں جانتا ہوں کہ آپ بِلاوجہ کسی چیز کو نظر بھر کر نہیں دیکھتے، لہٰذا میں سمجھ گیا کہ آپ برف حاصِل کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر بادشاہ نے دوسرے غُلاموں کو مخاطب کرکے کہا: اس میں اور تم میں یہ فرق ہے، تمہاری توجہ کاموں کی طرف ہوتی ہے مگر اس کی تَوَجُّہ کا مرکز میں ہوں، یہ ہر چیز سے کٹ کر ہر وقت میری جانِب مُتَوَجِّہ رہتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے حقیقی بندگی...!! ہم بندے ہیں، بندے کا کام ہوتا ہے کہ ہر وقت اپنے مالِک کی خِدْمت میں حاضِر رہے، مالِک کی مرضی پر چلے، اپنی پُوری تَوَجُّہ مالِک کی طرف رکھے، ایک لمحہ بھی مالِک کی خِدْمت سے کوتاہی نہ برتے... مگر افسوس! ہمارا حال بہت مختلف ہے، ہم بندے ہیں، اللہ پاک ہمارا مالِک ہے مگر ہمارا حال ایسا ہے کہ

1 ...رسالہ قشیریہ، باب المراقبہ، صفحہ:225-226 خلاصۃً۔

❁خوشی ملے تو ہم خوشی کے ہو کر رہ جاتے ہیں ❁غم آئے تو غم میں گھائل ہو جاتے ہیں ❁نہ خوشی میں اللہ پاک کی یاد آتی ہے ❁نہ غم کے وقت صحیح معنوں میں اللہ پاک کی یاد دِل میں بیٹھتی ہے ❁خوشی ملے تو گُناہوں کا بازار گرم ہوتا ہے ❁اور کوئی غم آجائے تو لوگ شکوے، شکایت میں مَصرُوف ہو جاتے ہیں ❁بلکہ بعض نادان تو اس حالت میں مَعَاذَ اللہ! کفریہ کلمات بھی بَک دیتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں حقیقی بندگی نصیب فرمائے۔ کاش! ہماری تَوَجُّہ ہر حال میں اللہ پاک کی جانِب رہے، خوشی ملے تو اس کا شکر ادا کریں، غم آجائے تو صبر کریں، اس کے حُضُور سجدہ کریں، دُعائیں مانگیں، اسی کے حُضُور گڑگڑایا کریں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

محبت میں اپنی گما یاالٰہی! | نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں | پلا جام ایسا پلا یاالٰہی!
میں کار باتوں سے بچ کر ہمیشہ | کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی! (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا آپ کو دَرْد نہیں ہوا...؟

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا بہت نیک اور پارسا خاتون تھیں، ایک مرتبہ آپ کہیں سے گزر رہی تھیں کہ دیوار سے ایک اینٹ گری اور آپ کے سَر پر آلگی، خُون بہنے لگا مگر حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا نے اس جانِب بالکل تَوَجُّہ نہ کی، لوگوں نے پوچھا: کیا آپ کو تکلیف نہیں ہوئی؟ حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کا خوبصورت جواب سنیئے!

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:105۔

فرمایا: یہ اینٹ خود بخود نہیں گِری بلکہ اللہ پاک کے اِرادے سے گری ہے، میرے سَر میں خُود بخود نہیں لگی بلکہ اللہ پاک کے اِرادے سے لگی ہے، میں تو اس سوچ میں ہوں کہ میرے پیارے اللہ پاک کا اِرادہ میری جانِب ہوا ہے، اس لئے مجھے اس کی تکلیف کا اِحساس ہی نہیں ہوا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ کیسی عظیم بات ہے، کیسی کمال کی سوچ ہے۔ اینٹ لگی ہے، سَر سے خون بہہ رہا ہے مگر حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا اس سوچ میں گم ہیں کہ اللہ پاک کا اِرادہ میری جانِب ہو گیا۔ کسی پنجابی شاعِر نے کیا خُوب کہا ہے:

جے سوہنا میرے دُکھ وِچ راضی | میں سُکھ نُوں چُلھے پاواں

وضاحت: یعنی اگر میرے پیارے اللہ پاک کی مرضی یہ ہے کہ مجھے دُنیا میں دُکھ پہنچے تو میں خوشیوں کو آگ میں ڈالتا ہوں، مجھے میرے رَبّ کی مرضی منظور ہے۔

اللہ پاک ہمیں بھی ایسی توفیق عطا فرمائے۔ کاش! ایسا ہو جائے، خوشیاں ملیں یا دُکھ آئیں، مُشکل ہو یا آسانی، پریشانی ہو یا خوشحالی، ہر حال میں ہم اللہ پاک کی جانِب ہی مُتَوَجّہ رہیں، **کاش!** اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنے کی سوچ نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ و رسول کی محبّت دِل میں بٹھانے، نیک نمازی بننے، سنّتیں

1 ...الکواکب الدریۃ، طبقہ ثانیہ، حرف راء، رابعہ عدویہ، جلد:1، صفحہ:270 خلاصۃً۔

اپنانے اور گُناہوں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت میں اس کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **مدنی مذاکرہ** بھی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشاء مدنی چینل پر براہِ راست (**Live**) سُوال جواب کا سلسلہ فرماتے ہیں، آپ بھی مدنی چینل پر پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرہ دیکھنے، سُننے کی کوشش فرمایئے۔

ماڈرن نوجوان کی توبہ

منڈی بہاؤ الدین (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میں گُناہوں کی ہلاکت خیز وادی میں بھٹک رہا تھا۔ ہر وقت دل و دماغ پر فیشن کا بھوت سوار رہتا اور نیکیوں سے دُور دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر زندگی برباد کر رہا تھا۔ ایک بار ایک مبلغ نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے آخری عشرے کے اِجتماعی اِعتکاف کی بھرپور ترغیب دلائی، چُنانچہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے مجھے اِعتکاف کی سعادت ملی، اِجتماعی اِعتکاف کا پُر کیف ماحول، پُر سُوز بیانات، سحر و اِفطار کے روحانی مناظِر بہت اچھے لگے، کرم بالائے کرم یہ کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علمی و روحانی **مدنی مذاکروں** اور رقت انگیز دعاؤں نے دل سے گناہوں کا میل صاف کر دیا۔ میری گناہوں سے تاریک زندگی میں عشقِ مصطفےٰ کی روشنی پھیل گئی۔ میں نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کی اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! داڑھی شریف سے چہرہ سجا لیا، سر پر عمامہ کا

تاج سجایا اور سنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لئے دعوتِ اِسلامی کا دینی ماحول اِختیار کرلیا۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اوقاتِ نماز (Prayer Times) ایپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے آئی ،ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام **اوقاتِ نماز (Prayer Times)** جاری کی ہے

❁ اس ایپلی کیشن کے ذریعے دنیا بھر میں کسی بھی مَقام کے اَوقات اور سمت قبلہ معلوم کیے جاسکتے ہیں

❁ اس کے علاوہ پانچوں نمازوں کے اَوقات کے ماہانہ ٹائم ٹیبل، اَذکار (روحانی علاج)، مدنی چینل ریڈیو، نماز کے اَوقات میں موبائل کو سائلنٹ (Silent) کرنے کی سہولت اور اِسلامی کیلنڈر موجود ہے۔ اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن اِنسٹال کر لیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس

نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رَحم کرنا سُنَّتِ مصطفٰے ہے

2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: (1): تم لوگ اِن بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرو ان پر اُس وقت سوار ہوا کرو جب کہ وہ اَچھی حالت میں ہوں اور انہیں اَچھی طرح کھلایا کرو۔[2] (2): ہر ذی روح پر شفقت کا اَجر ملتا ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! جانوروں پر رحم کرنا سُنّت مصطفٰے ہے ❁ رحمتِ عالم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جانوروں پر بڑی شفقت فرماتے تھے ❁ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جانوروں کی فریاد سُنتے اور ان کی مدد فرمایا کرتے ❁ ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ایک اُونٹ کی فریاد پر اس کے مالک سے فرمایا: **تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو**[4] ❁ اگر کوئی جانوروں کو تکلیف دیتا تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اس سے ناراض ہوتے ❁ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جانوروں کو آپس میں لڑوانے، انہیں باندھ کر مارنے، اور ان کا مُثلہ

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...ابوداؤد، کتاب: جہاد، صفحہ:408، حدیث:2548۔
3 ...بخاری، کتاب: مظالم وغصب صفحہ:635، حدیث:2466۔
4 ...ابوداؤد، کتاب: جہاد، صفحہ:408، حدیث:2549 خلاصۃً۔

بنانے (یعنی چہرہ بگاڑنے) سے منع فرمایا کرتے تھے۔[1]

اللہ پاک ہمیں بھی سُنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کرتے ہوئے جانوروں پر شفقت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفےٰ اور خوفِ خُدا
چاہیئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلم حاصِل کرو، جَہل زائِل کرو
پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو (2)

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...سیرت رسول عربی، صفحہ:332 تا 335 ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:669 ملتقطاً۔

صحابۂ کرام کی ایک خوبصُورت تمنّا

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی مبارک دُعائیں
- ...اُمّتِ مسلمہ کی ترقّی کا اَصْل راستہ
- ...وقت کا بادشاہ فقیر کے قدموں میں
- ...نیک لوگوں کی چند مبارک عادات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ ابو بکر شبلی بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعَامَلہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، منکر نکیر کے سوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ مجھ پر یہ مصیبت کیوں آئی ہے؟ کیا میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا؟ اتنے میں آواز آئی: دنیا میں زبان کے غیر ضروری اِستِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔ اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حَسِین اور خوبصورت تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان آگئے، انہوں نے مجھے سوالات کے جواب یاد دِلا دیئے۔ میں نے ان سے عرض کیا: اللہ پاک آپ پر رَحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ فرمایا: تیرے کثرت کے ساتھ دُرُود شریف پڑھنے کی برکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وَقْت تیری اِمداد پر مُقرّر کیا گیا ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

1 ... القول البدیع، صفحہ:127 و رحمتوں کی برسات، صفحہ:273۔

2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:209۔

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر دُرُود اَور سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل تَرین عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کی ایک خُوبصُورت تمنّا

حضرت نجاشی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ جو حبشہ کے بادشاہ تھے اور انہوں نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری زندگی ہی میں کلمہ پڑھنے کی سعادت حاصِل کی، یہ خُود تو کسی سبب سے بارگاہِ رسالت میں حاضِر نہ ہو پائے، البتہ ایک مرتبہ انہوں نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں 70 افراد پر مشتمل ایک وَفْد بھیجا، یہ لوگ جب بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے تو اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے سامنے سورۂ یٰسین شریف کی تِلاوت فرمائی۔ انہوں نے جب زبانِ مصطفےٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) سے رَبُّ الْعٰلَمِین کا کلام سُنا تو وہ زار و قطار رونے لگے۔ ایسی

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

پُر سوز تِلاوت اور پُر تاثیر کلام سُن کر ان کے سینے روشن ہو گئے اور یہ سب کے سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔[1]

جب یہ خوش نصیب حضرات صحابیت کا شرف حاصِل کر کے واپس حبشہ پہنچے تو وہاں کے غیر مسلموں نے انہیں طعنے دیئے۔ اس پر ان خوش نصیب صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے غیر مسلموں کو جو جواب دیا، اللہ پاک نے ان کا وہ جواب قرآنِ کریم میں ذِکْر فرمایا،[2] ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ(۸۴)

(پارہ:7، سورۂ مائدہ:84)

ترجمۂ کَنْزُالعرفان: اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر اور اس حق پر ایمان نہ لائیں جو ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کر دے۔

یعنی ہم اللہ پاک اور اس کے سچے و آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان کیوں نہ لائیں؟ جب وہ حق ہمارے پاس آ گیا اور ہم نے اسے پہچان بھی لیا، پھر اِیمان لانے میں رُکاوٹ کیا ہے؟ (اے غیر مسلمو! تم ہمارے اِسْلام قبول کرنے پر اعتراض کرتے ہو جبکہ) ہمارا حال یہ ہے کہ وہ خوش نصیب صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان جو ہم سے پہلے اِیمان لے آئے، انہوں نے ہم سے زیادہ نیکیاں بھی کر لیں، ہم سے پہلے اِسْلام کی بڑی بڑی خِدْمات کر کے بہت ترقی بھی کر چکے، آہ! ہم پہلے اِیمان قبول نہ کر پائے، ہم ان کے برابر نیکیاں نہیں کر پائے، اب تمنّا ہے کہ کاش! اللہ پاک اپنی رَحْمت سے ہمیں اُن میں شامِل فرمالے، کاش! ہمارا شُمار

1 ... مواہب اللدنیہ، المقصد الثانی، الفصل السادس، جلد:1، صفحہ:444 ملتقطاً۔

2 ... تفسیر مدارک، پارہ:7، المائدۃ، زیرِ آیت:84، جلد:1، صفحہ:469۔

اُن صالِحِین (نیک لوگوں) میں ہو جائے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! یہ کتنی پیاری خواہش ہے، کیسی نِرالی تمنّا ہے کہ کاش! اللہ پاک ہمیں ہم سے پہلے والے نیک لوگوں میں شامِل فرمادے۔ اللہ پاک کو ان نو مُسْلِم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کا یہ جواب، ان کے یہ پیارے پیارے جملے اور ان کی یہ خوبصورت تمنّا ایسی پسند آئی کہ رَبِّ کائنات نے قرآنِ کریم میں اسے ذِکْر فرمایا اور ان کی اس تمنّا کو قبولیت سے سرفراز کرتے ہوئے فرمایا:

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۵﴾

(پارہ:7، سورۂ مائدہ:85)

ترجمۂ کنزُالعرفان: تو اللہ نے اُن کے اِس کہنے کے بدلے انہیں وہ باغات عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ نیک لوگوں کی جزا ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اچھوں کا ساتھ اور نیکوں کے زُمرے میں داخِل ہونا اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے، مزید یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک نکتہ نواز ہے، چاہے تو ایک اچھے لفظ کے صدقے سارے گُناہ بخش کر دوزخی کو جنّتی بنا دیتا ہے، دیکھو! ان نو مُسْلِم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے (اپنے دِل کی تمنّا کا اِظْہار کرتے ہوئے) صِرْف اتنا کہا:

وَ نَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۴﴾

(پارہ:7، سورۂ مائدہ:84)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کردے۔

---

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:7، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:84، جلد:7، صفحہ:27، 29 خلاصۃً۔

اللہ پاک کو ان کی یہ بات پسند آگئی اور رَبِّ کائنات نے انہیں جنّت کا وارِث بنا دیا۔

یَااللّٰہُ! یَارَحْمٰنُ! یَاحَنَّانُ! یَامَنَّانُ!
بخش دے بخشے ہوؤں کا صدقہ یااللہ! مری جھولی بھر دے
واسطہ نبیوں کے سروَر کا واسطہ صِدّیق اور عمر کا
واسطہ عثمان و حَیدَر کا یااللہ! مری جھولی بھر دے
سائل ہوں میں تیری وِلا کا پھیر دے رُخ ہر رنج و بلا کا
واسطہ شاہِ کرب و بلا کا یااللہ! مری جھولی بھر دے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام علیہ السّلام کی مبارک دُعائیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے قرآنِ کریم کی چند آیات اور ان کی ضمن میں بیان ہونے والا ایک واقعہ سُننے کی سَعادت حاصِل کی، ان آیات میں سیکھنے کی بہت ساری باتیں، بہت سارے اَسْباق موجود ہیں، البتہ ایک بہت اَہَم نکتہ جس پر بطورِ خاص آج ہم نے غور کرنا اور اسے سمجھنے کی کوشش کرنی ہے، وہ ان نَو مُسْلِم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی یہ خُوبصُورت تمنّا ہے:

وَ نَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۴﴾

(پارہ:7، سورۂ مائدہ:84)

ترجمۂ کَنْزُالعرفان: اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کردے۔

یہ ایسی کمال کی، ایسی بے مِثال تمنّا ہے کہ اس کے جتنے فضائل بیان کئے جائیں، اس کی جتنی برکتیں بیان کی جائیں کم ہیں، اس بے مِثال تمنّا کی اہمیت کا اندازہ یہیں سے لگا لیجئے

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:121 ملتقطًا۔

کہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام...!!کائنات کی سب سے بلند تَرِیْن ہستیاں...!!ان سے بڑھ کر کوئی نیک، ان سے بڑھ کر متقی، ان سے بڑھ کر پرہیز گار، ان سے بڑھ کر اللہ پاک کا قُرب رکھنے والا کوئی ہو ہی نہیں سکتا، اس کے باوُجُود انبیائے کرام علیہمُ السَّلام عاجزی کرتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہ میں یہ دُعا کیا کرتے تھے کہ مولیٰ! ہمیں ہم سے پہلے والے نیک لوگوں میں شامِل فرمادے۔ مثلاً حضرت یوسُف علیہ السَّلام نے بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کیا:

وَ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ (پارہ:13، سورۂ یوسف:101)

ترجمہ کَنْزُ العرفان: اور مجھے اپنے قرب کے لائق بندوں کے ساتھ شامل فرما۔

اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السَّلام نے دُعا کی:

وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ (پارہ:19، سورۂ نمل:19)

ترجمہ کَنْزُ العرفان: اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے خاص قرب کے لائق ہیں۔

اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے دُعا کی:

رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۳﴾ (پارہ:19، سورۂ شعراء:83)

ترجمہ کَنْزُ العرفان: اے میرے رب! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے اُن سے ملا دے جو تیرے خاص قرب کے لائق بندے ہیں۔

اللہُ اَکْبَر! پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے! نیک لوگوں کے رستے پر چلنے کی خواہش کرنا، نیک لوگوں کی مشابہت اِختیار کرنا کس قدر اَہَم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ خَلِیْلُ اللہ ہیں، اَبُو الْاَنْبیاء ہیں، ساری مخلوقات میں سب سے اَفْضَل ہستی ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور آپ کے بعد سب

سے جو اَفضَل ہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام ہیں مگر غور فرمایئے! اتنے بلند رُتبہ ہونے کے باوُجُود حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے دُعا کیا کی؟

وَ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۳﴾ (پارہ:19، سورۂ شعراء:83)

ترجمہ کَنْزُالعرفان: اور مجھے اُن سے ملادے جو تیرے خاص قرب کے لائق بندے ہیں۔

یقیناً انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی یہ دُعائیں ہماری تعلیم کے لئے ہیں، ان میں ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ صالِحین یعنی نیک لوگوں کے رستے پر چلنا، ان کی مشابہت اِختیار کرنا، ان کو اپنا آئیڈیل بنانا اللہ پاک کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے دَور میں مُعاشرہ جس رستے کا مُسافِر بن چکا ہے، ایسے حالات میں یہ خواہش دِل میں بڑھانے کی بہت ضرورت ہے، ہم سب کے دِل میں یہ تمنّا ضرور ہونی چاہئے کہ کاش! اللہ پاک ہمیں نیک لوگوں میں شامِل فرمادے۔

اُمَّتِ مسلمہ کی ترقی کا اَصْل راستہ

پیارے اسلامی بھائیو! ایک وقت تھا مسلمان تعداد میں کم تھے مگر عُرُوج و ترقی اور کامیابی ہر میدان میں اُن کا مُقدّر بنتی تھی مگر افسوس! آج مسلمان کروڑوں، اَرَبوں کی تعداد میں ہیں مگر غیر مُسْلِم ہر جگہ غالِب ہیں، پُوری دُنیا میں مسلمان تقریباً ہر جگہ ہی تَنَزُّلی کا شِکار ہیں۔ اس ساری صُورتِ حال کی اَصْل بنیادی وجہ یہی ہے کہ آج مسلمانوں نے اپنے اَسْلاف (پہلے کے بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندوں) کا رستہ چھوڑ کر غیر قوموں کو اپنا آئیڈیل بنالیا ہے مگر یاد رکھئے! اُمَّتِ مسلمہ دیگر ساری قوموں سے مختلف ہے:

اپنی مِلَّت پر قِیاس اَقْوامِ مغرب سے نہ کر | خاص ہے ترکیب میں قَوْمِ رَسُولِ ہاشمی

یعنی اُمَّتِ مسلمہ کا مِزاج دُوسری تمام قوموں سے مختلف ہے، ہم دُنیا کے کسی بھی

مُعَاشرے، کسی بھی قوم، کسی بھی مُلک کو اپنا آئیڈیل بنالیں، ہم ہر گز ہر گز تَرَقّی نہیں کر پائیں گے؟ کیوں...!!! اس لئے کہ اُمّتِ مسلمہ کی تَرَقّی کا راستہ اَور ہے، دیگر قوموں کی تَرَقّی کا راستہ اَور ہے۔

یہ بات بڑی اَہَم، سمجھنے اور ذِہن میں بٹھانے کی ہے کہ ہمارا اور دیگر قوموں کا راستہ بھی مختلف ہے، منزل بھی مختلف ہے۔ شاید دُنیا کی دیگر قوموں کو اُن کے **مستقبل** میں تَرَقّی مِل جاتی ہو گی مگر اُمَّتِ مسلمہ کی تَرَقّی **مستقبل** میں نہیں بلکہ **ماضی** میں ہے، ہمیشہ یاد رکھئے! **ہم لوگ جتنا اپنے ماضی کی طرف بڑھیں گے، ہمیں اُتنی تَرَقّی ملے گی۔**

دیکھئے! بَرِّصَغِیر میں مسلمان غلامی کی زِندگی گزار رہے تھے، مسلمان ظُلم کی چکی میں پِس رہے تھے، مسلسل تَنَزُّلی کا شِکار تھے، ڈاکٹر اِقبال نے اس تَنَزُّلی کے اَسباب بیان کئے:

کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اَغیار؟ | ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار؟
حیدری فقر ہے، نے دولتِ عثمانی ہے | تم کو اَسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے؟

یعنی مسلمان جو غلامی کی چکی میں پِس رہے ہیں، مسلمان جو تَنَزُّلی کا شکار ہوئے ہیں، اس کی وجہ اصل میں یہ ہے کہ انہوں نے اپنے اَسلاف کا رستہ چھوڑ دیا، غیر قوموں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ جبکہ سچّائی یہ ہے کہ اُمَّتِ مسلمہ اپنی ترکیب، اپنے مِزاج میں دوسری تمام قوموں سے مختلف ہے، لہٰذا ❁ اگر مسلمان ترقی کرنا چاہتا ہے تو اسے اسلاف کے ساتھ اپنی نسبت قائم کرنی ہو گی ❁ مسلمان نے یہ نہیں دیکھنا کہ فُلاں ملک میں کیا ہوتا ہے، مسلمان نے یہ دیکھنا ہے کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ علیہ کیسے زندگی گزارا کرتے تھے ❁ مسلمان نے یہ نہیں دیکھنا کہ آج دُنیا میں ٹرینڈ (***Trand***) کیا چل رہا ہے، مسلمان نے یہ دیکھنا ہے کہ داتا حُضُور، خواجۂ اجمیر، اعلیٰ حضرت وغیرہ اَولیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم اور اللہ پاک کے نیک

بندے کیسے زندگی گزارا کرتے تھے۔ غرض؛ مسلمانوں نے جب بھی تَرَقِّی کی ہے، اپنے اَسْلاف کا رَستہ اپنا کر ہی کی ہے اور آئندہ جب جب ترقّی کریں گے، اپنے اَسْلاف کا رستہ اپنا کر ہی کریں گے۔ اس کے عِلاوہ ہمارے پاس تَرَقِّی و کامیابی کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس لئے آج اس بات کی اَشَدّ ضرورت ہے کہ ہم اپنے اَسْلاف کو اپنا آئیڈیل بنائیں، ان جیسا طرزِ زندگی اپنانے، اُن کے جیسا بننے کی شدید خواہش اپنے دِل میں بڑھائیں، ہمارے دِل و دِماغ پر ہر وَقْت بس ایک ہی تمنّا سُوار ہونی چاہئے کہ **میں نے اللہ پاک کے نیک بندوں جیسا بننا ہے۔** اگر یہ خوب صُورت تمنّا ہمیں نصیب ہو جائے تو یقین مانیئے! ہماری دُنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت میں بھی بیڑا پار ہو جائے گا، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

نیک لوگوں سے مُشَابہت کے فضائل

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ جو جس قوم کے ساتھ مُشَابہَت رکھتا ہے، وہ انہی میں شُمار ہوتا ہے۔[1] ایک حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ اَعْجَبَہٗ سَمْتُ رَجُلٍ فَھُوَ مِثْلُہٗ جسے جس شخص کا طریقہ اچھا لگتا ہے، وہ اُسی جیسا ہے۔[2]

اللہُ اَکْبَر! پیارے اسلامی بھائیو! ان اَحادِیث پر بار بار غور فرمایئے! **جسے جس کا طریقہ اچھا لگتا ہے، وہ اسی جیسا ہے** ❁ آہ! وہ نادان جنہیں فلمی ایکٹرز کے سٹائل اچھے لگتے ہیں ❁ جو یُوٹیوبَرز کو ❁ ٹِک ٹاکَرز کو ❁ کھلاڑیوں کو اپنا آئیڈیل بناتے ہیں ❁ جنہیں غیر مسلموں کے انداز بھلے لگتے ہیں ❁ جو اُٹھنے، بیٹھنے میں ❁ چال ڈھال میں ❁ کھانے، پینے

1 ...ابو داؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشہرۃ، صفحہ:635، حدیث:4031۔
2 ...الجامع لاخلاق الراوی، الجزء الثانی، صفحہ:58، حدیث:208۔

اور پہننے وغیرہ میں غیر مسلموں کے فیشن کو ملحوظ رکھتے ہیں، آہ! اَفسوس! حدیثِ پاک کے مُطابق وہ انہی جیسے ہیں۔

دوسری طرف کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ ❁ جنہیں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنتوں سے محبّت ہے ❁ جنہیں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی ادائیں اچھی لگتی ہیں ❁ جنہیں غوثِ پاک، داتا حُضُور، خواجہ حُضُور، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہم کی ادائیں پسند آتی ہیں ❁ وہ خوش بخت جو اپنے بزرگوں، اللہ پاک کے نیک بندوں کی سیرت پڑھتے یا سُنتے ہیں تو ان کے جیسا بننے، ان کی ادائیں اپنانے کی خواہش دِل میں پاتے ہیں، ایسے خوش بختوں کی تو کیا ہی شان ہے کہ رسولِ اَکْرَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **جسے جس کا طریقہ اچھا لگتا ہے، وہ اسی جیسا ہے۔**

تم جس سے محبّت کرتے ہو، اسی کے ساتھ رہو گے

صحابیِ رسول، حضرت اَبُو ذَرْ غِفَاری رَضِیَ اللہُ عنہ نے ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ایک آدمی ہے، وہ کسی قوم سے محبّت کرتا ہے مگر اُن کے جیسا عَمَل نہیں کر پاتا (اس کے متعلق کیا حکم ہے)؟ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَنْتَ یَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی اے ابوذر! تم (روزِ قیامت) اسی کے ساتھ رہو گے، جس سے محبّت کرتے ہو۔[1]

نیک لوگوں سے مشابہت کے دینی و دنیوی فائدے

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمائیے! صالِحِین (یعنی اللہ پاک کے نیک

1 ... ابوداؤد، کتاب الادب، باب اخبار الرجل الرجل... الخ، صفحہ:800، حدیث:5126۔

بندوں) جیسا بننے کی خواہش اور کوشش کرنے کی کیسی فضیلت ہے...!! عُلَما فرماتے ہیں: صالِحِین (یعنی نیک لوگوں) کو آئیڈیل بنانا سُنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر چلنے کا وسیلہ ہے[1] نیک لوگوں کو آئیڈیل بنانے کی برکت سے اللہ پاک کی خاص مَدد و نُصْرت ملتی ہے نیک لوگوں آئیڈیل بنانے کی برکت سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصی شفقت نصیب ہوتی ہے جو نیکوں کو آئیڈیل بناتا ہے، اس پر اللہ پاک کی رحمت برستی ہے جو نیکوں کو آئیڈیل بناتا ہے، اس کی، اس کے اَہل و عیال، یہاں تک کے اس کے پڑوسیوں کی بھی حفاظت کی جاتی ہے جو نیکوں کو آئیڈیل بناتا ہے، اس کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں نیک لوگوں کا رستہ اپنانے کی برکت سے دُنیا میں بھلائی اچھی اور پاکیزہ زندگی نیک اَعْمال کی توفیق ملتی ہے اور جو خوش نصیب نیک لوگوں کو آئیڈیل بناتا ہے، اسے قبر کے امتحان میں ثابِت قدمی، محشر کی ہولناکیوں سے امان، پُل صِراط سے نجات اور جنّت میں نیک لوگوں کا پڑوس نصیب ہوتا ہے۔[2] کسی عربی شاعِر نے کتنی پیاری بات کہی ہے:

فَتَشَبَّهُوْا اِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ | اِنَّ التَّشَبُّهَ بِالْكِرَامِ فَلَاحُ[3]

ترجمہ: اگر تم خود نیک نہیں ہو تو نیک لوگوں کی مُشابَہت اِختیار کر لو! بے شک نیک لوگوں کی مُشابَہت اِختیار کرنا بھی فَلاح و کامیابی ہے۔

وقت کا بادشاہ فقیر کے قدموں میں

شہنشاہ اَوْرَنگ زَیب عالمگیر رَحمۃُ اللہِ علیہ اللہ پاک کے نیک بندے تھے، مغلیہ سلطنت

1 ...حُسْنُ التَّنَبُّہِ لِمَا وَرَدَ فِی التَّشَبُّہِ، جلد:1، صفحہ:144۔
2 ...حُسْنُ التَّنَبُّہِ لِمَا وَرَدَ فِی التَّشَبُّہِ، جلد:1، صفحہ:238، 425، 437، 442، 446، 447، 461۔
3 ...حُسْنُ التَّنَبُّہِ لِمَا وَرَدَ فِی التَّشَبُّہِ، جلد:2، صفحہ:144۔

کے بادشاہ بھی تھے اور سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے ان کے متعلق فرمایا کہ آپ اپنے وقت کے مُجَدِّد بھی تھے۔ ایک مرتبہ کا ذِکر ہے، بادشاہ اورنگ زیب رَحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدْمت میں ایک شخص حاضِر ہوا اور عرض کیا: بادشاہ سلامت! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ کے دربار میں اَہْلِ فن کی بڑی قدر کی جاتی ہے؟ بادشاہ سلامت نے فرمایا: ہاں! بالکل ایسا ہی ہے، اَہْلِ فَن کی قدر کرنی بھی چاہئے اور ہمارے ہاں کی بھی جاتی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: عالی جناب! میں ایک بہروپیا ہوں، مجھے اللہ پاک نے یہ صلاحیت دی ہے کہ میں کوئی بھی رُوپ دھار لیتا ہوں اور مجھے سامنے والا پہچان نہیں پاتا (یہ فن ***Intellegence Agency*** یعنی ملک کی خفیہ ایجنسی کے لئے بہت کام آتا ہے) بادشاہ اورنگ زیب رَحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کی بات سُنی اور فرمایا: ٹھیک ہے، تم اپنا فَن مجھے دِکھاؤ! جس دِن تم نے ایسا رُوپ دھار لیا کہ میں تمہیں پہچان نہ پایا، اس دِن میں تمہیں انعام دُوں گا۔ اس شخص نے ادب سے سلام کیا اور چلا گیا۔ تھوڑے دِن گزرے، بادشاہ سلامت بیمار ہوگئے، پُورے مُلک میں خبر پھیل گئی، ایک دِن دربان نے بادشاہ سلامت کی خِدْمت میں آکر عرض کیا: عالی جاہ! آپ کے بیمار ہونے کی خبر اِیْران میں بھی پہنچ گئی ہے، شاہِ اِیْران نے آپ کے عِلاج کے لئے ایک طبیب بھیجا ہے، جو باہَر دروازے پر ہے، حکم ہو تو اسے خِدْمت میں حاضِر کروں۔ بادشاہ سلامت نے طبیب کو اندر آنے کی اجازت دی، تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک طبیب صاحِب دربار میں داخِل ہوئے، بڑا سا جُبّہ پہنا ہے، سر پر بھاری دستار باندھی ہے، پیچھے پیچھے غُلاموں کی ایک قطار ہے، جنہوں نے سَر پر کافی ساری دوائیاں اُٹھا رکھی ہیں۔ طبیب صاحِب نے بادشاہ کی خِدْمت میں سلام عرض کیا، اَدَب سے ہاتھ چومنے لگا تو بادشاہ سلامت مسکرا دیئے اور فرمایا: میں نے تمہیں پہچان لیا ہے، تم طبیب نہیں، وہی بہروپئے ہو۔ اتنا سننا تھا کہ بیچارہ

بہروپیا شرمندہ ہوا اور دوبارہ کوشش کرنے کا کہہ کر چلا گیا۔

کچھ دِن گزرے عیدُ الفِطر کا دِن آیا، عِید کی نماز کے بعد دربار لگایا گیا، بادشاہ سلامت تخت پر تشریف فرما ہوئے، اردگرد کے ملکوں سے آئے ہوئے تحفے بادشاہ سلامت کی خِدمت میں پیش ہونا شروع ہوئے، اسی دوران ایک شخص آگے بڑھا، عرض کیا: عالی جاہ! میں فُلاں مُلک کا قاصِد ہوں، ہمارے بادشاہ سلامت نے آپ کے لئے ایک انمول ہیرا تحفے میں بھیجا ہے، یہ کہہ کر اُس نے تحفے کا ڈِبّہ کھولا اور بادشاہ سلامت کے سامنے کر دیا۔ بادشاہ اورنگ زیب رَحمۃُ اللہِ علیہ پھر مسکرائے اور فرمایا: اس بار بھی میں نے تمہیں پہچان لیا ہے، تم وہی بہروپیے ہو۔ بیچارے کو پھر بڑی شرمندگی ہوئی، اس نے دِل ہی دِل میں پکّا ارادہ کر لیا کہ اس بار میں ایسا رُوپ دھاروں گا کہ بادشاہ سلامت ہرگز مجھے پہچان نہیں پائیں گے۔

اس واقعے کو کافی دِن گزر گئے، پھر ایک دِن بادشاہ سلامت لشکر لے کر جنگ کے لئے روانہ ہوئے، بادشاہ اورنگ زیب رَحمۃُ اللہِ علیہ خُود بھی اللہ پاک کے نیک بندے تھے اور انہیں اولیائے کرام سے عقیدت بھی بہت تھی، بادشاہ سلامت لشکر کے ساتھ سفر پر تھے، راستے میں جہاں جہاں کسی ولیٔ کامِل کا مزار آتا، بادشاہ سلامت لشکر کو روکتے، مزار شریف پر باادب حاضِری دیتے، فاتحہ پڑھتے اور اولیائے کرام کا فیضان لُوٹتے ہوئے آگے بڑھ جاتے۔ چلتے چلتے ایک پہاڑی علاقے میں پہنچے، بادشاہ سلامت نے دیکھا: ایک پہاڑ کے دامن میں ہزاروں لوگوں کا ہجوم ہے۔ بڑی حیرانی ہوئی کہ اس بے آباد علاقے میں اتنا ہجوم کس لئے؟ معلومات لی گئیں تو پتا چلا کہ کوئی اللہ پاک کا نیک بندہ ہے، جو اس پہاڑ کی غار میں رہتا ہے، بڑے باکمال بزرگ ہیں، ہر وقت اللہ پاک کی یاد میں آنکھیں بند کئے بیٹھے رہتے ہیں۔

یہ سب لوگ دُور دُور سے انہی کی زیارت کے لئے حاضِر ہوئے ہیں۔ یہ سُن کر بادشاہ سلامت کو بھی زیارت کا شوق ہوا، چنانچہ لشکر کو روک دیا گیا، رات وہیں گزری، صبح کو بادشاہ سلامت نے تازہ غسل کیا، نئے کپڑے پہنے، نیک بندے کی خِدمت میں حاضِری سے پہلے ادباً 2 رکعت نفل ادا کئے، پھر ننگے پاؤں غار میں تشریف لے گئے، دیکھا؛ ایک باباجی آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں، بادشاہ سلامت ادب سے ہاتھ باندھے قریب جا کر بیٹھ گئے، کافی دیر بیٹھے رہے، بولنا، کوئی بات کرنا تو دُور کی بات باباجی نے آنکھ کھول کر دیکھا بھی نہیں، بادشاہ سلامت بڑے مُتاثّر ہوئے کہ کیسے دُنیا سے بے رغبتی رکھنے والے بزرگ ہیں، وقت کا بادشاہ آیا ہے، انہیں کوئی پروا نہیں، بَس اللہ پاک کی طرف لَو لگائے بیٹھے ہیں۔

کافی دَیر بیٹھنے کے بعد بادشاہ سلامت نے واپسی کا اِرادہ کیا، اپنی جگہ سے اُٹھے اور نیک بزرگ کی تعظیم کی نِیّت سے قدم چومنے کے لئے آگے بڑھے، جیسے ہی بادشاہ سلامت نے قدموں کی طرف ہاتھ بڑھایا تو باباجی نے بادشاہ سلامت کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: بَس! بادشاہ سلامت...!! میں جیت گیا، اس بار آپ مجھے پہچان نہیں پائے (یعنی یہ شخص کوئی بزرگ ہستی نہیں بلکہ وہی بہروپیا تھا)۔ بادشاہ سلامت نے جب یہ بات سُنی تو حیران رہ گئے کہ یہ کیا؟ میں جسے بہت بڑا بزرگ سمجھ رہا تھا، وہ تو ایک بہروپیا نِکلا۔

خیر! اب بادشاہ سلامت نے اَشرفیوں کی تھیلی نکالی، اس بہروپئے کو دیتے ہوئے کہا: اب کی بار واقعی تم جیت گئے، یہ تمہارا اِنعام...!! مگر اب حالت بدل چکی تھی، اس بہروپئے نے اَدَب سے کہا: بادشاہ سلامت! اب مجھے ان سِکّوں کی ضرورت نہیں ہے، میں کوئی نیک آدمی نہیں ہوں، میں نے بَس کچھ دِن نیک لوگوں کی مُشابَہَت اِختیار کی ہے، نیک لوگوں کے ساتھ اس چند دِن کی مُشابہت کی یہ برکت ہے کہ اللہ پاک نے وقت کے بادشاہ

کو میرے قدموں میں کھڑا کر دیا ہے، اگر میں واقعی نیک لوگوں کے رستے پر چل پڑوں تو اللہ پاک کی کیسی کرم نوازیاں ہوں گی۔ اس سابقہ بہروپیے نے اتنا کہا اور اللہ پاک کی عِبادت کے لئے جنگل کی طرف نِکل گیا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! دیکھئے! نیک لوگوں کو اپنا آئیڈیل بنا کر اُن کے نقشِ سیرت پر چلنے کی کیسی برکتیں ہیں، اُس بہروپیے نے جھوٹے مُنہ نیک لوگوں کا رستہ اِختیار کیا تو اللہ پاک نے اُسے حقیقت میں اپنے نیک بندوں کا رستہ عطا فرما دیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم نیک لوگوں کے نقشِ سیرت سے روشنی لیں، اپنے اَسْلاف، صحابۂ کرام، اَوْلیائے کرام، اللہ پاک کے نیک بندوں کی سیرت پڑھیں، ان کے اَوْصاف، ان کی مبارک عادات کی مَعْلُومات حاصِل کریں، پھر ان کے جیسا بننے کی خاطِر ان کی عادات و اَطْوار کو عملی طور پر اپنانے کی کوشش میں لگ جائیں۔

اپنا آئیڈیل بنا لیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! مَشْوَرَۃً ایک بات عرض ہے کہ کسی نہ کسی اللہ پاک کے نیک بندے کو اپنا آئیڈیل لازمی بنا لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی بڑی برکتیں ملیں گی۔ دیکھئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَت برکاتہم العالیہ اس دَور کی کامیاب ترین شخصیت ہیں، یقیناً یہ آپ پر اللہ پاک کی کرم نوازی ہے، البتہ ظاہِری اعتبار سے آپ کی کامیابی کے پیچھے جو راز ہیں، ان میں سے ایک راز یہ بھی ہے کہ آپ نے وقت کے بہت بڑے ولیِ کامِل، نائبِ غوثِ اعظم، عالِمِ باعمل، مُجَدِّدِ دِین وملّت، پروانۂ شمعِ

1 ...زلف وزنجیر، صفحہ:349-356 بتغیر۔

رسالت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنا آئیڈیل بنایا، آپ نے دیکھ بھال کر، سوچ سمجھ کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کو آئیڈیل بنایا، پھر جب آئیڈیل بنا لیا تو ان پر آنکھیں بند کر لیں۔

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم کسی ولیٔ کامل کو اپنا آئیڈیل بنائیں، سوچ سمجھ کر بنائیں، پھر جب آئیڈیل بنالیں تو اُن کے نقشِ قدم پر چلنا شروع کر دیں، جس شریعت کے پابند ولیٔ کامل کو آئیڈیل بنائیں، اُن کی سیرت پڑھیں، ان کی عادات و اَطوار کی مَعْلُومات حاصِل کریں اور اپنی پُوری زندگی اُن کے نقشِ سیرت پر چلتے رہنے کی کوشش کریں۔ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! نیک اَعْمال کی توفیق بھی ملے گی، زِندگی میں نکھار بھی آئے گا، گُناہوں سے حفاظت بھی رہے اور اللہ پاک نے چاہا تو دُنیا اور آخرت میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

الحمد للہ! مکتبۃ المدینہ نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان، اَوْلیائے کرام، باعَمَل اور عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام کی سیرت پر بہت ساری کتابیں اور مختصر رسائل شائع کئے ہیں، جیسے: ❁ فیضانِ صِدّیقِ اَکْبَر ❁ فیضانِ فاروقِ اعظم ❁ اللہ والوں کی باتیں ❁ غوثِ پاک کے حالات ❁ حضرت عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات وغیرہ بہت ساری کِتابیں ہیں، یہ کِتابیں حاصِل کیجئے! انہیں پڑھیئے! صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان اور اَوْلیائے کرام کی پیاری پیاری اداؤں کو نوٹ کیجئے، پھر ان کو عملی طَور پر اپنانے کی کوشش میں لگ جایئے۔ اللہ پاک ہم سب کو عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔

نیک لوگوں کی چند مبارک عادات

مکتبۃ المدینہ کی صِرْف 80 صفحات پر مشتمل ایک بہت پیاری کتاب ہے: اَخْلاقُ

الصّالحین۔ اس میں اَوْلیائے کرام کی چند مبارک عادات کا تذکرہ ہے۔ کوشش کرکے یہ کِتاب پُوری پڑھ لیجئے! اَوْلیائے کرام کی چند مبارک عادات میں پیش کرتا ہوں:

(1): قرآن وسُنّت کی کامِل پیروی

اَوْلیائے کرام کی ایک مبارک عادت یہ ہے کہ یہ بُلند رُتبہ حضرات ہر مُعَاملے میں قرآن وسُنّت کی پیروی کرتے ہیں بلکہ علّامہ شَعْرانی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ اَوْلیائے کرام نے کوئی بھی کام کرنا ہو، جب تک خاص اُس کام کے متعلق قرآن وسُنّت کی راہنمائی حاصِل نہ کرلیں، اس وقت تک وہ کام کرتے ہی نہیں ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ کیسی پیاری عادت ہے اور ہم یہ عادَت آسانی سے اپنا بھی سکتے ہیں، بَس اپنا ذِہن بنانا ہے کہ جب بھی کوئی ایسا کام کرنا ہے، جس کا شرعی حکم ہمیں مَعْلُوم نہیں تو پہلے شرعی راہنمائی لے لیجئے! پھر وہ کام کیجئے! اگر ہم یہ عادَت اپنا لیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت سارے گُناہوں سے بھی بچ جائیں گے اور بہت سارے نقصانات سے بھی محفوظ رہ جائیں گے ❁ بعض دفعہ اچانک کوئی کاروباری منصوبہ ذِہن میں آتا ہے یا کوئی مشورہ دے دیتا ہے اور لوگ شرعی راہنمائی کے بغیر ہی وہ کام شروع کر دیتے ہیں، بعض دفعہ سالہا سال بعد پتا چلتا ہے کہ یہ کام تو ناجائز تھا، پھر اس پر اتنی رقم اِنوَیسٹ (*Invast*) کی، اس کا کیا بنے گا، بعض دفعہ اِزالے کی صُورتیں بنتی ہیں، بعض اَوْقات جن سے رقم لی ہو، انہیں واپس لوٹانی پڑتی ہے، غرض؛ بہت ساری صُورتیں ہوتی ہیں، جن پر عَمَل کرنا، اِزالے کرنا بعد میں دُشوار ہو جاتا ہے، لہٰذا کوئی بھی کاروبار شروع کرنا ہے، اگر اس کے

[1] ...تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّین، صفحہ:21۔

متعلق 100٪ یقین کے ساتھ شرعی معلومات نہیں ہیں تو پہلے معلومات لے لیجئے! ❁ اسی طرح بہت ساری رسمیں ہمارے ہاں رائج ہوتی ہیں، ان میں کچھ رسمیں جائز ہوتی ہیں اور بہت ساری ناجائز بھی ہوتی ہیں، اس معاملے میں شرعی راہنمائی لیتے رہیں، غرض؛ کوئی بھی کام کرنا ہو، اپنی عادَت بنائیں کہ شرعی راہنمائی کے بغیر وہ کام نہیں کرنا۔ اس کے لئے اگر ہم دار الافتاء اہلسنت یا کسی بھی عاشقِ رسول ماہِر مفتی صاحب کا نمبر اپنے پاس محفوظ کر لیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آسانی ہو جائے گی۔

(2):اِخْلاص

نیک لوگوں کی ایک مبارک عادت یہ ہے کہ یہ بلند رُتبہ لوگ ہر کام میں اللہ پاک کی رِضا کے طلب گار رہتے تھے، ریاکاری سے بہت بچتے اور ہر نیک کام اِخْلاص کے ساتھ ہی کیا کرتے تھے۔ انہیں اس بات کی کچھ پروانہ ہوتی تھی کہ لوگ انہیں اچھا سمجھیں گے یا بُرا، ان کا مقصد صِرْف وصِرْف اللہ پاک کی رِضا کا حُصُول ہوتا تھا۔

غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ کا واقعہ بڑا مشہور ہے، ایک مرتبہ آپ جنگ میں تھے، کسی غیر مسلم سے لڑائی چل رہی تھی، حیدرِ کَرَّار رَضِیَ اللہُ عنہ نے اُس پر قابُو پا لیا، قریب تھا کہ آپ اسے جہنّم پہنچا دیتے، عین اسی لمحے اس نے جسارت کی اور آپ رَضِیَ اللہُ عنہ پر (مَعَاذَ اللہ!) تھوک ڈال دیا۔ اب ہونا تو یہ تھا کہ آپ اس پر مزید غُصّہ ہوتے، اسے پہلے سے زیادہ تکلیف پہنچاتے مگر یہ مولائے کائنات رَضِیَ اللہُ عنہ تھے، آپ نے اس غیر مسلم کو چھوڑ دیا۔ یہ دیکھ کر وہ بہت حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟

میری حرکت سے تو انہیں غُصّہ آنا چاہئے تھا مگر انہوں نے اُلٹا مجھے مُعاف کر دیا۔ جب اس نے حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ سے اس کی حکمت پوچھی تو آپ نے فرمایا: میں نے تلوار صِرْف وصِرْف اللہ پاک کی رِضا کے لئے پکڑی ہے، میں خُدا کے حکم کا بندہ ہوں، میں اپنی ذات کا بدلہ نہیں لیتا۔ اُس غیر مُسْلِم نے جب یہ پیارا انداز دیکھا تو اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[1]

30 سال کی نمازیں دوبارہ پڑھیں

اسی طرح ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ علیہ کا معمول تھا کہ ہمیشہ پہلی صَف میں نماز ادا کیا کرتے تھے، ایک دِن اِتِّفاقاً آخری صَف میں کھڑے ہوئے تو دِل میں خیال آیا کہ آج لوگ مجھے آخری صَف میں دیکھ کر کیا کہیں گے۔ اس خیال کے آتے ہی آپ نے یہ سمجھا کہ میں نے جتنی نمازیں پہلی صَف میں پڑھی ہیں، ان میں دِکھاوا تھا، لہٰذا 30 سال کی نمازیں دوبارہ پڑھیں۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے اللہ پاک کے نیک بندوں کی۔ شرعی مسئلہ یہی ہے کہ اگر نماز میں ایسا خیال آ جائے تو نماز دہرانی ضروری نہیں ہے مگر اللہ پاک کے نیک بندوں کا تقویٰ نرالا ہی تھا۔ خیر! ہمیں بھی چاہئے کہ رِیاکاری سے بچیں اور ہمیشہ اللہ پاک کی رِضا کے طلبگار رہیں۔

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ | گناہوں سے ہر دم بچا یا الٰہی!
مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی!

1 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب القصاص، الفصل الاول، جلد:7، صفحہ:10، تحت الحدیث:3451 خلاصۃً۔
2 ...کیمیائے سعادت، رکن چہارم، اصل پنجم، بابِ دوم، حقیقت اخلاص، صفحہ:361۔

عبادت میں گزرے مری زندگانی | کرم ہو کرم یا خدا! یا الٰہی![1]

(3):ذاتی دُشمنی نہیں رکھتے تھے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں کی ایک پیاری عادت یہ بھی تھی کہ یہ نیک لوگ کسی کے ساتھ بھی ذاتی دُشمنی نہیں رکھتے تھے، ان کی دوستی اور دُشمنی کا مِعْیار بھی اللہ پاک کی رِضا ہوا کرتا تھا یعنی یہ حضرات جس سے دوستی رکھتے تھے تو دُنیا کے لئے، مال دیکھ کر، ظاہِری ٹِپ ٹاپ وغیرہ دیکھ کر نہیں بلکہ اللہ پاک کی رِضا کے لئے اچھے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہی دوستی لگایا کرتے تھے اور اگر کسی کو دِل میں بُرا جانتے تو وہ بھی اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ اللہ پاک کی رِضا کے لئے یعنی اللہ پاک کے دُشمنوں سے ہی دُشمنی رکھا کرتے تھے۔

افسوس! آج کل بھائی بھائی کا گریبان پکڑتا ہے، باپ بیٹے میں لڑائی ہوتی ہے، پڑوسی آپس میں پیار محبّت سے نہیں رہتے، عزیز رشتے داروں کے ساتھ **مرنا جینا** ختم کر دیتے ہیں، لڑائی جھگڑے مُعاشرے میں بڑھتے جاتے ہیں اور ان لڑائیوں کی بنیاد کیا ہے؟ ذاتی بُغض، کینہ، حَسَد، دُنیوی مال و دولت...!! کاش! ہم اپنے نفس کی خاطِر لڑنا چھوڑ دیں، ہماری زِندگی کا مِعْیار صِرْف و صِرْف اللہ پاک کی رِضا کا حُصُول بن جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مُعاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جائے گا۔

اِیمان کی مضبوط رَسّی

ایک مرتبہ مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے صحابی حضرت ابو ذَرّ غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے پوچھا: یَا اَبَاذَرٍّ اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ؟ اے ابو ذر! اِیمان کی سب

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

سے مضبوط رَسّی کیا ہے؟ عَرض کیا: اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ پاک کی رضا کے لئے محبّت اور اللہ پاک کی رضا ہی کے لئے دُشمنی رکھنا۔[1]

اب تَو بس لالچ باقی ہے

کاش! ہمیں ہر تعلق صِرْف و صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لئے رکھنے کی توفیق مِل جائے...!! ورنہ حالات نازُک ہیں۔ حضرت احمد بن حسن جرِیْری رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگوں کے آپسی مُعامَلات کا تعلق دِین سے تھا، یہاں تک کہ دِین کمزور ہو گیا (یعنی دِلوں سے دِین کی اہمیت کم ہونے لگی)، دُوسرے زمانے میں لوگ وفا کے ذریعے مُعاملات کرتے تھے، یہاں تک کہ وفا ختم ہو گئی، تیسرے زمانے میں لوگوں نے مُرَوَّت (یعنی انسانیت کی بِنا پر ایک دوسرے کا لحاظ رکھنے) کے ساتھ مُعاملات کئے، حتّٰی کہ مُرَوَّت بھی ختم ہو گئی اور اب لالچ و خوف کے سِوا کچھ باقی نہیں۔[2]

اللہ پاک ہمیں حِرْص و ہَوَس، ذاتی دُشمنی اور لڑائی جھگڑوں سے محفوظ فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہَوَس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ اِنساں کو
اُخُوَّت کا بیاں ہو جا، محبت کی زباں ہو جا!

وضاحت: یعنی ہَوَس اور لالچ نے انسانوں کو دُور دُور کر دیا ہے، لہٰذا آپس میں اُخُوَّت اور بھائی چارہ اپنالو! محبّت کرنے والے اور محبتیں بانٹنے والے بن جاؤ! سب مسائل حل ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شعب الایمان، باب فی مباعدۃ الکفار والمفسدین، جلد:7، صفحہ:70، حدیث:9513۔
2 ...احیاعلوم الدین، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ، جلد:2، صفحہ:204۔

(4):اِیثار

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں کی ایک مبارک عادت یہ بھی تھی کہ یہ حضراتِ عالی وقار خُود پر دوسروں کو ترجیح دیا کرتے تھے، اگرچہ خُود انہیں تکلیف بھی اُٹھانی پڑ جاتی مگر یہ دوسروں کو سکون پہنچانے کی ہی کوشش کیا کرتے تھے۔

اِیثار کی ایک اَعلیٰ مثال

حضرت نُوری، حضرت رقام اور حضرت ابو حمزہ رَحمۃُ اللہِ علیہم، یہ تینوں صُوفیِ بُزرگ ہیں، ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ خلیفہ کا ایک وزیر صُوفیائے کرام کا دُشمن ہو گیا، اُس نے اِن تینوں بزرگوں کے متعلق خلیفہ کے کان بھرے اور خلیفہ نے اِن تینوں بُزرگوں کو قید کرنے کا حکم دے دیا۔ چُنانچہ اِن تینوں بُزرگوں کو خلیفہ کے سامنے لایا گیا، خلیفہ نے حکم دیا، اِن تینوں کی گردن مار دی جائے۔ حکم پر عَمَل دَرآمد شُروع ہوا؛ جَلّاد تلوار لے کر آگے بڑھا اور سب سے پہلے حضرت رقام رَحمۃُ اللہِ علیہ کو شہید کرنا چاہا، یہ دیکھ کر دُوسرے بُزرگ حضرت نُوری رَحمۃُ اللہِ علیہ جلدی سے اُٹھے اور حضرت رقام رَحمۃُ اللہِ علیہ کی جگہ تلوار کی زَد میں بیٹھ گئے، جلّاد بولا: اے شخص یہ تلوار کوئی کھیل نہیں ہے۔ حضرت نُوری رَحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: تم ٹھیک کہتے ہو مگر دُنیا میں سب سے عزیز چیز زِندگی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ زِندگی کے جو بقیہ چند سانس ہیں اپنے بھائیوں کے لئے قُربان کر دُوں۔

خلیفہ نے جب یہ بات سُنی تو مُعامَلہ سمجھ گیا، چُنانچہ قاضی کو اِن بُزرگوں کے مُتعلق تحقیق کا حکم دیا، آخر اِن تینوں بُزرگوں کو باعزّت رہا کر دیا گیا۔[1]

1 ... کَشْفُ الْمَحْجُوب مترجم، صفحہ:274و275 بتغیرٍ قلیلٍ۔

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے اِیثار...! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ایک دُوسرے سے بڑھ کر قُربانیاں دینے کی عادَت بنائیں! دُوسروں کو راحت پہنچانے کا ذہن بنائیں، جب ہم اپنے مُسلمان بھائیوں کے ساتھ ایسے مخلص ہو جائیں گے، اِن کی خاطِر قُربانیاں دینے کا ذہن بنا لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ایک دُوسرے کی مَحبّت دِلوں میں بڑھے گی، مَسائِل حَل ہوں گے اور اللہ پاک نے چاہا تو مُعاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جائے گا۔

جذبۂ اِیثار دِل میں ہو اگر | مسئلوں کا حل نکلتا جائے گا

پیارے اسلامی بھائیو! نیک لوگوں کی یہ چند مبارک عادات ہم نے سُنی، ہمیں چاہئے کہ یہ عادات اپنائیں اور نیک لوگوں کو ہی اپنا آئیڈیل بھی بنائیں۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان کی یہ مبارک تمنّا جس کا بیان ہم نے شروع میں سُنا کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان نے کہا:

وَ نَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۴﴾

(پارہ:7، سورۂ مائدہ:84)

ترجمہ کَنْزُ العرفان: اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کر دے۔

کاش! یہ تمنّا دِل میں بڑھانا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور نیک لوگوں کے رستے پر چلنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام مدرسۃ المدینہ بالغان بھی ہے۔

الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے تحت مسجدوں میں، سکول وکالج اور مارکیٹوں وغیرہ میں لگنے والے مدارِسُ المدینہ بالغان میں اسلامی بھائیوں کو تجوید کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ بنیادی ضروری اَحْکام و مَسَائل اور سنّتیں و آداب بھی سکھائے جاتے ہیں۔

فیشن پرست سُنّتوں کا عامِل بن گیا

بلوچستان کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں بہت فیشن پرست تھا، چہرے پہ داڑھی تھی نہ سر پر عمامے شریف کا تاج، راہِ سنّت سے دور دُنیا کی محبت میں مست اپنی قیمتی زندگی کو بے عملی اور جہالت کے اندھیروں میں گزار رہا تھا۔ میری زندگی میں روشنی کی کرن اس طرح نمودار ہوئی کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے کا ذہن دیا، نمازِ عشا کے بعد لگائے جانے والے مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے ان کی نیکی کی دعوت کو قبول کرلیا اور مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرنے لگا، الحمدللہ! اس کی برکت سے میں نے تجوید کے ساتھ قرآن کریم سیکھ لیا اور فیشن پرستی چھوڑ کر سنّتوں کا عامل بن گیا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے | تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”القرآن الکریم“ ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! الحمدللہ! دعوتِ اسلامی ہمیں موبائل کے ذریعے بھی نیکیاں

کمانے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ دَعْوَتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی گئی ہے، جس کا نام ہے: **Al Quran al kareem** (القرآن الکریم)۔ یہ ایپلی کیشن **Android** اور **IOS** دونوں ڈیوائسز سے ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرکے بآسانی استعمال کی جاسکتی ہے، اس موبائل ایپلی کیشن میں ❁ مکمل قرآنِ پاک پڑھنے ❁ اور مختلف قاریوں کی آواز میں سننے کی سہولت موجود ہے ❁ اس کے ساتھ ساتھ کسی مخصوص سورت یا آیت کو **Bookmark** بھی کیا جاسکتا ہے یعنی بار بار پڑھنے والی سورت یا آیت کو **Bookmark** کی بدولت بآسانی پڑھا جاسکتا ہے۔

یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کرلیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مشکوٰۃ، کتابُ الْاِیمان، بابُ الْاِعْتِصَام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ؛ سلام بات چیت سے پہلے ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان سے مُلاقات کرتے وقت سلام کرنا سنت ہے۔ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں دن میں کتنی ہی بار آمنا سامنا ہو کسی کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو ہر بار سلام کرنا کارِ ثواب ہے سلام میں پہل کرنا سنت ہے سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بَری ہے سلام میں پہل کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی اسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں بعض لوگ سلام کے ساتھ جَنَّتُ الْمَقَامُ اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے اور یہ جملہ لغت کے اعتبار سے بھی غلط ہے بلکہ بعض مَن چلے تو **مَعَاذَ اللہ! مذاقاً یہاں تک بک دیتے ہیں آپ کے بچے ہمارے غلام۔** اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ فتاوی رضویہ جلد 22 صفحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللہ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا ہے اور اس پر زیادت (یعنی اضافہ) نہیں۔ سلام کرنے والے نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو جواب میں

---

1 ... ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی السلام قبل الکلام، صفحہ: 635، حدیث: 2699۔

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہ کہے اور اگر سلام کرنے والے نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے اور سلام کرنے والے نے وَبَرَکَاتُہٗ تک کہا تو جواب دینے والا بھی اتنا ہی کہے اس سے زیادت (یعنی اضافہ) نہیں ❁ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے ❁ سلام اور جوابِ سلام کا درست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سن کر دوہرایئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَلْ۔ سَلَا۔ مُ۔ عَلَیْ۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ (وَ۔ عَ۔ لَیْ۔ کُمُ۔ سَلَا۔ مُ)۔[1]

رضائے حق کیلئے تم سلام عام کرو | سلامتی کے طلب گار ہو سلام کرو

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو[2]

اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ:30-32۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:669 ملتقطاً۔

فضائلِ بیت اللہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...کعبہ شریف کی برکت سے شِفا ملتی ہے
- ...بابِ کعبہ کی چابی کی بَرَکت
- ...کعبہ شریف سے متعلق دلچسپ معلومات
- ...ظالِم شوہر کا ہاتھ شَل ہو گیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت سفیان ثوری رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے دورانِ طواف ایک شخص کو دیکھا، جو ہر قدم پر درودِ پاک ہی پڑھ رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: اے بھائی! طَوَاف کے دوران پڑھنے کی اور دُعائیں اور اَذْکار بھی ہیں، ان سب کے بجائے صِرْف درودِ پاک ہی کا وِرد کئے جارہے ہو، اس میں کیا راز ہے؟ اس نے جواباً کہا: میں اور میرے والِد دونوں حج کے ارادے سے نکلے تھے، راستے میں میرے والدِ محترم بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں اُن کا انتقال ہو گیا، والِد کی وفات کا دُکھ اپنی جگہ، اس کے ساتھ ساتھ بہت پریشانی کی بات میرے لئے یہ تھی کہ میرے والِد صاحِب کا چہرہ بالکل سیاہ ہو گیا، یہ دیکھ کر میں نے اَبُّو جان کا چہرہ ڈھانپ دیا اور دُکھ کی کیفیت میں بیٹھ گیا۔ بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی، میں نے خواب میں دیکھا: ایک بہت حسین و جمیل شخصیت ہیں، ان کا لباس انتہائی صاف شفّاف تھا اور ان سے ایسی خوشبو مہک رہی تھی جو میں نے کبھی نہ سونگھی تھی۔ وہ ذِی وقار شخصیت میرے والِد کے قریب تشریف لائے، چادر ہٹائی اور اپنا مبارک ہاتھ اُن کے چہرے پر پھیر دیا۔

اللہ! اللہ! بس وہ نورانی ہاتھ چہرے پر لگنے کی دَیر تھی، میرے والِدِ محترم کا سیاہ چہرہ نُور سے جگمگانے لگا۔ ایک بے کس پر ایسی کرم نوازی فرمانے کے بعد وہ ذی وقار شخصیت

جب پلٹنے لگے تو میں جلدی سے اُن کے دامن کے ساتھ لپٹ گیا اور ادب سے عرض کیا: آپ نے اس وِیرانے میں مجھ پر اور میرے والِد پر ایسی کرم نوازی فرمائی، آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں صاحِبِ قرآن مُحَمَّد بن عبد اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) ہوں، تیرے اَبُّو بہت گنہگار تھے، البتہ اس کے ساتھ ساتھ مجھ پر کثرت سے درودِ پاک بھی پڑھا کرتے تھے، جب یہ اس بیماری میں مبتلا ہوئے تو مجھ سے فریاد کی اور بے شک جو مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھتا ہے میں اس کی فریاد سُنتا ہوں۔ اس نوجوان نے مزید کہا: جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا؛ میرے والِد صاحِب کا چہرہ سفید چمکدار ہو چکا تھا۔[1]

گورِ بیکس کو شمع سے کیا کام | ہو چراغِ سَرِ مَزار دُرود
قَبر میں خوب کام آتی ہے | بیکسوں کی ہے یارِ غار درود[2]

وضاحت: یعنی بے کس و گنہگار کو قبر میں شمع کی ضرورت نہیں، کاش! قبر میں درودِ پاک کے چراغ روشن ہو جائیں۔ بے شک درودِ پاک قبر کا ساتھی ہے، گنہگاروں کا یارِ غار و یارِ مزار درودِ پاک ہی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان

1 ... تفسیر روح البیان، پارہ:22، سورۂ احزاب، زیرِ آیت:56، جلد:7، صفحہ:225۔
2 ... ذوقِ نعت، صفحہ:124-125۔
3 ... بخاری، کتاب:بدءُ الْوَحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

سُنوں گا ❁ باادَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَدَب کی برکت سے ایمان نصیب ہو گیا

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے دُنیا میں تشریف لانے سے سینکڑوں سال پہلے کی بات ہے؛ تُبَّع حِمْیَرِی جو اپنے دور کے عظیم بادشاہ تھے، یہ وہی خوش نصیب ہیں کہ جب اِنہوں نے اپنے علما کی زبانی سرورِ انبیا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر سُنا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان بھی لائے اور حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے نام ایک خط بھی لکھا، جو نسل دَر نسل حضرت اَبُو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ نے سرکارِ اعظم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں پیش کیا۔[1] رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے تُبَّع حِمْیَرِی کی تعریف بھی فرمائی اور اِنہیں بُرا کہنے سے منع بھی فرمایا۔[2]

خیر! تُبَّع حِمْیَرِی پُوری دُنیا کے بادشاہ تھے، اِن کے اِیمان قبول کرنے سے پہلے کی بات ہے، ایک دِن ان کو خیال ہوا کہ زمین کی سَیر کرنی چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ لوگ کس حال میں ہیں، چنانچہ یہ شاہی جاہ و جلال کے ساتھ سَفر پر روانہ ہوئے، بادشاہ کا لشکر جس شہر میں پہنچتا، اس شہر کے لوگ آگے بڑھ کر استقبال کرتے، احترام بجالاتے، بادشاہ سلامت ہر شہر سے عُلَما کو اپنے ساتھ لیتے اور آگے روانہ ہو جاتے، کرتے کرتے تقریباً ایک لاکھ عُلَما

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:25، سورۂ دخان، زیرِ آیت:37، جلد:9، صفحہ:196 بتغیر قلیل۔
2 ... معجمِ کبیر، جلد:3، صفحہ:539، حدیث:5881۔

بادشاہ سلامت کے ساتھ ہو گئے۔ بادشاہ سلامت سَفَر کرتے کرتے مکہ مکرمہ پہنچے۔ یہاں کا معاملہ دوسرے شہروں سے مختلف تھا، تُبَّع حِمْیَرِی جس شہر میں پہنچتے تھے، لوگ آگے بڑھ کر استقبال کرتے تھے مگر مکہ مکرمہ کے لوگوں نے نہ تو بادشاہ کا اِستقبال کیا، نہ عزّت و احترام بجالائے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ کو بہت غصّہ آیا، اس نے اپنے وزیر کو بُلا کر اپنے غُصّے کا اِظْہار کیا تو وزیر نے بتایا: **بادشاہ سلامت! مکہ مکرمہ میں ایک گھر ہے، جسے یہ لوگ بیتُ اللہ کہتے ہیں، یہ لوگ بس اس گھر کی عزّت کرتے ہیں۔** یہ سُن کر بادشاہ کو اور غُصّہ آیا، بادشاہ نے حکم دیا کہ اس گھر کو گرا دیا جائے اور یہاں کے لوگوں کو قتل کر دیا جائے۔ (مَعَاذَ اللہ!)

جیسے ہی بادشاہ نے یہ حکم جاری کیا، اسی وقت اس کے سَر میں سخت درد شروع ہو گیا، ساتھ ہی آنکھوں، ناک اور مُنہ سے ایسا بدبودار پانی بہنا شروع ہوا کہ کوئی شخص اس کے پاس ایک سیکنڈ کے لئے بھی ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ بادشاہ کی یہ حالت دیکھ کر طبیبوں (Doctors) کو عِلاج کا حکم ہوا، حکیم، طبیب باری باری کوششیں کرنے لگے مگر بادشاہ کا مرض سمجھنا اور اس کا عِلاج کرنا تو دُور کی بات، کوئی بھی بادشاہ کے پاس ٹھہر ہی نہیں پا رہا تھا۔ آخر سب طبیبوں نے یہی کہا کہ ہم زمینی بیماریوں کا عِلاج تو کرتے ہیں، آسمانی مرض کا عِلاج ہمارے پاس نہیں۔

بادشاہ بہت تکلیف میں تھا، کوئی عِلاج نہیں بَن پا رہا تھا، اسی حالت میں رات ہو گئی، ایک عالِم صاحب وزِیر کے پاس آئے اور کہا: میں کچھ سُوال پوچھوں گا، اگر بادشاہ سلامت مجھے دُرُست جواب دیں تو میں اُن کا عِلاج کر سکتا ہوں۔ یہ سُن کر وزیر بہت خوش ہوا، فوراً ان عالِم صاحب کو لے کر بادشاہ کے پاس پہنچا، بادشاہ اور ان عالِم صاحب کو تنہا چھوڑ دیا گیا، ان عالِم صاحب نے پوچھا: اے بادشاہ! کیا آپ نے اس **بَیتُ اللہ** کو نقصان پہنچانے کا ارادہ

کیا تھا؟ بادشاہ نے کہا: ہاں! ایسا ہی ہے۔ عالِم صاحِب بولے: اسی سبب سے آپ کو یہ بیماری لگی ہے، اس گھر کا مالِک دِلی باتوں کو بھی خُوب جانتا ہے، آپ اِس ارادے سے باز آجایئے! اس گھر (یعنی کعبہ شریف) اور اس کے خُدّام کے ساتھ نیکی و بھلائی کا ارادہ کیجئے! اگر آپ ایسا کریں تو آپ کو شفا ہو جائے گی، چنانچہ بادشاہ نے اپنا ارادہ بدل لیا اور کعبہ شریف کی عزّت کرنے، اَہْلِ مکہ کے ساتھ نیکی و بھلائی کا ارادہ کیا، **بس یہ ارادہ کرنے کی دیر تھی، بادشاہ سلامت کو اسی وقت شِفا نصیب ہو گئی۔**

اس وقت تُبَّع حِمْیَرِی کعبے کے رَبّ پر ایمان لایا اور کعبہ شریف پر 7 قیمتی غِلاف چڑھائے، تُبَّع حِمْیَرِی ہی پہلا شخص ہے جس نے خانہ کعبہ پر غِلاف چڑھایا۔[1]

کعبے کی رونق کعبے کا منظر، اللہُ اَکْبَر! اللہُ اَکْبَر!
دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر، اللہُ اَکْبَر! اللہُ اَکْبَر!
دیکھا صَفا بھی، مروہ بھی دیکھا، تیرے کرم کا جلوہ بھی دیکھا
دیکھا رواں اِک سروں کا سمندر، اللہُ اَکْبَر! اللہُ اَکْبَر!

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** ہم نے سُنا! کعبہ شریف کی کیسی عظیم برکتیں ہیں، تُبَّع حِمْیَرِی نے کعبے شریف کی بے ادبی کا صِرْف ارادہ ہی کیا تھا کہ خُدائے قَہَّار کا غضب اس پر برس پڑا، پھر جب اس نے کعبہ شریف کی عزّت کا ارادہ کیا تو رَبِّ رحمٰن ورَحیم کا دریائے رحمت جوش میں آیا اور تُبَّع حِمْیَرِی کو اُسی وقت دردناک مرض سے شِفا نصیب ہو گئی۔

اس واقعے سے ہمیں 2 باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں:

---

1 ...تاریخِ مدینہ دمشق، جلد:11، صفحہ:10-12 ملتقطاً۔

(1): کعبہ شریف کی بے ادبی کی نحوست

پہلی بات یہ کہ کعبہ شریف کی بے ادبی کرنا ہلاکت میں پڑنے کا سبب ہے۔ دیکھئے! تُبَّع حِمْیَرِی نے کعبہ شریف کو ابھی نقصان پہنچایا نہیں تھا، بس ابھی اِرادہ ہی کیا تھا کہ اس پر خُدائے قہار کا غضب برس پڑا۔ اسی طرح اَبرَھَہ نامی بادشاہ کا واقعہ بھی مشہور ہے، یہ بدبخت کعبہ شریف کو نقصان پہنچانے کے لئے ہاتھیوں پر سُوار فوج لے کر آیا تھا لیکن اسے نہیں معلوم تھا کہ اس گھر کا مالِک (یعنی اللہ پاک) بڑی قدرتوں والا ہے، رَبِّ کائنات نے اس کے غرور کو خاک میں مِلایا اور ننھے ننھے پرندوں (یعنی ابابیلوں) کے ذریعے اس کی ہاتھیوں پر سُوار فوج کو تباہ و برباد کر دیا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ﴿۲﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ﴿۳﴾ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾

(پارہ:30، سورۂ فیل:1-5)

ترجمہ کَنْزُ الایمان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رَبّ نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ کیا اُس نے ان کے مکر و فریب کو تباہی میں نہ ڈالا اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بُھوسے کی طرح کر دیا۔

2 عبرتناک واقعات

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہم سب کو بار بار حج و عمرہ کی سَعادت عطا فرمائے، یاد رکھئے! گُناہ ہر جگہ گُناہ ہی ہے، البتہ حرمِ پاک میں، خصوصاً کعبہ شریف کے رُوبرُو گُناہ کا کام

کرنا صِرْف گُناہ ہی نہیں، کعبہ شریف کی بے ادبی بھی ہے، اس لئے حرمِ پاک میں جا کر گُناہوں سے خصُوصاً بچنا لازمی ہے۔ (1): زمانۂ جاہلیت کی بات ہے، ایک شخص جس کا نام اِسَاف تھا، اس نے اور نائلہ نامی ایک خاتون نے عین کعبہ شریف کے اندر بدکاری کی، آہ! ان بدبختوں کو کعبہ شریف کی حُرمت کا بھی اِحساس نہ ہوا، اُمُّ الْمُؤْمِنِین سیدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: جب ان دونوں نے کعبہ شریف کی ایسی بے ادبی کی تو ان پر اللہ پاک کا غضب برسا اور یہ دونوں اسی وقت پتھر کے بن گئے۔[1] (2): زمانۂ جاہلیت ہی کا واقعہ ہے: ایک عورت اور ایک مرد طواف کر رہے تھے، انہوں نے گندی نِیّت سے اپنا جسم ایک دوسرے کے ساتھ مَس کیا، ان پر اسی وقت قہر برسا اور ان کے جسم اسی جگہ سے آپس میں مِل گئے، اب انہیں لوگوں سے حیا آئی، یہ دونوں ڈر کر وہاں سے بھاگے، راستے میں ایک بوڑھے آدمی سے ان کی مُلاقات ہوئی، اس بوڑھے کو جب ان کی گندی حرکت کا پتا چلا تو اس نے کہا: جہاں سے بھاگے ہو، وہیں واپس جاؤ! سچّے دِل سے توبہ کرو! تمہیں اس عذاب سے نجات مل جائے گی۔ چنانچہ وہ دونوں واپس کعبہ شریف کے پاس آئے، سچّے دِل سے توبہ کی اور پکّا عہد کیا کہ آئندہ کبھی ایسی گندی حرکت نہیں کریں گے، ان کی توبہ قبول ہوئی اور اللہ پاک نے انہیں عذاب سے نجات عطا فرمادی (یعنی دونوں کے جسم جُدا جُدا ہو گئے)۔[2]

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے کعبہ شریف کے قُرب میں گُناہ کرنا کس قدر ہلاکت خیز ہے۔ اس لئے گُناہوں سے تو ہر جگہ ہی بچنا لازمی ہے، البتہ حج کا شرف مِلے، عمرے کی سَعادت ملے، حرمِ پاک کی حاضِری ہو تو وہاں گُناہوں سے بچنا زیادہ ضروری ہے۔

---

1 ... سیرۃ ابنِ اسحاق، الجزء الاول، صفحہ: 24۔

2 ... اخبارِ مکۃ للازرقی، باب ما جاء فی فتح الکعبۃ، جلد: 1، صفحہ: 178۔

شرف مجھ کو ہر سال حج کا خُدا دے | مدینہ بھی ہر بار مولیٰ دکھا دے
شرف دیدِ کعبہ کا دیدے اِلٰہی! | مجھے سبز گنبد کا جلوہ دکھا دے
عِبادت میں لگ جائے دِل یااِلٰہی! | مرے دِل سے غفلت کا پردہ ہٹادے
سِیَہ ہے مرا سارا اَعْمال نامہ | اِلٰہی! سیاہی تو اس کی مٹا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): کعبہ شریف کی برکت سے شِفا ملتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! تُبَّع حِمْیَرِی کے واقعہ سے ہمیں یہ بھی سیکھنے کو مِلا کہ کعبہ شریف بہت ہی بابرکت مقام ہے، اس کے اَدب واِحْترام کی برکت سے غضبِ اِلٰہی سے نجات اور بیماریوں سے شِفا نصیب ہوتی ہے۔ عُلَما فرماتے ہیں: کعبہ شریف کی برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے کہ پرندے اس کے ادب کے پیشِ نظر اس کے اُوپَر سے نہیں گزرتے، کوئی پرندہ کبھی بھی کعبہ شریف کی چھت یا اس کی دِیواروں پر نہیں بیٹھتا، ہاں! جب کوئی پرندہ بیمار ہو تو کعبہ شریف کی چھت پر بیٹھتا یا اس کے اُوپَر سے گزر جاتا ہے، اس کی برکت سے اُسے شِفا مل جاتی ہے۔[1]

بابِ کعبہ کی چابی کی برکت

شِفَاءُ الْغِرَام میں ہے: اَہْلِ مکّہ کا سالہا سال تک یہ دَسْتُور رہا ہے کہ کوئی بچہ پیدائشی گونگا ہوتا تو اسے کعبہ شریف میں لاتے اور کعبہ شریف کے دروازے کی چابی اُس کے مُنہ میں رکھتے جس کی برکت سے وہ بچہ بولنے لگتا تھا۔[2]

---

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:97، صفحہ:126 بتغیر قلیل۔
2 ... شفاء الغرام باخبار البلد الحرام، الباب الثالث عشر، جلد:1، صفحہ:353 خلاصۃً۔

وَبا کیسے دُور ہوئی...؟

علّامہ احمد بن علی فاسی رَحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: 433 سنِ ہجری کی بات ہے، کعبہ شریف کے ایک کونے رُکنِ یمانی سے اُنگلی کے برابر پتھر کا ٹکڑا ٹوٹ گیا، لوگوں کی اس طرف تَوَجُّہ نہ ہوئی، لہٰذا اس کی مُرمَّت بھی نہ ہو سکی، پتھر کا اتنا چھوٹا ٹکڑا کعبہ شریف سے جُدا ہونے کی نحوست یہ ہوئی کہ مکہ مکرمہ میں وبا پھیل گئی، آئے دِن لوگ مرنے لگے، جو بھی اس وبا کا شِکار ہوتا 3 دِن کے اندر اندر موت کے گھاٹ اُتر جاتا تھا، بالآخر خُراسان کے رہنے والے کسی نیک بندے کی خواب میں راہنمائی کی گئی، چنانچہ وہ ٹکڑا ڈھونڈ کر واپس دِیوارِ کعبہ کے ساتھ لگایا گیا تو وَبا ختم ہو گئی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی کعبہ شریف کی عزّت کرنے، ادب و احترام کے ساتھ کعبہ شریف کو دیکھنے، اس سے برکتیں لینے، غِلافِ کعبہ کے ساتھ جھوم کر لپٹنے، بابِ کعبہ کو بوسے دینے، اس سے لپٹ کر خوب دُعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کاش! کعبہ شریف کی برکت سے ہمیں جسمانی بیماریوں اور اس کے ساتھ ساتھ گُناہوں کے امراض سے بھی شِفا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

تُو مکہ دِکھا دے، مدینہ دکھا دے | مرے دِل میں مکہ مدینہ بسا دے
شرف دیدِ کعبہ کا دیدے اِلٰہی! | مجھے سبز گنبد کا جلوہ دکھا دے
تُو جسمانی بیماریاں دُور فرما | دے روحانی امراض سے بھی شفا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...شفاء الغرام باخبار البلد الحرام، الباب الثالث عشر، جلد:1، صفحہ:352 خلاصۃً۔

کعبہ شریف کی تعمیر کتنی بار ہوئی

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف کی تاریخ بہت پُرانی ہے۔ روایات کے مطابق کعبہ شریف کو 10 مرتبہ تعمیر کیا گیا ہے۔ روایات کے مطابق کعبہ شریف کی پہلی تعمیر فرشتوں نے کی، پھر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے اسے دوسری مرتبہ تعمیر فرمایا۔

کعبہ شریف کی تعمیر 5 طرح کے پتھروں سے ہوئی

روایت ہے: اللہ پاک کے نبی حضرت آدم علیہ السَّلام جب جنّت سے اس دُنیا میں تشریف لائے تو آپ کو یہاں تنہائی اور وَحشَت محسوس ہوئی، چنانچہ آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں فریاد کی، پَس اللہ پاک نے آپ کو کعبہ شریف تعمیر کرنے کا حکم دیا۔[1]

روایات میں ہے: جب حضرت آدم علیہ السَّلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی، اس وقت فرشتوں نے 5 پہاڑوں کے پتھر لا کر آپ کی خِدمت میں پیش کئے، انہی سے کعبہ شریف کو تعمیر کیا گیا۔ اِن 5 پہاڑوں کے نام یہ ہیں: (1): کوہِ لبنان (2): کوہِ طُور (3): کوہِ زیتا (4): کوہِ جُودی (جس پر حضرت نُوح علیہ السَّلام کی کشتی ٹھہری تھی) (5): اور کوہِ حرا جو مکہ مکرمہ میں ہے۔[2]

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: خانہ کعبہ چونکہ نمازوں کے لئے قبلہ ہے اور نماز 5 وقت کی فرض ہے، اسی مناسبت سے کعبہ شریف کی تعمیر 5 پہاڑوں سے ہوئی۔[3]

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یارَبِّ مصطفٰے! | میٹھا مدینہ پھر دکھا یارَبِّ مصطفٰے!
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف | فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطفٰے!

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:96، جلد:3، صفحہ:296۔
2 ... سُبُلُ الْھُدٰی، جلد:1، صفحہ:147 خلاصۃً۔
3 ... تحفۂ معراج النبی، صفحہ:366۔

رُخ سوئے کعبہ ہاتھ میں زَم زَم کا جام ہو | پی کر میں پھر کروں دُعا یارَبِّ مصطفٰے![1]

کعبہ شریف سے متعلق دلچسپ معلومات

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف بَیْتُ اللہ ہے، اس کی کیا ہی نِرالی شان ہے۔ آیئے! کعبہ شریف سے متعلق چند دلچسپ معلومات سُنتے ہیں: عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: کعبہ شریف کی عِمارت مربع شکل کی ہے، اسی لئے کعبہ شریف کو کعبہ (یعنی 4 کونوں والا مکان) کہتے ہیں لفظِ کعبہ کا ایک معنٰی: **بلند اور اُبھرا ہوا** بھی ہے، پہلے زمانے میں لوگ کعبہ شریف کی عزّت و حُرمت کے پیشِ نظر اپنے گھر گول بنایا کرتے تھے اور کعبہ شریف سے اُونچے نہیں کرتے تھے، چونکہ یہی مکان مبارک آس پاس کے سب مکانوں سے بلند تھا، اس لئے اسے کعبہ کہا گیا۔[2] کعبہ شریف پر پہلے غِلاف نہیں ہوتا تھا، سب سے پہلے تُبَّع حِمْیَرِی نے کعبہ شریف پر غِلاف چڑھایا، اس کے بعد کعبہ شریف پر غِلاف چڑھانے کا معمول ہو گیا کعبہ شریف کے غِلاف کا رنگ شروع سے سیاہ نہیں ہے، مختلف زمانوں میں دوسرے رنگوں کے غِلاف بھی چڑھائے گئے، البتہ اب عرصۂ دراز سے سیاہ رنگ کا ہی غِلاف چڑھایا جاتا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کی بڑی پیاری حکمت بیان کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

سر سبز وَصْل یہ ہے، سِیَہ پوشِ ہجر وہ | چمکی دوپٹوں سے جو حالت جگر کی ہے[3]

وضاحت: گنبد خضریٰ کا سبز رنگ ملنے کی علامت ہے اور کعبۂ معظمہ کا سیاہ رنگ جدائی کی

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:129 ملتقطاً۔
2 ...تحفۂ معراج النبی، صفحہ:400۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:223۔

علامت ہے۔ یہی رنگ دل کی بات ظاہر کر رہا ہے جو نور والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے مِلا ہوا ہے (یعنی گنبدِ خضراء شریف) وہ خوشی سے سرسبز ہے اور جو دُور ہے (یعنی کعبہ شریف) وہ جدائی کے غم میں سیاہ لباس پہنے ہوئے ہے۔

پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان حضرت عبدُ المُطّلِب نے کعبہ شریف کو ایک بار سونے سے سجایا تھا[1] اسی طرح ولید بن عبد الملک نے اپنے دورِ حکومت میں 36 ہزار سونے کی اشرفیاں بھیجیں اور اپنے گورنر کو حکم دیا کہ اس رقم سے کعبہ شریف کی دِیواروں پر سونے کا کام کروایا جائے، سونے کا پرنالہ بنایا جائے اور ستونوں پر بھی سونا چڑھایا جائے[2] اسی طرح امین بن ہارون الرشید نے اپنے دورِ حکومت میں کعبہ شریف کے دروازے پر سونے کا پترّ چڑھوایا، اس میں سونے کی کیلیں لگوائیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کعبہ شریف کی چند خصوصیات

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف بہت ہی بابرکت مقام ہے، اس کی بہت ساری خصوصیات ہیں؛ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ

(پارہ:1، سورۂ بقرہ:125)

ترجمہ کَنْزُ الایمان: اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا۔

اس آیتِ کریمہ میں کعبہ شریف کی 2 خصوصیات بیان ہوئیں: **(1)**: کعبہ شریف

1 ... السیرۃ الحلبیۃ، باب بنیان قریش الکعبۃ شرفھا اللہ تعالیٰ، جلد:1، صفحہ:251۔
2 ... السیرۃ الحلبیۃ، باب بنیان قریش الکعبۃ شرفھا اللہ تعالیٰ، جلد:1، صفحہ:251۔
3 ... السیرۃ الحلبیۃ، باب بنیان قریش الکعبۃ شرفھا اللہ تعالیٰ، جلد:1، صفحہ:251۔

لوگوں کے لئے مَرْجِعْ (یعنی لوٹنے کا مقام) ہے (2): کعبہ شریف اَمَن کی جگہ ہے۔

(1): کعبہ شریف کی طرف دِل مائل ہیں

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ❁ اس مقام پر سارے جہان کے لوگ جمع ہوتے ہیں ❁ جو ایک بار وہاں آتا ہے، وہ بار بار آنا چاہتا ہے، راستے کی مصیبتوں کی پرواہ نہیں کرتا ❁ جو دُنیوی مشاغِل سے فارِغ ہو جاتا ہے اور اپنی آخری عمر میں قدم رکھتا ہے تو اللہ، اللہ کرنے کے لئے کعبہ معظمہ جانے کی کوشش کرتا ہے ❁ وہ انبیائے کرام علیہ السّلام جن کی قوموں پر عذاب آیا، وہ اپنی قوم کی ہلاکت کے بعد عموماً یہاں تشریف لے آتے اور آخر تک یہیں تشریف فرما رہتے تھے ❁ ہر جگہ سے مسلمان اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں ❁ اسی طرح کوئی مسلمان کہیں بھی مرے، قبر میں اس کا مُنہ کعبہ شریف ہی کی طرف کرتے ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا؛ کعبہ شریف مرجَعِ خَلائق (یعنی عظیم زیارت گاہ اور لوگوں کے پلٹنے کا مقام) ہے۔[1]

اُونٹ نے طواف کیا

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: کعبہ شریف کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جب سے کعبہ شریف بنایا گیا ہے، تب سے آج تک کبھی طواف کرنے والوں سے خالی نہیں ہوا، ہر وقت انسان، جِنّ یا فرشتے اس کا طواف کرتے ہی رہتے ہیں۔[2] یہاں تک کہ حضرت عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عنہ کے دورِ خِلافت میں جب حجّاج بن یوسُف نے

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:125، جلد:1، صفحہ:708 بتغیر قلیل۔
2 ... شفاء الغرام باخبار البلد الحرام، الباب الثالث عشر، جلد:1، صفحہ:354۔

کعبہ شریف پر حملہ کیا، اس روز عین حرمِ پاک میں طواف کی جگہ پر پتھر برسائے جارہے تھے، لوگ اپنی جان بچانے کی فِکْر میں تھے، کوئی بھی انسان طواف کرتا نظر نہیں آرہا تھا مگر خُدائے قُدُّوس کی شان دیکھئے! اس وقت بھی ایک اُونٹ جُھومتا ہوا کعبہ شریف کے طواف میں مَصْرُوف تھا۔[1]

فرشتے بھی کعبہ شریف کا طواف کرتے ہیں

روایات میں ہے: جہاں ہمارا کعبہ شریف ہے، اس کی بالکل سیدھ میں آسمان پر فرشتوں کا قبلہ ہے، جسے بَیْتُ الْمَعْمُور کہتے ہیں، وہاں فرشتوں کی جماعت ہوتی ہے اور ایک دِن میں 70 ہزار فرشتے وہاں نماز پڑھتے ہیں، جو ایک بار پڑھ لیتے ہیں، دوبارہ کبھی ان کی باری نہیں آتی۔[2] پھر جب شام ہوتی ہے تو یہ 70 ہزار فرشتے زمین پر آجاتے ہیں اور کعبہ شریف کا طواف کرتے ہیں۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے کعبہ شریف کی خصوصیت کہ یہ وہ مُبارک مقام ہے جہاں ہر وقت اللہ پاک کی عِبادت ہوتی ہی رہتی ہے۔

کعبہ شریف کی بارگاہِ اِلٰہی میں فریاد

منقول ہے: ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت سلیمان علیہ السَّلام اپنے لشکر کے ساتھ ہوا میں اُڑتے ہوئے کہیں تشریف لے جارہے تھے، آپ کا کعبہ شریف کے قریب سے گزر ہوا مگر کسی وجہ سے آپ یہاں ٹھہر نہ سکے، آگے تشریف لے گئے، یہ مُعَاملہ دیکھ کر

---

1 ...روض الانف، حدیث بنیان الکعبۃ وحکم رسول اللہ... جلد:1، صفحہ:371۔

2 ...حُسْنُ التَّنَبُّہ لِمَا وَرَدَ فِی التَّشَبُّہ، ومنہا: الامامۃ، جلد:1، صفحہ:248۔

3 ...حُسْنُ التَّنَبُّہ لِمَا وَرَدَ فِی التَّشَبُّہ، ومنہا: قصد البیت الحرام بالحج...الخ، جلد:1، صفحہ:361۔

کعبہ شریف رویا اور بارگاہِ اِلٰہی میں عرض گزار ہوا: اے اللہ پاک! تیرے نبیوں میں سے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا لشکر یہاں سے گزرا مگر وہ میرے پاس تشریف نہ لائے۔ اس پر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے کعبہ! نہ رَو...!! میں اپنے بندوں پر تیرا حج فرض کروں گا جو تیری طرف ایسے آئیں گے، جیسے پرندے اپنے گھونسلے کی طرف آتے ہیں، وہ تیری طرف ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے، جس طرح اُونٹنی اپنے بچے کے شوق میں دوڑتی ہے۔ (اے کعبہ!) میں تجھ (یعنی تیرے شہر) میں نبیِّ آخِرُ الزَّماں (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو پیدا کروں گا، جو مجھے سب انبیا سے زیادہ پیارا ہے۔[1]

اللہُ اَکْبَر! کعبہ شریف کی کیسی نِرالی شان ہے کہ اللہ پاک نے لوگوں کے دِل اس کی طرف مائل کر دیئے ہیں، الحمد للہ! دُنیا کے کونے کونے سے لوگ پیسے خرچ کر کے، سَفَر کی مشکلات اُٹھا کر یہاں آتے اور طوافِ کعبہ کی سَعادت پاتے ہیں اور کتنے بیچارے وہ ہیں جو حاضِر نہیں ہو پاتے مگر کعبہ شریف کو ایک نظر دیکھنے کے لئے تڑپتے رہتے ہیں۔

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے | بُلاوا اب آئے گا کب یااِلٰہی!
مَیں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں | بنا کوئی ایسا سَبب یااِلٰہی![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): کعبہ شریف مقامِ اَمن ہے

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف کی دُوسری اَہَم خصوصیت یہ ہے کہ اللہ پاک نے کعبہ شریف اور اس کے اردگرد حرمِ پاک کو مقامِ اَمن ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

1 ...تفسیر بغوی، پارہ:19، سورۂ نمل، زیرِ آیت:18، جلد:3، صفحہ:390 ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:107۔

وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:97)

ترجمۂ کَنْزُ العرفان: اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! مَعْلُوم ہوا؛ جو کعبہ شریف (اور اس کے اردگرد کئی کلو میٹر پر پھیلے ہوئے حرمِ پاک) میں داخِل ہو گیا، وہ امن میں آ گیا۔

مکہ پاک میں آنے والے کو بخش دیا جاتا ہے

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: جو بندہ کعبہ شریف (یا حُدودِ حرم) میں داخِل ہو جائے، اُس کے اَمَن میں آنے کی مختلف صُورتیں ہیں: ایک صُورت تو یہ ہے کہ جو خوش نصیب نیکی کی نیت سے حج یا عمرہ وغیرہ کرنے کے لئے حرمِ پاک میں پہنچ جاتا ہے، وہ روزِ قیامت عذاب سے امن میں رہے گا۔[1] حدیثِ پاک میں ہے: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو حرمِ پاک میں آجاتا ہے، اسے نیکیاں ملتی ہیں، اس کی بُرائیاں دُور کر دی جاتی ہے اور اسے بخش دیا جاتا ہے۔[2]

میں مکّے میں پھر آ گیا یاالٰہی! کرم کا ترے شکریہ یاالٰہی!
نہ کر رَدّ کوئی التجا یاالٰہی! ہو مقبول ہر اِک دُعا یاالٰہی!

آگ نے بالکل اَثَر نہ کیا

قاضی عیاض مالکی رَحمۃُ اللہِ علیہ شِفَا شریف میں لکھتے ہیں: ایک مرتبہ سَعْدُون خَوْلانی کے پاس کچھ لوگ آئے اور بتایا کہ فُلاں قبیلے نے ایک شخص کو قتل کیا، پھر اس کی لاش کو آگ

1 ... تفسیرِ بغوی، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:97، جلد:1، صفحہ:386۔
2 ... معجمِ کبیر، جلد:5، صفحہ:332، حدیث:11328۔

لگادی مگر حیرت کی بات تھی کہ رات گئے تک اس کا جسم آگ میں رہا، اس کے باوُجُود اُس پر آگ نے کوئی اَثَر نہ کیا، یہاں تک کہ اس کا سفید رنگ آگ میں جلنے کے بعد بھی ویسے کا ویسا ہی رہا۔ سَعْدُون خَوْلانی نے یہ بات سُن کر کہا: اُس مرنے والے شخص نے 3 حج کئے ہوں گے؟ لوگوں نے بتایا: ہاں! اس نے 3 حج کئے تھے۔ اس پر سَعْدُون خَوْلانی نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو بندہ ایک حج کرے، اس نے اپنا فرض ادا کیا، جس نے دوسرا حج کیا، اس نے اللہ پاک کی بارگاہ میں قرض پیش کیا اور جس نے 3 حج کئے اللہ پاک اس کے جسم اور جسم پر اُگنے والے بالوں کو جہنّم پر حرام فرمادیتا ہے۔[1]

مکہ پاک میں مرنے کی فضیلت

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے کعبہ شریف کی برکت...!! جو خوش نصیب کعبہ شریف میں، حُدودِ حرم میں آجاتا ہے، حج کی سَعادت پاتا ہے، اللہ پاک اسے عذاب سے نجات عطا فرمادیتا ہے۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو حرمَین میں سے کسی ایک (یعنی مکہ مکرمہ یا مدینہ مُنَوَّرہ) میں وفات پائے، وہ میری شفاعت پالے گا اور روزِ قیامت اَمن والوں کے ساتھ اُٹھے گا۔[2]

میدانِ محشر میں لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْك کی دُھوم دھام

حضرت وَہْب بن مُنَبِّہ رَحمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تورات شریف (جو آسمانی کتاب ہے، حضرت موسیٰ علیہ السَّلام پر نازِل ہوئی، اس کتاب) میں لکھا ہے: اللہ پاک روزِ قیامت اپنے 7 لاکھ

1 ... الشفاء، الجزء الثانی، القسم الثانی، الباب الرابع، فصل فیما یلزم من دخل مسجد النبی... الخ، صفحہ: 80۔
2 ... معجم کبیر، جلد: 3، صفحہ: 568، حدیث: 5980۔

مُقَرَّب فرشتوں کو سونے کی زنجیریں (Golden Chains) عطا فرمائے گا اور حکم دے گا کہ ان زنجیروں کے ساتھ کعبہ شریف کو میدانِ محشر میں لے آؤ! فرشتے جائیں گے، ان سونے کی زنجیروں کے ساتھ کعبہ شریف کو باندھیں گے، پھر ایک فرشتہ پکار کر کہے گا: اے کعبہ! چل...!! کعبہ شریف کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سوال پورا نہ ہو جائے۔ فضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! سوال کر تیرا سوال پورا کیا جائے گا۔ اب کعبہ شریف اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کرے گا: اے اللہ پاک! میرے پڑوس میں دفن ہونے والے مومنوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ آواز آئے گی: میں نے تیری درخواست قبول فرمالی (یعنی تیرے پڑوس میں جو مومن دفن ہیں اُن سب کے حق میں تیری شفاعت قبول کر لی گئی۔) چنانچہ جن مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں دفن ہونے کی سعادت ملی ہو گی، اُن کو جمع کیا جائے گا، اُن کے چہرے سفید چمکدار ہوں گے، وہ سب اِحْرام کی حالت میں کعبہ کے گرد جمع ہو جائیں گے اور ان سب کی زبان پر ایک ہی کلمہ ہو گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضِر ہوں یا اللہ! میں حاضِر ہوں)۔

اب فرشتے کعبہ شریف کو کہیں گے: اے کعبہ! اب چل...!! اب تَو تیرا سوال پورا ہو چکا۔ کعبہ شریف کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میری درخواست قبول نہ ہو جائے۔ فضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکار کر کہے گا: اے کعبہ! مانگ تجھے دیا جائے گا۔ کعبہ شریف کہے گا: اے اللہ پاک! تیرے گناہ گار بندے جو دُور، دُور سے غُبار آلُود ہو کر میرے پاس آئے، انہوں نے اپنے اہل و عیال، عزیز رشتہ داروں کو چھوڑا اور تیرے حکم پر عَمل کرتے ہوئے، میری زیارت کے شوق میں آئے اور حج کیا، اے رَبِّ کریم! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ان حاجیوں کے حق میں بھی میری شفاعت قبول فرما، ان کو قیامت کی گھبراہٹ

سے امن عطا فرما اور انہیں میرے گرد جمع فرمادے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے کعبہ! میں نے ان کے حق میں بھی تیری شفاعت قبول کی۔ اب فرشتہ اعلان کرے گا: جس نے کعبہ کی زیارت کی تھی، وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔ یہ اعلان سُن کر اَہلِ محشر میں سے وہ تمام لوگ جو کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے ہوں گے، جنہوں نے حج کی یا عمرے کی سَعادت حاصِل کی ہو گی، وہ سب کے سب الگ ہو کر کعبہ شریف کے گرد جمع ہو جائیں گے، ان کے چہرے سفید ہوں گے اور جہنّم سے بے خوف ہو کر کعبہ شریف کا طَواف کر رہے ہوں گے، ان کی زبانوں پر بھی ایک ہی کلمہ ہو گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضِر ہوں اے اللہ! میں حاضِر ہوں)۔ پھر فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! اب تو تیرا سوال پورا ہو گیا اب تو چل...! اب کعبہ شریف بھی تَلْبِیَہ پڑھے گا، (یعنی کعبہ شریف بھی کہے گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضِر ہوں اے اللہ! میں حاضِر ہوں)، پھر کعبہ شریف کو اس شان سے میدانِ محشر میں لایا جائے گا کہ دُنیا میں کعبے کی زیارت کرنے والے اس کے گرد طواف کر رہے ہوں گے اور ان سب کی زبانوں پر یہ کلمات ہوں گے: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضِر ہوں، یا اللہ! میں حاضِر ہوں)۔[1]

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یارَبِّ مصطفٰے! | میٹھا مدینہ پھر دکھا یارَبِّ مصطفٰے!
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف | فرما یہ پورا مُدّعا یارَبِّ مصطفٰے![2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِلوں میں شفقت رکھ دی جاتی ہے!

پیارے اسلامی بھائیو! حرمِ پاک میں داخِل ہونے والا اَمن میں آجاتا ہے، اس کی

1 ...الروض الفائق، صفحہ:48۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:129 ملتقطاً۔

ایک صُورت عُلَمائے کرام نے یہ لکھی ہے جو خوش نصیب حرمِ پاک میں داخِل ہو جاتا ہے، اللہ پاک مخلوق کے دِل میں اس کے لئے شفقت رکھ دیتا ہے[1]، یہاں تک کہ اگر شِکار کرنے والا جانور کسی دوسرے جانور (مثلاً شِیر ہَرن پر حملہ کر رہا ہو) اور وہ جانور دوڑ کر حدودِ حرم میں پہنچ جائے تو شِکاری جانور اسے چھوڑ دیتا ہے، اُس پر حملہ نہیں کرتا، اسی طرح جو یہاں آ کر پناہ لیتا ہے، اللہ پاک اسے پناہ عطا فرما دیتا ہے۔[2]

ظالِم شوہَر کا ہاتھ شَل ہو گیا

حضرت حُوَیطِب رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: دورِ جاہلیت کی بات ہے، میں کعبہ شریف کے قریب بیٹھا تھا، اتنے میں ایک عورت وہاں آئی، اس کا شَوہَر اس پر ظلم کر رہا تھا، عورت نے اپنے شوہَر کے خِلاف کعبہ شریف کے وسیلے سے پناہ مانگی مگر شوہَر کو اب بھی حیا نہ آئی، اُس نے جیسے ہی عورت کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ شَل ہو گیا۔[3]

(3): کعبہ شریف کی ایک خصوصیت: طواف

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ دُنیا میں یہ واحِد وہ مقام ہے، جہاں کا طواف کیا جاتا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ﴿۲۹﴾ (پارہ:17، سورۂ حج:29)	ترجمہ کَنْزُالایمان: اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔

1 ... تفسیرِ کبیر، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:97، جلد:3، صفحہ:303۔
2 ... تفسیرِ بغوی، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:96، جلد:1، صفحہ:385۔
3 ... معجمِ کبیر، جلد:2، صفحہ:297، رقم:2999۔

طواف کی ابتدا کیسے ہوئی...؟

منقول ہے کہ ایک بار حضرت اِمام زَیْنُ العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ طواف فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ سے سُوال پوچھا مگر اِمام زَیْنُ الْعابدین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، حتّٰی کہ آپ نے طواف کے 7 پھیرے مکمل فرمائے، پھر آپ رَضِیَ اللہُ عنہ حطیم میں تشریف لائے اور میزابِ رَحمت کے نیچے کھڑے ہو کر 2 رکعت نماز ادا فرمائی، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: وہ سُوال کرنے والا کہاں ہے؟ اُس شخص کو حاضِر کیا گیا، اِمام زَیْنُ الْعابدین رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: کیا پوچھتے تھے؟ عرض کیا: عالی جاہ...!! کعبہ شریف کا طواف کب سے شُروع ہوا؟ طواف کیوں شروع ہوا؟ کیسے کیا جاتا تھا؟ اِمام زَیْنُ الْعابدین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اُس شخص سے پوچھا: کہاں کے رہنے والے ہو؟ کہا: مُلکِ شام سے ہوں۔ فرمایا: مُلکِ شام میں کس جگہ سے؟ عرض کیا: بیتُ الْمُقَدَّس کے قریب۔ اِمام زَیْنُ الْعابدین رَضِیَ اللہُ عنہ نے پھر پوچھا: کیا تم نے تورات و انجیل پڑھی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! پڑھی ہے۔ اب امام زَیْنُ الْعَابدین رَضِیَ اللہُ عنہ نے اس کے سُوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے شامی! میرا جواب یاد کر لو! تم مجھ سے رِوایَت نہیں کرو گے مگر صِرْف حق بات۔ کعبہ شریف کا طواف یُوں شُروع ہوا کہ جب اللہ پاک نے فرشتوں کو بتایا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ (یعنی حضرت آدم علیہ السَّلام) کو بنانے والا ہوں، اس وقت فرشتوں نے یُوں ظاہِر کیا کہ ہم خلافت کے زیادہ حق دار ہیں، اس پر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝۳۰ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:30)	ترجمہ کنزُ العِرفان: فرمایا: بیشک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

اللہ پاک کا یہ اِرْشاد سُن کر فرشتوں کو لگا کہ شاید ہماری اِس بات سے اللہ پاک ہم سے ناراض ہے، چنانچہ اب فرشتوں نے عرشِ الٰہی کی پناہ لی، اپنے چہرے اُوپر اُٹھائے، عاجزی کی، روئے اور 7 سال تک عرشِ الٰہی کا طواف کرتے رہے، آخر اللہ پاک نے ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائی اور عرش کے نیچے اِن کے لئے 4 ستونوں والا، زَبَرجَد کا ایک گھر بنایا اور فرشتوں سے فرمایا: اس گھر کا طواف کرو، چنانچہ فرشتے اس گھر کا طواف کرنے لگے، اسی کو بَیْتُ الْمَعْمُوْر کہا جاتا ہے۔ پھر اللہ پاک نے کچھ فرشتوں کو زمین پر بھیجا اور حکم دیا کہ زمین پر بھی بَیْتُ الْمَعْمُوْر جیسا اور اسی سائز کا ایک گھر بناؤ۔ پھر جب یہ گھر تعمیر ہو گیا تو اللہ پاک نے زمین کی مخلوق کو حکم فرمایا: جیسے آسمان والے بَیْتُ الْمَعْمُوْر کا طواف کرتے ہیں، تم اس گھر کا طواف کرو...!![1]

ایک رِوَایت کے مطابِق حضرت آدم علیہ السَّلام کی پیدائش سے 2 ہزار سال پہلے، بَیْتُ الْمَعْمُوْر کی بالکل سیدھ میں فرشتوں نے کعبہ شریف کی عِمارت بنائی، یہ پیمائش میں بَیْتُ الْمَعْمُوْر کے برابر تھا، اس وَقْت کعبہ شریف کا طواف تو صِرْف زمینی فرشتے کرتے تھے مگر اس کا حج زمین و آسمان کے سارے فرشتے کیا کرتے تھے۔[2]

طواف کے فضائل پر چند احادیث

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ جس نے رُکن کر طواف کے 7 پھیرے کئے اور پھر 2 رَکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور طواف کرتے ہوئے

1 ...اخبار مکہ للازرقی، ذکر بناء الملائکۃ الکعبۃ، جز:1، صفحہ:27-29۔
2 ...تفسیرِ خازن، پارہ:4، آلِ عمران، زیرِ آیت:96، جلد:1، صفحہ:271۔

آدمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے 10 گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور 10 دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں۔[1] مکی مدنی سرکار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بیتُ اللہ کے طواف کے 7 پھیرے کرے اور اُس میں کوئی لَغْو (یعنی بیہودہ) بات نہ کرے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔[2] حضرت عبد اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما سے رِوَایت ہے کہ مدینے کے سلطان، رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے 50 مرتبہ طواف کیا گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔[3] حدیثِ پاک میں ہے: جس نے برسات میں طواف کے 7 چکر لگائے اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[4]

جب ہم بارِش میں طواف کر چکے تو...

حضرت ابو عِقال رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بارِش کے دَوران حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ بیتُ اللہ شریف کا طواف کیا۔ جب ہم طواف مکمل کرنے کے بعد **مقامِ ابراہیم** پر حاضِر ہوئے اور 2 رَکعتیں ادا کیں تو حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ **نئے سرے سے عمل شُروع کرو کیونکہ تمہاری مغفِرت ہو چکی ہے** پھر فرمایا کہ جب ہم نے حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بارِش کے دَوران طواف کیا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے اِسی طرح فرمایا تھا۔[5]

1 ...مسندِ امام احمد، جلد:3، صفحہ:7، حدیث:4555۔
2 ...معجمِ کبیر، جلد:9، صفحہ:82، حدیث:17233۔
3 ...ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الطواف، صفحہ:234، حدیث:866۔
4 ...قُوتُ الْقلوب، جلد:2، صفحہ:198۔
5 ...ابنِ ماجہ، کتاب المناسک، باب الطواف فی مطر، صفحہ:508، حدیث:3118۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہیں کعبہ شریف کی بلند شانیں...!! ❁ کعبہ شریف بابرکت مقام ہے ❁ اس کی برکت سے شِفا ملتی ہے ❁ کعبہ شریف کی طرف دِل مائل رہتے ہیں ❁ کعبہ شریف کی برکت سے امن و امان نصیب ہوتا ہے ❁ کعبہ شریف کی برکت سے روزِ قیامت اَمن والوں کے ساتھ اُٹھنا نصیب ہو گا ❁ جو کعبہ شریف سے پناہ حاصِل کرتا ہے اسے پناہ دی جاتی ہے ❁ کعبہ شریف کا طواف کرنا مُنْفَرِد نیکی ہے ❁ طواف کرنے والے کو ہر قدم پر 10 نیکیاں ملتی ہیں، 10 گُناہ مٹائے جاتے ہیں اور 10 درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ کاش! ہمیں بھی کعبہ شریف کی زیارت کرنا، غِلافِ کعبہ سے لپٹنا، حطیم پاک میں نماز پڑھنا، حجرِ اَسْود کو چومنا اور کاش! جُھوم جُھوم کر کعبہ شریف کا طواف کرنا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

حج کے شوقین کا کام بن گیا

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! کعبہ شریف کی حاضِری یعنی حج و عمرہ کے لئے مال و دولت کی نہیں بلکہ دِل کی تڑپ اور ذوق و شوق کی ضرورت ہے۔ جس کے دِل میں تڑپ ہو، اس کے لئے کہیں نہ کہیں سے اَسباب بن ہی جاتے ہیں۔ امام ابن جوزی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک عاشقِ رسول تھا، اسے حج پہ جانے کا بڑا شوق تھا، 3 سال تک مسلسل وہ حج کے لئے دعائیں کرتا رہا، گڑگڑا کر رَبّ کی بارگاہ میں عرض کرتا رہا:

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے | بُلاوا اب آئے گا کب یااِلٰہی!
مَیں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں | بنا کوئی ایسا سَبب یا اِلٰہی! [1]

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:107۔

مسلسل 3 سال دعائیں کرتا رہا لیکن اس کے دل کی حسرت پوری نہ ہوئی، چوتھے سال حج کا موسم تھا، دل میں حرمین شریفین پہنچنے اور کعبہ شریف کی زیارت کا شوق پروان چڑھا، اس نے تڑپ تڑپ کر اللہ کریم کی بارگاہ میں دعائیں کیں، اب کی بار اس پر کرم ہو ہی گیا، چنانچہ ایک رات جب یہ سویا تو سوئی ہوئی قسمت جاگ اٹھی، آنکھ لگی تو دل کی آنکھیں کھل گئیں، بگڑی بنانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک عاشقِ رسول کے دل کی حسرت کو پورا فرمانے کے لئے خواب میں تشریف لائے۔

اُمّت کے حال سے وہ آگاہ ہر گھڑی ہیں | خوابوں میں آرہے ہیں، بگڑی بنا رہے ہیں

رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اُس عاشق کو فرمایا: تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مُقدّس سے حج کی اجازت کی خوشخبری سنتے ہی اُس عاشقِ رسول کی آنکھ کھل گئی۔ بارگاہِ نبوت سے حج کی اجازت مل چکی تھی، اس کا دِل خوشی سے جھوم رہا تھا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی پیاری پیاری آواز اس کے کانوں میں رَس گھول رہی تھی، وہ بہت خوش تھا لیکن اچانک یاد آیا کہ حج کی اجازت تو مل گئی مگر میرے پاس تو اتنے اسباب ہی نہیں ہیں کہ حج پر جاسکوں، یہ خیال آنے کی دیر تھی، ساری خوشی غم میں تبدیل ہو گئی۔ دوسری رات ہوئی، پھر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے، پھر ارشاد فرمایا: تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔ وہ عاشقِ رسول اپنی بے سروسامانی کا ذکر نہ کر سکا، تیسری رات پھر کرم ہوا، پھر اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: تم اس سال حج کے لئے چلے جانا۔ اس بار بھی یہ اپنی پریشانی بیان نہ

کر پایا، آخر چوتھی رات پھر کرم ہوا، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے تو اس نے عرض کر ہی دیا کہ یَارسولَ اللہ! یَاحَبِیْبَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس تو زادِ راہ بھی نہیں ہے، میں کیسے حج کے لئے جاسکتا ہوں؟

پاس مال و زَر نہیں اُڑنے کو بھی پَر نہیں | کر دو کوئی انتظام تم پہ کروڑوں سلام

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ تمہارے پاس زادِ راہ ہے، تم اپنے مکان کی فلاں جگہ کھود دو، وہاں تمہارے دادا کی زِرَہ موجود ہو گی، اتنا فرما کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے۔ صبح کو عاشقِ رسول کی آنکھ کھلی، بہت خوش تھا، نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بتائی ہوئی جگہ سے کھودنا شروع کیا، واقعی وہاں ایک قیمتی زِرَہ موجود تھی، اس نے وہ زرہ فروخت کی اور حج کے لئے روانہ ہو گیا۔[1]

جسے چاہا دَر پہ بُلا لیا | جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے | یہ بڑے نصیب کی بات ہے

شوقِ حج کیسے بڑھائیں؟

اے عاشقانِ رسول! پتا چلا! حج کے لئے مال و اَسباب کی نہیں، شوق اور تڑپ کی ضروت ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دِل میں شوقِ حج بڑھائیں ❁ حج کے فضائل پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دل میں شوقِ حج پیدا ہو گا ❁ کاش! ہم اپنا یہ معمول بنائیں کہ رات کو کسی وَقْت تنہائی میں بیٹھ جائیں کبھی کعبہ شریف کا تَصَوُّر باندھیں ❁ کبھی منیٰ شریف کا تَصَوُّر

1 ... عیون الحکایات، جلد:2، صفحہ:223۔

باندھیں ❁ تَصَوُّر ہی تَصَوُّر میں کبھی میدانِ عرفات میں پہنچیں ❁ کبھی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْك کی صدائیں لگائیں ❁ صَفا مَرْوَہ کی سعی کریں۔ پھر اپنی محرومی کو تَصَوُّر میں لا کر اللہ کریم کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دُعائیں کریں: یا اللہ! مجھے حج کی سعادت عطا فرما، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِیْم! حج کا شوق پیدا ہو گا، آنکھوں سے آنسو نکلیں گے، تو اللہ پاک کی رَحمت سے بڑی اُمّید ہے کہ کرم ہو گا، دِل میں شوقِ حج بھی بڑھے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو حج کا بُلاوا بھی نصیب ہو ہی جائے گا ❁ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت خوبصورت 3 کتابیں ہیں: عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن اور رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن یہ کتابیں پڑھیں، دل میں شوقِ حج بڑھانے کا انتہائی زبردست نسخہ ہیں۔ اپنے والدین اور مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے اور اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے کے لئے حج و عمرہ پر جانے والوں کو تحفۃً پیش کریں، حج اور عمرہ کرنے والے ان کتابوں کو پڑھیں گے، اچھے انداز میں حج و عمرہ ادا کر پائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِیْم! ہمیں بھی اس کی برکتیں ملیں گی، کیا خبر کہ اس نیک عمل کے صدقے ہمیں بھی مدینہ مُنَوَّرہ اور مکہ مکرمہ کا بلاوا مل جائے۔

جان و دِل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: فجر کے لئے جگانا

پیارے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کا عشق پانے، نیک نمازی بننے اور نیکیوں والی زِندگی

گزارنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زِندگی میں نیکیوں کی بہار آئے گی، اللہ پاک کی رضاوالے کام کرنے کے مواقع نصیب ہوں گے۔

حج کی سَعادت نصیب ہو گئی

پنجاب کے علاقے اِلٰہ آباد (ضلع قصور) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: الحمد للہ! میں دَعْوَتِ اِسْلَامی کے دینی ماحول سے وَابَسْتہ تو تھا لیکن دینی کاموں کے سلسلے میں سُستی کا شِکار تھا، ایک روز ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے مجھے سمجھاتے ہوئے دینی کام کرنے اور بطورِ خاص **فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے والے** دینی کام کی خوب پابندی کرنے کی ترغیب دلائی، الحمد للہ! میرا ذِہن بن گیا اور میں نے اگلے ہی دن اس پر عَمل شروع کر دیا۔ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا تو کیا شروع کیا، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا، قسمت کا سِتارا یوں چمکا کہ اسی سال مجھے حاضریِ مدینہ کی سَعادت نصیب ہو گئی، اس پر مزید کرم یہ بھی ہوا کہ میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سَعادَت نصیب ہو گئی۔

عطائے حبیبِ خُدا مدنی ماحول | ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ! | تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج وعمرہ موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جدید

ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جا چکی ہیں،اِن میں سے ایک ایپلی کیشن ہے:**hajj &umrah**(حج وعمرہ)۔

اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ حج وعمرہ کا مختصر طریقہ اور حج وعمرہ کے ضروری مسائل وغیرہ جان سکتے ہیں،اس کے عِلاوہ اس موبائل ایپلی کیشن میں حج وعمرہ کی دُعائیں،حرمین شریفین کے اَہَم زیارت کے مقامات کی معلومات وغیرہ بھی شامِل ہیں،اس موبائل ایپلی کیشن کا ایک بہت اَہَم فیچر یہ ہے کہ اس میں تھری ڈِی ویڈیوز(**3D Videos**)کے ذریعے حج وعمرہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔جن کے پاس اسمارٹ فون(**Smart Phone**)کی سہولت ہے،وہ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کرلیجئے،اس سے فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو!بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ایک روز تاجدارِ رِسالت،شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا:میرے نائِب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔عَرْض کیا گیا:حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟فرمایا:میری سُنّت سے مَحبَّت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...جامع بیانِ علم،باب علم کے فضائل،جلد:1،صفحہ:201،حدیث:220۔

صُلح کروانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص لوگوں کے درمیان صُلح کروائے گا اللہ پاک اس کا معاملہ دُرُست فرمادے گا، اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مَغْفِرَت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! مسلمان بھائیوں کی آپس میں صلح کروانا سُنتِ مصطفےٰ ہے، اگر کبھی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے درمیان کوئی غلط فہمی ہو جاتی یا کبھی 2 صحابہ کے درمیان شکر رنجی ہوتی تو ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حکمتِ عملی کے ساتھ اِن دونوں میں صلح کروا دیا کرتے تھے، چنانچہ ایک بار غیر مسلموں کی سازش سے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے 2 بڑے قبیلوں اَوْس اور خزرج کے درمیان تناؤ پیدا ہو گیا، جب سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور اِن کی آپس میں صلح کروائی، اسی طرح پیارے آقا، سردارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صلح کروانے کے کئی واقعات ہیں، جن کا تفصیلی ذِکْر سیرت کی کتابوں مثلاً ❁ سیرتِ مصطفےٰ اور ❁ سیرتِ رسولِ عربی وغیرہ سے پڑھا جا سکتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! صلح کروانے کے تعلق سے یہ یاد رہے کہ مسلمانوں کے درمیان وہی صلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو، مَدَنی مصطفےٰ، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا جائز ہے مگر وہ صلح (جائز نہیں) جو حَرَام کو

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی اصلاح بین الناس، صفحہ: 893، حدیث: 9۔

حلال کردے یا حلال کو حرام کردے۔[1]

صلح کروانے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **صلح کروانے کے فضائل** پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختلف سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید یئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مَدَنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنّتیں سیکھیں گے اِس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بَسَر
جو بھی شیدائی ہے مَدَنی قافِلوں کا یاخدا!
دوجہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یا خدا![2]

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ابو داؤد، کتاب الاقضیۃ، باب فی الصلح، صفحہ:570، حدیث:3594۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:635 ملتقطاً۔

اِسراف کے دینی ودُنیوی نقصانات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...رمضان اور اِسراف
- ...کیا مجھ پر بھی کوئی نعمت ہے...؟
- ...ایک ولیُّ اللہ کی جب دعوت کی گئی
- ...امیر اہلسنت کا محتاط انداز

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں آئیں، یاد کر کے اعتکاف کی نیت بھی کر لی جائے اس کے دو فائدے ہوں گے: اوّل یہ کہ جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، دوسرا یہ کہ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو ضمناً یہ چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنُور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا جو اُمَّتی آپ پر ایک بار درود پڑھے گا، **میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹادوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔**[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو بے سہاروں کا سہارا ہیں، جو ہر بے خبر کی

1 ... مسندِ امام اَحمد، جلد:6، صفحہ:625، حدیث:16795۔

2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:209۔

خبر رکھنے والے ہیں، ان پر درود اور سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁ پُورا بیان سُنوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت حاصِل کروں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مغفرت کا ایک سبب

ایک مرتبہ صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ (روزے سے تھے،) آپ نے زمین پر روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھا تو غُلام سے فرمایا: اِسے اٹھاؤ اور صاف کر دو! (غُلام نے روٹی کا ٹکڑا اُٹھایا، صاف کیا اور کھالیا۔) شام کو جب اِفطار کا وقت ہوا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے غُلام سے فرمایا: لاؤ! وہ روٹی کا ٹکڑا دے دو! غُلام نے عرض کیا: عالی جاہ! وہ تو میں نے کھالیا۔ بس اتنا سننے کی دَیر تھی کہ فرمایا: جا! اب سے تُو آزاد ہے۔

(پھر آپ نے اس نوازش کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا:) میں نے تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ جو روٹی کا پڑا ہوا ٹکڑا اُٹھا کر کھالیتا ہے وہ ٹکڑا

1 ... بخاری، کِتَاب: بَدْءُ الْوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

اُس کے پیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی اللہ پاک اُس کی مَغْفِرَت فرما دیتا ہے۔ اب جو مَغْفِرَت کا حقدار ہو گیا میں اُس کو غُلام کس طرح بنائے رکھوں؟[1]

اللہ کی رحمت سے سُنّت میں شرافت ہے | سرکار کی سُنّت میں ہم سب کی حفاظت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِسراف گُناہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اِسراف (یعنی چیزیں ضائع کرنا، بے جا خرچ کرنا) گُناہ و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْاۚ-اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۠ ﴿۳۱﴾ (پارہ:8، سورۂ اعراف:31)

ترجمۂ کَنْزُالایمان: کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔

اسی طرح پارہ:8، سُورۂ انعام، آیت:141 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا تُسْرِفُوْاؕ-اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ (پارہ:8، سورۂ انعام:141)

ترجمۂ کَنْزُالایمان: اور بے جا نہ خرچو بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔

اسی طرح پارہ:15، سورۂ بنی اِسرَائیل، آیت:26 اور 27 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِؕ-وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ (پارہ:15، سورۂ بنی اِسرائیل:26-27)

ترجمۂ کَنْزُالایمان: اور فضول نہ اڑا بیشک اڑانے والے (فضول خرچی کرنے والے) شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

اللہُ اکبر! پیارے اسلامی بھائیو! کیسی چوٹ کرنے والی بات ہے، جو لوگ اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمتوں کو ضائع کرتے ہیں، کھانے، پینے، پہننے وغیرہ کی چیزوں کو، مال و دولت کو

1 ...تَنْبِیْہُ الْغَافِلِین، باب الرعایۃ علی ملک الیمین، صفحہ:200۔

فضول اڑاتے ہیں، اللہ پاک نے فرمایا: وہ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان کون ہے؟ سب سے بڑا کافِر، سب سے بڑا ناشکرا، سب سے ذلیل ترین کہ اس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی اور ہمیشہ کے لئے مردُود ہو گیا۔

اس سے اندازہ لگائیے کہ فضول خرچی کرنے والا کتنا بُرا بندہ ہے کہ اللہ پاک نے اسے شیطان کا بھائی فرمایا ہے۔

اِسراف کسے کہتے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! اِسراف کا معنی ہے: غیرِ حق میں خرچ کرنا۔ یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمت کو جہاں خرچ کرنا چاہئے، اس کے عِلاوہ کسی اور جگہ خرچ کر دینا، جیسے؛ ❁ کھانے پینے کی چیزیں ضائع کر دینا ❁ کمرے میں لائٹ چل رہی ہے جبکہ وہاں لائٹ استعمال کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے ❁ ٹونٹی سے پانی بہہ رہا ہے مگر اس کی حاجت نہیں ہے ❁ پنکھا چل رہا ہے جبکہ ہوا لینے والا کوئی بھی نہیں ہے ❁ ایسے ہی وہ اَشیا جو قابلِ استعمال ہیں، ایسی چیزوں کو بِلا وجہ پھینک دینا، استعمال نہ کرنا وغیرہ یہ سب اِسراف کی صُورتیں ہیں۔ اسراف سے بچنے کے متعلق مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **بجلی استعمال کرنے کے مدنی پھول** مطالعہ فرمائیں اسراف سے بچنے کا ذہن بنے گا۔

اسراف کی مختلف وضاحتیں

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِسراف کی بَہُت تفسیریں ہیں مثلاً؛ (1): حَلال چیزوں کو حَرام جاننا، یہ بھی اِسراف ہے

(2):حَرام چیزوں کو استِعمال کرنا، یہ بھی اسراف ہے(3):ضَرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا، یہ بھی اسراف ہے(4):جو دل چاہے وہ کھا پی لینا، پہن لینا(5):دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا جس سے مِعدہ خراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے، یہ بھی اسراف ہے(6):مُضِر اور نقصان دِہ چیزیں کھانا پینا، یہ بھی اسراف ہے(7):ہر وقت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رہنا کہ اب کیا کھاؤں گا آئندہ کیا پیوں گا وغیرہ ایسے ہی(8):غَفْلَت کے لئے کھانا (9):گناہ کرنے کے لئے کھانا(10):اچّھے کھانے پینے، اعلیٰ پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی مَعْمُولی چیز کھا پی نہ سکے، یہ بھی اِسْراف ہے، اسی طرح(11):اعلیٰ غذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا بھی اِسْراف ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اللہ پاک ہر اِسراف کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔ ایسے لوگ اللہ پاک کی بارگاہ میں نامَقْبول ہیں۔[1]

روٹی میں اسراف کی صورتیں

امام یُوسُف بن عبد اللہ حنفی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: روٹی کے درمیان، درمیان سے کھالینا اور کنارے چھوڑ دینا، روٹی کے پھولے ہوئے حصے کو کھالینا باقی کو چھوڑ دینا اور ہاتھ سے گرا ہوا لقمہ اٹھا کر نہ کھانا یہ سب اِسْرَاف میں داخِل ہے۔[2]

ہاں اگر کَنارے کچّے رہ گئے ہیں، اِس کے کھانے سے نقصان ہو گا تو توڑ سکتا ہے، اِسی طرح یہ معلوم ہے کہ روٹی کے کنارے دوسرے لوگ کھالیں گے ضائع نہ ہوں گے تو توڑنے میں حَرَج نہیں۔[3]

1 ... تفسیر نعیمی، پ8، سورۂ اعراف، زیرِ آیت:31، جلد:8، صفحہ:435ملتقطاً۔
2 ... تبیین المحارم، الباب الثامن والخمسون: فی الاسراف، ص338۔
3 ... بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:377، حصہ:16بتغیر قلیل۔

اِسراف کا حکم

خیال رہے! ہر اِسراف حرام نہیں ہوتا، بعض اِسراف مکروہ بھی ہوتے ہیں، بعض اِسراف صرف ناپسندیدہ ہوتے ہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (وہ) اِسراف کہ (جو) ناجائز و گناہ ہے (وہ) صِرف (ان) 2 صورَتوں میں ہوتا ہے، ایک یہ کہ کسی گناہ میں صَرف (یعنی خَرچ) واستِعمال کریں، دوسرے بیکار مَحض مال ضائع کریں۔[1]

آج کل ہمارے ہاں زیادہ تَر یہی حرام والا اِسراف پایا جاتا ہے، بہت سارے لوگ گُناہوں بھرے کاموں میں اپنا مال خرچ کر ڈالتے ہیں، یہ بھی اِسراف کی حرام والی صُورت ہے، اسی طرح مال کو محض بیکار ضائع کر دیتے ہیں، جیسے بچی ہوئی روٹی کچرا کونڈی میں ڈال دیتے ہیں، گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دیتے ہیں، بجلی، پنکھے، اے، سی وغیرہ بِلا ضرورت چل رہے ہوتے ہیں، پروا نہیں کرتے، اس سے کیا ہوتا ہے؟ مال ضائع ہوتا ہے، ظاہِر ہے اے، سی بلاضرورت چل رہا ہے، اس کی ٹھنڈک سے کوئی فائدہ اُٹھا ہی نہیں رہا تو بِل تو آئے گا، مال تو لگے گا اور وہ مال کہاں گیا؟ ضائع ہو گیا۔ لہٰذا یہ بھی اِسراف کی حرام والی صُورت ہے۔

روزِ قیامت ہر نعمت سے متعلق سوال ہو گا

آہ! کاش! ہمیں اللہ پاک کی نعمتوں کی قدر مل جائے، دُنیا میں ہمیں اللہ پاک نے کروڑہا کروڑ نعمتوں سے نوازا ہے تو اسی لئے کہ ہم ان سے فائدہ اُٹھائیں، ان کی قدر پہچانیں اور اللہ پاک کا شکر بجالائیں۔ روزِ قیامت ان نعمتوں سے متعلق ہم سے پوچھا جائے گا۔ اللہ

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:1، صفحہ:940 بتغیر قلیل۔

درخواست کی تو آخر آپ نے دعوت قبول کرلی اور فرمایا: اگر تمہیں میری 3 شرطیں قبول ہوں تو آؤں گا۔ **پہلی:** میں جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا، **دوسری:** جو چاہوں گا کھاؤں گا، **تیسری:** جو میں کہوں گا وہ تمہیں کرنا ہوگا۔ اس مالدار نے یہ تینوں شرائط منظور کر لیں۔ دعوت والے دِن اس نے پُرْ تَکَلُّف کھانے کا اہتمام کیا۔ اللہ کے ولی کی زیارت کے لئے بہت سے لوگ بھی جمع ہو گئے۔ وقتِ مقررہ پر حضرت حاتم اصم رَحمۃُ اللہِ علیہ بھی تشریف لے آئے اور آتے ہی جوتے اتارنے کی جگہ پر بیٹھ گئے۔ میزبان چونکہ یہ شرط مان چکا تھا کہ **حضرت جہاں چاہیں گے بیٹھیں گے** لہٰذا بے بس ہو کر رہ گیا۔ کچھ دیر بعد کھانا شروع کرنے کا اعلان کیا گیا تو لوگوں نے طرح طرح کے لذیذ کھانوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا لیکن اللہ پاک کے ولی نے اپنی جھولی میں ہاتھ ڈال کر سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا نکالا اور تناول فرمانے لگے۔ میزبان اس مقام پر بھی کچھ نہ کر سکا۔

جب کھانے کا سلسلہ اختتام کو پہنچا تو آپ نے میزبان سے فرمایا: **دہکتی ہوئی انگیٹھی (یعنی چولہا) لاؤ اور اس پر ایک توا رکھو۔** آپ کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ جب وہ توا آگ کی تپش سے سرخ ہو گیا تو آپ اس پر ننگے پاؤں کھڑے ہو گئے اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے فرمایا: **میں نے آج ایک سوکھی روٹی کھائی ہے** اور توے سے نیچے تشریف لے آئے۔ پھر حاضرین سے فرمایا: **(تیسری شرط کے مطابق) اب آپ حضرات باری باری اس توے پر کھڑے ہو کر اپنے کھانے کا حساب دیجئے۔** یہ سن کر لوگوں کی چیخیں نکل گئیں اور سب بیک زبان بول اٹھے: **حضور! آپ تو اللہ کے ولی ہیں اور اس گرم توے پر کھڑا ہونا آپ کی کرامت ہے، ہم گناہ گاروں میں اتنی طاقت کہاں کہ اس پر کھڑے ہو سکیں؟**

آپ رَحمۃُ اللہِ علیہ نے دعوتِ محاسبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! ❁ وہ وقت یاد کرو

پاک فرماتا ہے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ(۸) (پارہ:30، سورۂ تکاثُر:8)

ترجمۂ کَنْزُ العرفان: پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

مفسرینِ کریم فرماتے ہیں: روزِ قیامت ہر نعمت کے متعلق سُوال ہو گا، وہ نعمت چاہے جسمانی ہو یا رُوحانی، ضرورت کی ہو یا عیش وراحت کی، یہاں تک کہ ٹھنڈے پانی، درخت کے سائے اور راحت کی نیند کے متعلق بھی سُوال ہو گا۔[1]

کیا مجھ پر بھی کوئی نعمت ہے...؟

صحابیِ رسول حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ(۸) (پارہ:30، سورۂ تکاثُر:8)

ترجمۂ کَنْزُ العرفان: پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

یہ سُن کر ایک محتاج شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا مجھ پر بھی کوئی نعمت ہے (جس کے متعلق مجھ سے پوچھا جائے گا)؟ فرمایا: ہاں! سایہ، جوتے اور ٹھنڈا پانی (تمہیں بھی میسر ہے، روزِ قیامت ان سے متعلق بھی پوچھا جائے گا)۔[2]

ایک ولیُّ اللہ کی جب دعوت کی گئی

حضرت حاتم اَصَم رَحمۃُ اللہِ علیہ اللہ پاک کے بہت بڑے ولی ہیں، ایک مرتبہ کسی مالدار شخص نے آپ کو کھانے کی دعوت پیش کی مگر آپ نے انکار فرما دیا، اس نے بار بار

1 ... تفسیر نورُ العرفان، پارہ:30، سورۂ تکاثُر، زیرِ آیت:8، صفحہ:721 بتغیر قلیل۔
2 ... تفسیر دُرِّ منثور، پارہ:30، سورۂ تکاثُر، زیرِ آیت:8، جلد:8، صفحہ:619۔

جب سورج جو آج کروڑوں میل دور ہے، صرف سوا میل دور ہو گا ❁ آج اس کی پشت ہماری جانب ہے، اس دن اس کا اگلا حصہ ہماری طرف ہو گا ❁ زمین تانبے کی ہو گی ❁ اس دہکتی ہوئی زمین کا تصور کرو اور اس گرم توے کو دیکھو کہ یہ تو دنیا کی آگ سے گرم ہوا ہے، اس کی تپش تو انگارے کی مانند دہکتی ہوئی تانبے کی زمین کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۠ ﴿۸﴾ (پارہ:30، سورۂ تکاثر:8)

ترجمۂ کنزُالعرفان: پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

یہ سن کر لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔[1]

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی! | بری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی!
خطاؤں کو میری مٹا یاالٰہی! | مجھے نیک خصلت بنا یاالٰہی!
مُطیع اپنا مجھ کو بنا یاالٰہی! | سَدا سُنّتوں پر چلا یاالٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! بات واقعی سوچنے کی ہے، روزِ قیامت ہر ہر نعمت سے متعلق سُوال ہو گا، آہ! آج شاید ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہو جو گرم تَوے پر کھڑا ہو کر ایک دِن نہیں بلکہ صِرْف ایک گھنٹے بلکہ صرف ایک وقت کے کھانے ہی کا حساب دے سکے تو ذرا غور فرمایئے! آج دُنیا میں اگر اِسراف کیا، اللہ پاک کی دی ہوئی نعمتوں کو ضائع کرتے رہے ❁ وُضو کرنے بیٹھے اور ٹونٹی بے تحاشہ کھول کر پانی ضائع کر ڈالا ❁ مسلمان بھائی کے جھوٹے پانی کو بلا وجہ پھینک دیا ❁ روٹی کے ذرّے گرتے ہیں، گرنے دیئے ❁ ضرورت

1 ...تذکرۃ الاولیاء، ذکر حاتم اصم، جز:1، صفحہ:222 بتصرف قلیل۔

سے زیادہ کھانا بنا کر بعد میں کچرا کونڈی کی نذر کر دیا ۞ بجلی، پنکھے وغیرہ فضول چلتے رہے، ان کی فِکْر نہ کی ۞ اپنا قیمتی مال گُناہوں اور فضولیات میں بے دھڑک اُڑاتے رہے، آہ! اِسراف کی اس بُری عادَت پر روزِ قیامت پکڑ ہو گئی، ہم سے ان نعمتوں سے متعلق سُوال کر لیا گیا تو کیا کریں گے؟ کہاں جائیں گے؟

آہ! وہ 50 ہزار سال کا دِن، تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، آگ برساتا ہوا سورج، ہائے! ہائے! اتنی سخت گرمی میں پاؤں جل رہے ہوں گے، جگر مُنہ کو آرہا ہو گا، دِماغ کھول رہا ہو گا، لوگ اپنے ہی پسینے میں ڈبکیاں لے رہے ہوں گے، ایسی ہولناک حالت میں اگر ہمیں کھڑا کر لیا گیا اور اِسراف کا حساب لے لیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ آہ! کیسے ایک ایک نعمت کا حساب دے پائیں گے۔ کاش! ہم آج ڈر جائیں، کاش! ہم آج ہی توبہ کر کے اِسراف اور دیگر سارے گُناہوں کو چھوڑ کر نیک رستے کے مُسافِر بن جائیں۔

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یارَبّ! | نیک کب اے مرے اللہ بنوں گا یارَبّ!
ہائے! معمولی سی گرمی بھی سہی جاتی نہیں | گرمیٔ حَشر میں پھر کیسے سہوں گا یارَبّ!
آج بنتا ہوں معزز جو کھلے حشر میں عیب | آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارَبّ!

اِسراف تنگدستی کا سبب ہے

اے عاشقانِ رسول! اِسراف یعنی چیزیں ضائع کرنے اور مال بے جا خرچ کرنے کے اُخْروی نقصان بھی سخت ہولناک ہیں، اس کے ساتھ ساتھ دُنیا میں بھی اِسراف کا نقصان ہے یعنی دُنیوی اور اُخْروی کسی لحاظ سے اِسراف کا ایک فیصد بھی کوئی فائدہ ہے ہی نہیں، بس نقصان ہی نقصان ہے۔

دُنیوی لحاظ سے اِسراف کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ اِسراف کے سبب نعمت جاتی اور

تنگدستی آتی ہے، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: رسولوں کے سالار، نبیوں کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنِ اقْتَصَدَ اَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ بَذَّرَ اَفْقَرَهُ اللّٰهُ یعنی جو شخص (اَخراجات میں) میانہ روی قائم رکھتا ہے، اللہ پاک اسے مالدار بنا دیتا ہے اور جو فضول (یا بے جا) خرچ کرتا ہے اللہ پاک اسے فقیر کر دیتا ہے۔[1]

روٹی کے ایک ٹکڑے کا احترام

مسلمانوں کی امی جان، اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ سلطانِ دوجہاں، شَہنشاہِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مکانِ عالی شان میں تشریف لائے تو (زمین پر) روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، چُنانچِہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اٹھایا، صاف کیا اور تناول فرما کر اِرشاد فرمایا: اے عائشہ! اچھی چیز کا اِحترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔[2]

بے برکتی اور تنگدستی

شَیْخِ طَرِیقَت، امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ فرماتے ہیں: آج کل ہر ایک بے بَرَکتی اور تنگدستی کا رونا رو رہا ہے۔ کیا بعید کہ روٹی کا اِحترام نہ کرنے کی یہ سزا ہو۔ آج شاید ہی کوئی مسلمان ایسا ہو، جو روٹی ضائع نہ کرتا ہو۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِل سوز نظّارے ہیں، شادی کی تقریبات ہوں یا بُزرگانِ دین رَحمۃُ اللہِ علیہم کی نیاز کے تبرُّکات۔ افسوس صد کروڑ افسوس! دستر خوانوں اور دریوں پر بے دردی کے ساتھ کھانا گرایا جاتا

1 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، الاقتصاد والرفق فی المعیشۃ، جز:3، جلد:2، صفحہ:24، حدیث:5434۔
2 ...ابنِ ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب النھی عن القاء الطعام، صفحہ:545، حدیث:3353۔

ہے ❁ کھانے کے دوران ہڈّیوں کے ساتھ بوٹی اور مَصالحہ برابر صاف نہیں کیا جاتا ❁ گرم مصالحے کے ساتھ بھی کھانے کے کثیر اَجزا ضائع کر دیئے جاتے ہیں ❁ تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا اور پیالوں، پتیلوں میں بچا ہوا شوربا دوبارہ استِعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں، اِس طرح کا بہت سارا بچا ہوا کھانا عُموماً کچرا کُونڈی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔[1]

اسی طرح دعوتوں اور شادی بیاہ کی تقریبات وغیرہ میں دیکھ لیں؛ ❁ اکثر لوگ ٹیبل پر سجی ایک سے زائد اشیا اپنی پلیٹ میں ڈال لیتے ہیں لیکن وہ ساری اشیا کھا نہیں سکتے۔ بہت سی اشیا پلیٹ میں رہ جاتی ہیں ❁ بلکہ اب تو پلیٹ صاف کر کے کھانا تہذیب کے خلاف سمجھا جاتا ہے اس وجہ سے کچھ افراد جان بوجھ کر اپنی پلیٹوں میں کھانے پینے کی اشیا بچا کر اٹھ جاتے ہیں اور صفائی کرنے والے پلیٹ میں بچی ہوئی کھانے پینے کی چیزیں پھینک کر ضائع کر دیتے ہیں۔ اب تو رمضان المبارک میں بھی اسراف سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ رمضان المبارک میں بڑی بڑی افطار پارٹیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے مختلف قسم کے کھانے بنائے جاتے ہیں جو کھا سکے کھایا اور باقی کوڑے دان کی نظر ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں نعمتوں کی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دُنیا بھر میں اِسراف کا ایک سرسری جائزہ

افسوس! کہ یہ حال صِرف ایک گھر، گاؤں، شہر یا ملک کا نہیں بلکہ اِسراف اب عالمی مرض کی صُورت اختیار کر چکا ہے ❁ اخباری سروے کے مُطابِق صِرف کراچی میں شادی ہالز (Marriage Halls) سے لاکھوں روپے کا کھانا پھینکا جاتا ہے ❁ ایک رپورٹ کے مُطابِق

1 ...فیضانِ سنت، صفحہ:254۔

دنیا میں ہر سال تیار کی جانے والی ایک تہائی خوراک ضائع ہو جاتی ہے ❁ **یورپ اور شمالی امریکہ میں اوسطاً ایک شخص سالانہ ایک سو کلوگرام قابلِ اِستِعمال خوراک ضائع کر دیتا ہے۔**

شاید اسی بے تحاشہ اِسراف کی نحوست ہے کہ دُنیا بھر میں خوراک کی کمی، تنگدستی، بھوک اور غربت بڑھتی ہی چلی جارہی ہے۔ مختلف رپورٹس کے مطابق ❁ برطانیہ میں 40 لاکھ کے قریب افراد آج بھی مُناسِب خوراک تک رسائی نہیں رکھتے ❁ امریکا میں 3 کروڑ 50 لاکھ افراد ایسے خاندانوں سے مُنسلِک ہیں جن کی خوراک ناکافی ہے ❁ یورپ میں 4 کروڑ 30 لاکھ افراد مناسِب خوراک سے مَحرُوم ہیں اور عجیب بات یہ بھی ہے کہ یہ سب افراد اُنہی معاشروں میں موجود ہیں جہاں جدید سپر مارکیٹیں لاکھوں ٹن قابلِ اِستِعمال بہترین خوراک کو کچرے میں بدل رہی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِسرَاف سے بچنے کے دینی دُنیوی فائدے

پیارے اسلامی بھائیو! کھانا، پانی، بجلی وغیرہ ہر قابلِ استعمال چیز کی قدر کیجئے! اگر ہم اِسراف سے بچنے کی عادت بنالیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آخرت بھی سنورے گی اور دُنیا میں بھی اس کی برکتیں ظاہِر ہوں گی۔ آیئے! کھانے کو اِسراف (یعنی ضائع ہونے) سے بچانے کے فضائل پر چند احادیث سنتے ہیں:

(1): مغفرت کی بشارت

حضرت عبد اللہ بن اُمِّ حَرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: روٹی کا احترام کرو کہ یہ آسمان وزمین کی بَرَکات سے

ہے۔جو شَخص دَستَر خوان سے گری ہوئی روٹی کو کھالے گا اُس کی مَغفِرت ہو جائے گی۔[1]

لوگوں سے شرما کر نیکیاں ترک نہ کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم اکثر اوقات برتنوں میں کھانا چھوڑ دیتے ہیں جو رزق ضائع ہونے کا سبب بنتا ہے، اسی طرح اگر لقمہ نیچے گر جائے تو **مَعَاذَ اللہ!** اسے اٹھا کر کھانے میں لوگوں سے شرم محسوس کرتے ہیں، مگر افسوس صد کروڑ افسوس گناہ کرتے نہیں شرماتے۔ ہمارے بُزُرگانِ دِین نیکی کے مُعَامَلے میں کسی کی شرم وحیا کی پرواہ نہ کرتے، چُنَانچِہ حضرت حسن بصری رَحمۃُ اللہِ علیہ سے مَرْوِی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ عنہ کھانا کھا رہے تھے کہ ان کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ نے اسے اٹھایا اور صاف کر کے کھالیا۔ یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے اشارہ کیا (کہ یہ کتنی حقیر و ذلیل بات ہے کہ گرے ہوئے لقمہ کو انھوں نے کھالیا) کسی نے ان سے کہا، خُدا امیر کا بھلا کرے (حضرت مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ عنہ وہاں امیر و سردار کی حَیْثِیَّت سے تھے) یہ گنوار ترچھی نگاہوں سے اشارہ کرتے ہیں کہ آپ نے گرا ہوا لقمہ کھالیا اور آپ کے سامنے یہ کھانا موجود ہے۔ فرمایا: ان عجمیوں کی وجہ سے میں اسے نہیں چھوڑ سکتا جسے میں نے حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے، ہمیں حُکْم تھا کہ جب لقمہ گر جائے، اسے صاف کر کے کھالیا جائے، شیطان کے لئے نہ چھوڑ دیا جائے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...جامع صغیر، صفحہ:88، حدیث:1426۔

2 ...ابنِ ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب اللقمۃ اذا سقطت، صفحہ:534، حدیث:3278۔

(2):اولاد کم عقلی سے محفوظ

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص دستر خوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھا کر کھائے وہ فَراخی کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے مَحْفُوظ رہتی ہے۔[1]

(3):تنگدَستی سے نَجات کا ذَریعہ

اے عاشقانِ رسول! اِسراف سے بچنے اور کھانے پینے کی چیزوں کی قدر کرنے کا ایک بہترین فائدہ یہ ہے کہ اس کی برکت سے تنگدستی سے نجات ملتی ہے اور فقر و فاقہ دُور ہو جاتا ہے، چنانچہ منقول ہے: زبردست مُحَدِّث حضرت ہُدبہ بن خالِد رَحمۃُ اللہِ علیہ کو ایک مرتبہ خلیفۂ بغداد مامونُ الرشید نے اپنے ہاں دعوت پر بُلایا۔ کھانا کھانے کے بعد کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، مُحَدِّث موصوف چُن چُن کر تناوُل فرمانے لگے۔ مامون الرشید نے حیران ہو کر کہا۔ اے شیخ! کیا ابھی تک آپ کا پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا: کیوں نہیں! در اصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرت حمّاد بن سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے کہ جو شخص دستر خوان پر گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے گا۔

(لہٰذا میں اِسی حدیثِ مبارک پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سُن کر) مامون (بے حد متأثر ہوا اور) اپنے ایک خادِم کی طرف اِشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار (سونے کے سِکّے) رومال میں باندھ کر لایا۔ خلیفہ مامون الرشید نے یہ رقم حضرت ہُدبہ بن خالِد رَحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش

1 ... کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، الباب الاول، جز:15، جلد:8، صفحہ:111، حدیث:40815۔

کر دی۔ آپ رَحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: (الحمدللہ!) حدیثِ پاک پر عمل کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت ظاہر ہو گئی (یعنی بیٹھے بٹھائے مجھے ایک ہزار دینار حاصل ہونا حدیثِ مذکور پر عمل ہی کی بَرَکت سے ہے)۔[1]

(4): نہ جانے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے

حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ شیطان تمہارے ہر کام کے وقت حاضِر ہو جاتا ہے یہاں تک کہ کھانا کھانے کے وقت بھی، لہٰذا اگر لقمہ گر جائے اور اس میں کچھ لگ جائے تو صاف کر کے کھا لے اسے شیطان کے لئے چھوڑ نہ دے اور جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو انگلیاں چاٹ لے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصّے میں بَرَکت ہے۔[2]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ علیہ مذکورہ حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگر گرے ہوئے لقمہ میں مٹی وغیرہ پاک چیز لگ گئی ہے تو اسے صاف کر کے لقمہ کھائے اور اگر نجاست لگ گئی ہے تو دھو کر کھالے، اگر دُھل نہ سکے تو کتے بلی کو کھلا دے یوں ہی نہ چھوڑ دے کہ اس میں مال ضائع کرنا ہے اور ربِّ کریم کی دی ہوئی نعمت کی ناقدری ہے۔ مزید فرماتے ہیں: چھوڑے ہوئے لقمے کو یا تو شیطان کھالے گا یا اس کے ضائع ہونے پر خوش ہو گا شیطان کے لئے چھوڑنے کے یہ دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا کچھ بھی نہ چھوڑے سب ہی استعمال کر لے، اگر فی آدمی ایک ماشہ کھانا بھی برتن میں لگا رہا، جو برتن دھوتے ہوئے نالیوں میں گیا تو حساب لگالو کہ جس شہر میں آٹھ دس لاکھ آدمی رہتے ہوں تو دو دفعہ کتنا کھانا نالیوں میں جاتا ہے، یہ فُضُول خرچی بھی ہے، مال ضائع کرنا بھی،

1 ... تاریخ اصبہان، جلد:2، صفحہ:334۔
2 ... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب استحباب لعق الاصابع...الخ، صفحہ:807، حدیث:2033۔

کھانے کی بے ادبی بھی، اس لئے کچھ بھی نہ چھوڑو برتن کو اچھی طرح صاف کرو کھانے کا احترام وادب یہ ہی ہے۔[1]

امیر اہلسنت کا محتاط انداز

پیارے اسلامی بھائیو! الحمدللہ! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنت دَامَت برکاتہم العالیہ کا سالہا سال سے معمول ہے کہ کھانا کھا کر چائے، شَربت وغیرہ پینے کے بعد برتن میں پانی ڈال کر اچھی طرح ہِلا جُلا کر پیتے ہیں تاکہ رِزق کا کوئی ذَرّہ بھی ضائع نہ ہو، 1423ھ میں سَفَرِ چِل مدینہ کے دوران آپ دَامَت برکاتہم العالیہ کو دیکھا گیا کہ گرم پانی کے کپ میں Tea Pack (ٹی پیک) ڈال کر چائے کی پتی حل فرمائی اور دودھ چینی ڈالنے سے پہلے Tea Pack (ٹی پیک) کو اچھی طرح نچوڑ کر نکالا (جب کہ عموماً لوگ بغیر نچوڑے پھینک دیتے ہیں اور کوئی نچوڑتے بھی ہیں تو چینی دودھ حل کرنے کے بعد۔) آپ دَامَت برکاتہم العالیہ نے جب چائے نوش فرمالی تو عَرض کی گئی: حُضُور! اس میں کیا حِکْمَت ہے؟ اِرشَاد فرمایا: میں نے محسوس کیا کہ دودھ اور چینی ڈالنے کے بعد اگر Tea Pack (ٹی پیک) نچوڑا جائے تو دودھ اور چینی کے کچھ اجزا Tea Pack (ٹی پیک) میں رہ جائیں گے، اس لئے میں نے احتیاطاً پہلے نچوڑ لیا، تاکہ کوئی کار آمد جز ضائع نہ ہونے پائے۔[2]

اسی طرح کی احتیاط کا ایک اور واقعہ بھی ہے کہ دعوتِ اسلامی کا ابتدائی دَور تھا اَمیرِ اَہلسنّت دَامَت برکاتہم العالیہ کسی ہوٹل میں چائے پینے کی غَرَض سے تشریف لے گئے۔ چائے پینے کے بعد آپ دَامَت برکاتہم العالیہ نے کپ میں پانی ڈالا اور ہلا کر پی لیا۔ قریب بیٹھے چند

1 ...مراٰۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:11-12 بتغیر قلیل۔
2 ...تنگدستی کے اسباب اور ان کا حل، صفحہ:24۔

نوجوانوں میں سے ایک نے طنزیہ انداز میں آواز کَسی **مولانا اور چائے منگوادوں۔** اس جملے کے جواب میں امیرِ اہلسنّت دَامَت برکاتہم العالیہ نے شَفْقَت بھرے انداز میں نَظر اٹھا کر انہیں دیکھا اور مسکرا دیئے۔ قریب جا کر مُصَافَحہ فرمایا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے کچھ یوں اِرشاد فرمایا: مجھے مزید چائے کی حاجَت نہیں۔ البتہ میں نے کپ میں پانی ڈال کر اس لئے پیا تاکہ رزق کا کوئی ذَرّہ ضائع نہ ہو۔ آپ دَامَت برکاتہم العالیہ نے مزید نیکی کی دعوت دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ایسی پیاری پیاری باتیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہر جمعرات کو بعدِ مغرب بتائی جاتی ہیں۔ ہم بھی وہاں جاتے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ بھی جامع مسجد گلزارِ حبیب (سولجر بازار کراچی) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ضرور شرکت کیجئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! جہاں امیرِ اہلسنّت دَامَت برکاتہم العالیہ کی تحمل مزاجی (قوتِ برداشت) اور حُسنِ اَخلاق کا پتہ چلتا ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امیرِ اہلسنّت دَامَت برکاتہم العالیہ رِزْق کی کتنی قدر فرماتے ہیں اور اس کا مَعْمُولی سا ذَرّہ بھی ضائع نہیں ہونے دیتے۔ **سُبْحٰنَ اللہ!** واقعی شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلسنت دَامَت برکاتہم العالیہ کی احتیاطیں دیکھ کر نیک بزرگوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

ہیں شریعت و طریقت کی حسین تصویر جو | زہد و تقویٰ کے نظارے حضرتِ عطار ہیں

اِسراف سے کیسے بچیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! اب تک جتنا بھی اِسراف کیا ہے برائے مہربانی! اُس سے توبہ کر

1 ... پیکرِ شرم وحیا (تذکرۂ امیرِ اہلسنت، قسط:7)، صفحہ:3۔

لیجئے۔ آئندہ کھانے کے ایک بھی دانے اور شوربے کے ایک بھی قطرے کا اِسراف نہ ہو اِس کا عہد کر لیجئے! اللہ پاک کی قسم! قِیامت میں ذرہ ذرہ کا حِساب ہونا ہے، یقیناً کوئی بھی قِیامت کے حِساب کی تاب نہیں رکھتا، سچّی توبہ کر لیجئے! دُرُودِ پاک پڑھ کر عَرض کیجئے: یااللہ پاک! آج تک میں نے جتنا بھی اِسراف کیا اُس سے اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور تیری عطا کردہ توفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یاربِّ مصطَفٰے! میری توبہ قَبول فرما اور مجھے بے حِساب بخش دے۔[1]

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب | بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے[2]

❁ اِسراف سے بچنے کے لئے عِلمِ دِین سیکھنا بہت ضروری ہے، لہٰذا اس بارے میں ضروری عِلمِ دین سیکھ لیجئے! اس کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مشہور و معروف کتاب **فیضانِ سُنّت** سے **آدابِ طعام** پڑھ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت سارا عِلمِ دین بھی سیکھنے کو ملے گا، کئی ایک سُنّتوں کی معلومات ہوں گی اور اِسراف سے بچنے کا بھی ذِہن بنے گا ❁ اسراف سے بچنے کے لئے حُسّاس ہونا بہت ضروری ہے؛ اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمتوں کی قدر دِل میں بڑھائیں، دِل میں احساس پیدا کریں، اِسراف کو گُناہ جانتے ہوئے سنجیدگی کے ساتھ اس سے بچنے کا پکّا ذِہن بنالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت حد تک اِسراف سے بچاؤ کی صُورت بن جائے گی ❁ کئی لوگ فیشن پرستی، دِکھاوے اور اکڑ کی وجہ سے بھی اِسراف کے گُناہ میں مبتلا ہوتے ہیں، ایسوں کو چاہئے کہ قبر و آخرت کا خیال کریں، دُنیا سے جانا، اللہ کریم کو مُنہ دکھانا، یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں۔

1 ...فیضانِ سنت، صفحہ:254۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:171۔

اللہ پاک ہم سب کو اِسراف اور دیگر چھوٹے بڑے گُناہوں سے بچ کر نیکیوں والی زِندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اجتماع

اے عاشقانِ رسول! نیک نمازی بننے، اپنی زِندگی کو بامقصد بنانے، خوفِ خُدا کی نعمت پانے، نیکیاں کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ (***Linkup***) ہو جایئے اور 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **ہفتہ وار اجتماع** بھی ہے۔ آیئے! ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت (***Participation***) کا ذِہن پانے کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

گُناہوں بھری زِندگی میں نمایاں انقلاب

کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں بھری زِندگی بسر کر رہا تھا، دُنیوی لذّات میں مَصْرُوف رہنا میرا معمول تھا، بُرے دوستوں کی صحبت (***Company***) نے مجھے اور بگاڑ دیا تھا، دوستوں کے ساتھ مل کر رات بھر گُناہوں کا سلسلہ جاری رہتا، ایک بار ایک اسلامی بھائی نے مجھے مَغْرِب کے وقت نماز کی دعوت دی، نہ جانے ان کی دعوت میں کیا اَثَر تھا کہ میں اُن کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑا، نمازِ مغرب پڑھی، نماز کے بعد ایک اسلامی بھائی نے

فیضانِ سُنَّت سے دَرْس دیا، دَرْس کے فوراً بعد اسلامی بھائیوں نے ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں جانے کی تیاری شروع کر دی۔ ایک اسلامی بھائی نے مجھے بھی ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کی ترغیب دِلائی، ان کا انداز ایسا پیارا تھا کہ میں فوراً ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کے لئے تیار ہو گیا، پھر جلد ہی اسلامی بھائیوں کے ساتھ مِل کر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) کی فضاؤں میں پہنچ گیا، وہاں سنتوں بھرا بیان سُنا، ذِکْرُ اللہ میں مَصْرُوف رہا، پھر رِقّت انگیز (*Tearful*) دُعا ہوئی۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع اور عاشقانِ رسول کی صحبت کا مجھ پر ایسا اَثَر ہوا کہ میں نے دُعا کے دوران رَو رَو کر اپنے گُناہوں سے توبہ کی اور آئندہ زِندگی نیکیوں میں گزارنے کی پختہ نیت کر لی، مجھ پر کیف و سُرور طاری تھا، اجتماع سے واپسی کے بعد میں نے نمازوں کی پابندی شروع کر دی اور نیکیوں بھری زِندگی گزارنے میں مَصْرُوف ہو گیا۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو! | اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارُالاِفتاء اہلسنت ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی عِلْمِ دین کا فیضان عام کرنے میں مَصْرُوف ہے، دعوتِ اسلامی کے *I.T* ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: *Darul Ifta Ahlesunnat* (دار الافتاء اہلسنت)۔

اس ایپلی کیشن میں آپ کو ملیں گے: درجنوں مذہبی (*Religious*) اور معاشرتی (*Social*) سوالات کے تحریری فتاویٰ ❁ عقائد کے متعلق احکام ❁ قرآن وحدیث کے متعلق احکام

❁وضو، غسل اور ناپاکی کے احکام ❁نماز کے متعلق مسائل ❁میت کے متعلق مسائل ❁مفتیانِ دعوتِ اسلامی کے اہم تربیتی اور معلوماتی ویڈیو کلپس اور بیانات ❁معاشرتی اور مذہبی پہلوؤں پر رہنمائی کرتے مختلف آرٹیکلز(*Articles*) اور کتابیں ❁مفتیانِ کرام کے مختلف علمی، تربیتی اور شرعی معلومات پر مبنی سلسلے ❁تجارت کورس، فرض علوم کورس اور بہت کچھ۔ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کرلیجئے! خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب(*Motivation*) دلایئے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عمامہ شریف پہننا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

2 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: (1): عمامہ باندھو! تمہارا حِلم بڑھے گا۔[2] (2): عمامے کے ساتھ 2 رکعتیں بغیر عمامے کی 70 رکعتوں سے اَفضل ہیں۔[3]

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... مستدرک، کتاب:اللباس، جلد:5، صفحہ:272، حدیث:7488۔
3 ... فردوس الاخبار، جلد:2 صفحہ:265، حدیث:3233۔

اے عاشقانِ رسول! عمامہ شریف باندھنا **سُنَّتِ مصطفٰے** ہے ❁ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ سرِ اقدس پر ٹوپی مبارک پر عمامہ سجا کر رکھا ❁ سفر و حضر میں بھی سرِ اقدس پر عمامہ شریف جگمگاتا تھا ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عمامہ میں شملہ چھوڑتے تھے جو کبھی ایک کندھے پر، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان ہوتا تھا ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مختلف مواقع پر مختلف رنگ کا عمامہ شریف استعمال فرمایا کرتے تھے۔

عمامہ باندھنے کے فضائل اور اس بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **عمامہ کے فضائل** کا مطالعہ کیجئے! مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ **مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے۔ سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتیں سیکھنے تین دِن کے لئے
ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو
رب کے در پر جُھکیں، اِلتجائیں کریں
بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو (1)

اللہ پاک ہمیں سنّتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:670، 671 ملتقطاً۔

تحریری بیان کی تیاری کیسے کریں...؟

پارہ:8، سورۂ اَنْعام، آیت:144 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: تو اس سے بڑھ کر ظالِم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔

اس آیت کا ایک مطلب یہ کہ جو شخص عِلمِ دین نہ رکھے اور لوگوں کو بے عِلْم غلط مسائل یا غلط عقائد بتائے، سکھائے وہ بڑا ہی ظالِم ہے۔[1] حدیثِ پاک میں ہے: وہ شخص جو لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے، روزِ قیامت اسے شدید تَرِین عذاب دیا جائے گا۔[2] فرمانِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ: غَیْرِ عالِم کو وَعْظ کہنا (یعنی درس و بیان کرنا) حرام ہے۔[3] فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: اُردُو خواں (یعنی اُردو پڑھنا جاننے والا غیرِ عالِم) اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالِم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں حرج نہیں۔[4]

تحریری بیانات جاری کرنے کے چند مقاصد: ❁ حکمِ شرعی پر عمل ❁ شرعی و تنظیمی غلطیوں سے حِفاظت ❁ پختہ و دُرُست اسلامی معلومات کی فراہمی ❁ مبلغین کی مَصْرُوفیات کا خیال (پہلے مبلغین مختلف کتب و رسائل پڑھ کر، مواد نکالتے، ڈائری پر لکھتے، بعض دفعہ صفحات کاپی کروا کر ڈائری میں چسپاں کر کے بیان تیار کیا کرتے تھے) ❁ نئے مبلغین تیار کرنے میں آسانی وغیرہ۔

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:8، سورۂ انعام، زیرِ آیت:144، جلد:8، صفحہ:190۔
2 ... معجم کبیر، جلد:5، صفحہ:149، حدیث:10346 ملتقطاً۔
3 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:58۔
4 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:23، صفحہ:409۔

تحریری بیان کی تیاری کی چند نیتیں: ❁ اللہ پاک کی رضا اور ❁ دورانِ بیان غلطیوں سے بچنے کے لئے بیان کی تیاری کرتا ہوں ❁ مبلغ ہونا، بیان کرنا سُنّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنَّتِ انبیا ہے، لہٰذا اَچھا مبلغ بننے کی کوشش کرتا ہوں ❁ عاشِقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور دعوتِ اسلامی کے اَوَّلین دِینی کام ہفتہ وار اجتماع کی ترقی کا سبب بنوں، اس لئے بیان کی تیاری کرتا ہوں۔

تحریری بیان کی تیاری کے لئے مدنی پھول

❁ پُورا بیان خوب توجہ کے ساتھ کم از کم تین مرتبہ یُوں پڑھئے کہ آپ کے اپنے کان سُن سکیں ❁ پہلی بار خالی ذِہن کے ساتھ بیان کو سمجھ کر چند چیزوں کا لحاظ کرتے ہوئے پڑھتے جایئے ❁ چند چیزیں یعنی لفظ کے اعراب کو بغور پڑھیں، آیت مبارکہ واحادیث مبارکہ کو بغور پڑھیں، یوں ہی انگلش الفاظ پڑھ سکتے ہیں تو دو تین مرتبہ دہرا لیجئے ❁ پہلی بار پڑھنے میں سُرخیاں (*Headings*) بھی پڑھئے ❁ اب ذَرا رُک کر چند منٹ کے لئے بیان کی ترتیب پر غور کیجئے مثلاً بیان کی ابتداء کہاں سے ہوئی، پھر اس کے بعد کیا بیان ہوا، پھر کیا بیان ہوا (اس غور کرنے میں ضرورتاً بیان کو دیکھنے میں حرج نہیں)، عُموماً بیان چند بنیادی نِکات (*Points*) پر مشتمل ہوتا ہے، کوشش کرکے ان نِکات کو ذِہن میں بٹھا لیجئے ❁ اب دوسری بار اپنے مخصوص بیانیہ انداز میں پُورا بیان پڑھئے۔

دوسری مرتبہ بیان پڑھنے کی احتیاطیں: ❁ بے ساختگی (یعنی بغیر اٹکے، روانی کے ساتھ، بر محل ایک کے بعد ایک جملہ بولتے جانا) بیان کا حُسن ہے، بیان میں بے ساختگی لانے کے لئے، دوسری مرتبہ پڑھتے ہوئے ان باتوں کا لحاظ رکھئے! ❁ کہاں رکنا ہے، کہاں نہیں رکنا، کہاں آواز مدھم رکھنی ہے، کہاں جوش سے بولنا ہے وغیرہ ❁ جب آپ اپنے

مخصوص بیانیہ انداز میں بیان پڑھیں گے تو ممکن ہے ایسا بھی ہو کہ آپ کسی جگہ وقف کریں یعنی رُک جائیں لیکن اگلا جملہ پڑھنے سے معلوم ہو کہ یہاں رکنا دُرست نہیں تھا یا آپ کا لہجہ کسی مقام پر ٹوٹے مگر وہاں لہجہ توڑنا دُرست نہیں تھا، ایسے جتنے مقامات آئیں، اُن پر نشانات لگاتے جایئے، تاکہ تیسری بار پڑھنے اور اجتماع میں بیان کرتے وقت ان کا لحاظ رکھنا آسان ہو ❁ ہر وہ لفظ جسے پڑھنے میں زبان اٹکے یا پہلی نظر میں اس کا تلفظ دُرست نہ ہو پائے، ایسے الفاظ پر نشان بھی لگا لیجئے اور ساتھ ہی اس جگہ ذرا رُک کر چند بار اس لفظ کو پڑھ کر زبان پر جارِی کر لیجئے ❁ اَشْعَار بیان کی جان ہیں، تحریری بیانات میں موقع کی مناسبت سے عموماً اُردو اور کبھی ضرورتاً عربی، فارسی یا پنجابی اَشْعَار بھی شامِل کئے جاتے ہیں، ان پر اعراب بھی لگائے جاتے ہیں، ایسے تمام اَشْعَار چند بار پڑھ کر زبان پر جاری کر لیجئے ❁ عُموماً بیان چند نِکات (**Points**) پر مشتمل ہوتا ہے، دُرست انداز یہ ہے کہ ہر نکتہ ابتداء میں سمجھانے والے انداز میں، رُک رُک کر، دھیمے لہجے سے بیان کیا جائے، پھر اس نکتے کی بنیاد پر جو اِصلاح کے مدنی پھول پیش کرنے ہیں، وہ جوش والے انداز میں بیان کئے جائیں۔ عُموماً بیان کی تیاری میں اس بات کا لحاظ رکھا جاتا ہے، دُوسری بار بیان پڑھنے میں اس کا بھی لحاظ کیجئے (نوٹ: یہ بات آپ کے اپنے لہجے پر منحصر ہے، لہٰذا آپ نے دورانِ بیان کہاں سمجھانے کا انداز رَکھنا ہے، کہاں جوش والا، کہاں آواز اُٹھانی ہے، کہاں دھیمی کرنی ہے، یہ سب باتیں ضرورتاً نوٹ کر کے نشان لگالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دورانِ بیان آسانی رہے گی)

❁ ان تمام باتوں کا لحاظ رکھ کر بیان پڑھ لینے کے بعد اب تیسری بار اس تصور کے ساتھ اپنے مخصوص بیانیہ انداز میں بیان کو پڑھئے، جیسے آپ ہفتہ وار اجتماع میں بیان کر رہے ہیں۔

اچھا اور ماہِر مبلغ بننے کے لئے چند مفید مشورے

اِخلاص قبولیت کی کنجی ہے، اپنی واہ واہ کے لئے نہیں بلکہ اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کے جذبے کے ساتھ بیان کیجئے، کاش! ہم اپنے نفس کو وَعظ کہنے (یعنی نصیحت کرنے) والے بن جائیں کہ جب تک کوئی شخص اپنی اصلاح کی کوشش نہ کرے اس کی زبان میں وہ تاثیر پیدا نہیں ہوتی جو ایک باعمل شخص کی زبان میں ہوتی ہے باعمل ہونے کا ایک ذریعہ بیان کرنا بھی ہے، اچھا بیان شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ باعمل شخص کی بات دل پر جلد اثر کرتی ہے نبی رحمت شفیع امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: بعض بیان جادو ہیں۔[1] حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بعض کلام (بیان) لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کرنے میں، لوگوں کو حیران کر دینے میں جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔[2] ایک اچھے اور بااَثر بیان میں اِخلاص کے بعد تین باتوں کا ہونا ضروری ہے: (1): دُرُست اور تحقیقی مواد (2): نیکی کی دعوت کا جذبہ اور اِصلاحِ اُمَّت کا درد (3): اچھا، خوبصورت، دِل میں اُترنے والا اندازِ بیان۔ ان میں پہلی بات الحمد للہ! ہمیں تحریری بیان کی صُورت میں مِل جاتی ہے۔ باقی دو ہم نے خُود اپنے اندر پیدا کرنی ہیں۔

اندازِ بیان کیسا ہو: تَصَنُّع (یعنی بناوٹ) شرعاً بُری ہے، تجربہ ہے کہ تَصَنُّع (یعنی بناوٹی انداز) پر مبنی بیان عُموماً سننے والوں پر کم اَثَر انداز ہوتا ہے، لہٰذا قُدرت نے جو لہجہ اور انداز عطا فرمایا ہے، اسی پر بیان کیجئے **فرمانِ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا خُلاصہ:** دُھواں دار

1 ... بخاری، کتاب النکاح، باب الخطبہ، صفحہ: 1325، حدیث: 5146۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 426۔

انداز میں بیان کرنے کے بجائے مجھے سمجھانے والے انداز میں بیان کرنا پسند ہے، اس طرح سننے والوں کو سمجھ آتی ہے اور فائدہ ہوتا ہے ❁ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اراکینِ شُوریٰ کے بیانات سُننے کی عادت بنایئے، اس سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اندازِ بیان میں نکھار اور لہجے میں پختگی آئے گی ❁ درمیانی رفتار میں بیان کیجئے! تیز تیز پڑھتے جانا یا بہت ٹھہر ٹھہر کر بولنا سننے والوں کو بوریت کا شکار کر دیتا ہے ❁ نِگاہیں جھکا کر مگر سننے والوں سے مخاطب ہو کر بیان کیجئے یعنی آنکھوں میں آنکھیں اگرچہ مت ڈالئے مگر تَوَجُّہ سننے والوں کی طرف رکھئے، دیکھا گیا ہے: بعض مبلغین سَر جھکا کر تحریری بیان پڑھنا شُروع کرتے ہیں اور اختتام پر ہی سَر اُٹھاتے ہیں، یہ بھی سننے والوں کو بَور کر دینے والا انداز ہے اور ایسا عُموماً پہلے سے تیاری نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے ❁ خیال رہے! زبانی بیان کرنے کی تنظیمی طور پر اجازت نہیں، لہٰذا منقول عبارتیں مثلاً آیات، احادیث، بزرگوں کے اقوال وغیرہ دیکھ کر ہی بیان کیجئے! البتہ بیان کی تیاری کے دوران ہی ترغیبی الفاظ والے پیرے کچھ نہ کچھ ذِہن میں بٹھا لیجئے، اس طرح بار بار اُوپر دیکھنے اور سننے والوں سے مخاطب ہونے کا موقع ملتا رہے گا ❁ ***Body language*** مثلاً بر محل دُرست اشارے کرنا، لفظوں کے مطابق چہرے کے تاثرات، لہجے میں تبدیلی جیسے: خوشی والے مقام پر چہرے پر مسکراہٹ، تعجب والے مقام پر حیرانی والا لہجہ، وعید والی بات پر، دُکھ والے مقام پر لہجے میں دُکھ کا اظہار۔ بالخصوص اَحادیث میں یہ انداز لازمی اختیار کیا جائے، مُحَدِّثینِ کرام کا طریقہ رہا ہے کہ اَحادیث بیان کرتے وقت جہاں حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مسکراہٹ کا ذِکْر ہوتا، مسکرا پڑتے، جہاں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گریہ کا ذِکْر ہوتا تو رَو پڑتے ❁ قرآنی آیات اور اَشْعار پڑھنے کا انداز عام بیان سے مختلف

رکھئے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض اسلامی بھائی اَشْعار بھی نَثْر والے انداز میں پڑھتے ہیں، اَشْعار طَرز میں نہیں بلکہ تَحْتَ اللَّفْظ یعنی تھوڑی لَے بنا کر پڑھئے،[1] بہتر یہ ہے کہ پہلے مصرعے کو دو بار دُہرائیے۔ اگر چند اَشْعار ایک ساتھ ہوں تو صِرْف آخری شعر کا پہلا مصرعہ دوبار پڑھئے۔ نیز قرآنی آیات صِرْف اسی صُورت میں پڑھئے جبکہ دُرُست مخارج و ادائیگی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں، ورنہ صِرْف ترجمہ پڑھئے (آہ! خود مبلغ بھی اگر دُرُست تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا نہ سیکھ سکیں تو...) ❁ بعض مبلغین دورانِ بیان سُرخیاں (Headings) بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں، یاد رکھئے! تحریری بیان میں سُرخیاں (Headings) مبلغین کی سہولت کے لئے لگائی جاتی ہیں، دورانِ بیان سُرخیاں (Headings) پڑھ کر سنانی نہیں ہوتیں، ہاں! بعض سُرخیاں (Headings) پڑھنے میں حرج بھی نہیں ہوتا، اس بارے میں ہر مبلغ غور فرمالیں، اسی طرح اشعار کی وضاحت کے لئے "وضاحت" یا "کلامِ رضا کی شرح" وغیرہ الفاظ لکھے جاتے ہیں، دورانِ بیان یہ بھی پڑھ کر مت سنائیے ❁ اگر بیان کا وقت پورا ہو جائے اور بیان کا مواد باقی ہو یا آپ بیان کے طے شدہ وقت سے لیٹ ہوں تو وقت پورے ہونے پر اس کو دو چار منٹ میں کلوز کرنے کی کوشش کیجئے ❁ کہتے ہیں: لوگ سُنتے کم اور دیکھتے زیادہ ہیں۔ لہٰذا اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنا ظاہر اچھا رکھئے! مثلاً دُھلے ہوئے، صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوں، عمامہ صاف ستھرا باندھا ہو، بالوں میں تیل لگا ہو، کنگھی کی ہوئی ہو، ناخُن تراشے ہوں وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...یاد رکھیں...!! دورانِ بیان و دعا طرز میں اشعار خود یا نعت خواں کے ذریعے پڑھنے کی اجازت صرف امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، وخلیفہ امیرِ اہلسنت، نگران وارا کینِ شوریٰ دام ظلہم کو ہے۔

حج اور شہادت کا ثواب

جو شخص ماہِ ذِیْقَعْدَہ الحرام کی ہر رات میں 2 رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد 3 بار سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھے تو اس کو ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

(رکنِ دین، صفحہ: 175 ملخصاً)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net